هو الله المستعان علی ما تصفون

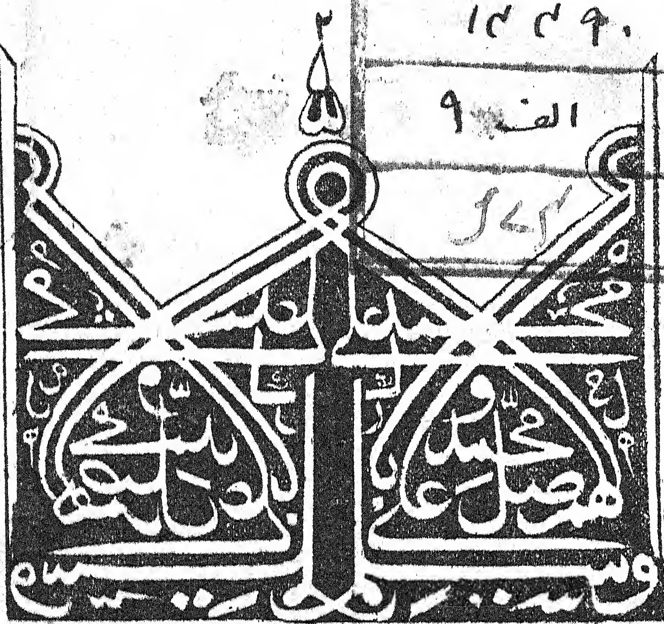
رسالہ منجیات و مہلکات



قد طبع فی المطبع المسمی بمفید عام الکائن فی

بلدة آگرہ فی شہر رجب المرجب

سنہ ۱۳۰۵ھ





بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انبہرت العقول دون سرادق معرفتہ وانتکصت علی اعقابہا اضطرارا وقہرا والصلوۃ مع السلام علی سیدنا محمد صلوۃ تبقی لنا فی عرصات القیامۃ عدۃ وذخرا وعلی الہ واصحابہ الذین اصبح کل واحد منہم لعصابۃ المسلمین صدرا وفی سماء الدین بدرا

اما بعد اس رسالہ مختصر مین بیان مہلکات ومنجیات کا فقط بحوالہ آیات کتاب عزیز واحادیث سنت مطہرہ وکلمات طیبات اہل اللہ لکہا جاتا ہی اسلئے کہ کتب مطولہ کے پڑہنے والے اس زمان آخرمین نایاب ہوگئے ہین اگر اسوقت کے مسلمان رسالہ ہذا کی اس مختصر بیان پر قصر کرین تو بہی غنیمت کبریٰ ہے کیونکہ کسی مسلمان کو کسی زمان ومکان مین اس امر سے چارہ نہین ہے کہ وہ آپکو مسلمان کہے یہہ موجبات ہلاک ونجات کا علم حاصل نکرے اور علم پر کچہہ بہی عامل نہو کیونکہ اگر اوسکو اسطرح کی بے نیازی علم وعمل سے حاصل ہوگی تو پہر اوسکا مسلمان ہونا مشکل پڑیگا صحابہ کو قرآن وحدیث ایمان لانے سے

پہلے ملا تھا اسلئے وہ ہر حکم کو سیکھتے اور اوسپر عمل کرتے تھے ہمکو ایمان بعد بیان حدیث و نزول قرآن کے ملا ہے اسلئے ہمکو توفیق علم و عمل کی میسر نہین آتی ہمارے سلف اگر ایک عشر کو منجملہٗ ماموارت و منہیات شرع شریف کے ترک کر دیتے تو ہلاک ہو جاتے اب اگر کوئی اوسکا عشر بجا لاے تو اوسکو نجات ہو سکتی ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ھلک ثم یاتی زمان من عمل منھم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی مراد شرع شریف سے اسجگہ اتباع کتاب و سنت ہے حدیث مالک بن انس مین مرسلاً آیا ہے کہ فرمایا ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما کتاب اللہ وسنۃ رسولہ رواہ فی الموطا اور حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے الامر ثلثۃ امر بین رشدہ فاتبعہ وامر بین غیہ فاجتنبہ وامر اختلف فیہ فکلہ الی اللہ عز وجل رواہ احمد ابن عمرو کا لفظ مرفوع یہ ہے العلم ثلثۃ آیۃ محکمۃ او سنۃ قائمۃ او فریضۃ عادلۃ وما کان سوی ذلک فھو فضل رواہ ابو داود وابن ماجۃ اور حدیث ابو ہریرہ مین ارشاد کیا ہے الکلمۃ الحکمۃ ضالۃ الحکیم فحیث وجدھا فھو احق بھا رواہ الترمذی وابن ماجۃ اور حدیث ابراہیم عذری مین یہ فرمایا ہے یحمل ھذا العلم من کل خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین وانتحال المبطلین وتاویل الجاھلین رواہ البیہقی انہین حدیثون کی بنیاد پر اس رسالہ مین فقط بیان کتاب اللہ وحدیث رسول اللہ وکلام حکماء امت یعنے صوفیہ رحمہم اللہ تعالی پر اکتفا کیا ہے امام غزالی رحمہ اللہ تعالی نے بیان مین ان منجیات و مہلکات کے بعض کتابین لکھی ہین اور نہایت بسط و شرح سے معقول کو محسوس کر دکھایا ہی ہمارا بیان اوسکے مقابلہ مین ایک قطرہ ہے بحر محیط سے یا ایک ذرہ ہے صحراے بسیط سے معہذا الیقحو اسے ان لو یکن وابل فطل وخیر الکلام ماقل ودل یہ اختصار یہی افہام علم و تفہیم عمل مین واسطے تاجر عقبے و طالب اخرے کی ایک رہنمای کافی اور دستیاوے

شاق ہے تو کلًا علی اللہ تعالیٰ مینے واسطے اس علم وعمل کے اولاً اپنے نفس خسیس کو تخصیص کیا ہے پھر بقیۂ اشخاص مسلمین کو جنکو اللہ تعالیٰ نے بسابقۂ ازل توفیق تحصیل علم وکسب عمل کی بخشی ہو واللہ المستعان

مقدمہ بیان مین مکروہ ومحبوب کے

جو چیزین نزدیک اللہ کے مکروہ یا محبوب ہین وہ دو طرح پر ہین ایک ظاہر جیسے طاعات ومعاصی انکا محل اعضا ہین دوسرے باطن جیسے صفات منجیات ومہلکات انکا محل دل ہی پھر معاصی دو طرح پر ہین ایک وہ ہین جنکا تعلق اعضاء ہفتگانہ سے ہے دوسرے وہ ہین جنکا تعلق سارے بدن سے ہے جیسے بہاگنا صف جنگ سے یا نافرمانی کرنا مان باپ کی یا رہنا مسکن حرام مین اب جولانی فکر کی تین امر مین چاہیے ایک اس بات مین کہ یہ کام نزدیک اللہ کے مکروہ ہے یا نہین کیونکہ بعضی چیز کا مکروہ ہونا ظاہر نہین ہوتا ہے مگر نظر دقیق سے دوسرے یہ کہ جب وہ شے نزدیک اللہ کے مکروہ ہے تو اوس سے بچنے کی کیا تدبیر ہے تیسرے یہ کہ اتصاف اس شخص کا ساتھہ اوس شے مکروہ کے اگر فی الحال ہے تو اوسکو ترک کردے یا استقبال مین اوس کے ساتھہ تعرض کرے گا تو اوس سے احتراز کرے یا اوسکو زمانہ گذشتہ مین کرچکا ہے تو اب اوسکا تدارک کرے اسیطرح حال ہر ۳ قسم محبوب کا بھی ہے ان سب اقسام کے جمع ہونے سے مجاری فکر سو عدد سے زیادہ ہوتے ہین لکن بندہ کو فکر کرنا چاہیے ان سب اقسام مین یا بعض مین آحاد القسامات کی شرح کرنے مین اسجگہہ طول ہوتا ہے اسلیے یہ قسم چار نوع مین منحصر ہے ایک معاصی دوسری طاعات تیسری صفات مہلکات چوتھی صفات منجیات ۔

نوع اول

انسان معاصی مین اسطرح فکر کرے کہ ہر دن صبحکو سارے اعضاء ہفتگانہ کی تفصیلاً

تفتیش کرے پہر سارے بدن کی اجمالاً کہ آیا وہ فی الحال کسی معصیت مین آلودہ ہی تو اوسکو
چہوڑ دے یا دیروزہ اوسمین آلودہ تہا تو اوسکا تدارک ساتہہ ترک و ندامت کے کرے
اور اگر آج کے دن اوسکے ساتہہ تعرض کرنیوالا ہے تو واسطے احتراز کے مستعد ہوجائے
اور اوس سے دور رہے پہلے اپنے جی مین یہ سوچے کہ یہ کام نزدیک اللہ کے مکروہ ہی
پہر جو شواہد قرآن و سنت کے اوسکی شدت عذاب پر آئے ہین اون مین فکر کرے پہر اپنے
احوال مین تفکر کرے کہ وہ کسطرح بیخبر ہوکر اوسکے ساتہہ تعرض کرتا ہے پہر اوس سے
احتراز کرنے مین فکر کرے کہ مین کسطرح اس مکروہ سے بچون اونے طریق احتراز کا یہ ہی
کہ گوشہ گزین ہو جائے یا نہی عن المنکر کرے بیان مین معاصی کے رسالۂ بشارۃ الفساق
لکہا گیا ہے اوس سے تعداد معاصی کی مع عقوبت ذنوب کے تفصیلاً معلوم ہوتی ہے و
فی ھذا القدر کفایۃ لمن لہ ھدایۃ **نوع دوم** طاعات مین یون تفکر کرے
کہ پہلے نظر فرائض پر ڈالے کہ اونکو کسطرح پر ادا کرتا ہے اور نقصان و تقصیر سے حراست
اونکی کیونکر بجالاتا ہے یا جبر اونکے نقصان کا ساتہہ کثرت نوافل کے کس طریق پر کرتا ہی
پہر ہر ایک عضو کی طرف رجوع کرکے افعال ہر عضو مین یہ فکر کرے کہ مین ان اعضاء
سے وہ کام لے سکتا ہون جو کہ نزدیک اللہ کے محبوب ہین اسیطرح سارے بدن اور
مال و دواب و غلمان و اولاد کی تفتیش کرے اور دقیق فکر سے استنباط وجوہ
طاعات کا کرکے اخلاص نیت مین فکر کو جولانی دے اور مظان استحقاق کو جستجو
کرکے عمل کو پاک صاف کرے وقس علے ھذا سائر الطاعات ؎

جستجو سے نیابد کسے مراد دلی		کسے مراد بیابد کہ جستجو دارد	

تعداد طاعات کے رسالۂ محاسن الاعمال و عاقبۃ المتقین سے ظاہر ہوتی ہے اسجگہہ
بیان کرنا معاصی و طاعات کا مراد نہین ہے بلکہ فقط بیان کرنا مہلکات و منجیات کا
مقصود ہے **نوع سوم** ہر صفات مہلکات کی جگہہ دل ہے اپنے دل مین

ان صفتون کو تلاش کرے اگر دلکو انسے منزہ پاے کیفیت مین امتحان دل اور استشہاد
بالعلامات کی تفکر کرے نفس کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وعدۂ خیر کرتا ہے اور خلاف
اوسکے بجالاتا ہے مثلاً اگر نفس کو دعوی خاکساری اور برات کا کبر سے ہو تو اوسکا یون تجربہ
کرے کہ ایک گٹھا لکڑی کا سر پر رکھہ کر بازار مین نکلے کہ ہمارے سلف تجربہ اپنے نفس
کا اسیطرح کیا کرتے تھے اور اگر دعوی علم کا ہو تو کسیکو غصے مین لاکر غصہ بیجا لے وکذالک
فی سائر الصفات پہر اون اسباب مین فکر کرے جو کہ ان صفتون کو نزدیک اسکے قبیح
کردین اور بتادین کہ منشا ان صفتون کا جہل وغفلت وخبث ذاتی ہے مثلاً اگر
اپنے نفس مین ملاحظہ عجب کا کرے تو یہ سوچ لے کہ مین تو مستعمل ہون نہ عامل کیونکہ
خالق میرے افعال قلوب وافعال جوارح کا اللہ تعالی ہے مین جو اس کام پر اترا اون
تو کس برتے پر یا اگر اپنے نفس مین احساس کبر کا کرے تو سمجھہ لے کہ مین احمق ہون اسلیے
کہ کبیر وہ شخص ہے جو اللہ کے نزدیک ٹہرا ہو اور اس بڑائی کا حال بعد موت کے کہلیگا
کیونکہ بہت سے لوگ جو اسوقت مثلاً کافر ہین وہ کفر سے باز رہکر مقرب الی اللہ
ہو کر مرتے ہین اور بہت سے مسلمان وقت موت کی سوء خاتمہ سے متغیر الحال اور بدبخت
ہو کر مرجاتے ہین پہر بڑائی مارنا اور آپکو بڑا سمجھنا کسلیے ہے

حکم مستوری و مستی ہمہ بر خاتمت ست		کس ندانست کہ آخر بچہ حالت گزرد

نوع چہارم صفات منجیات مین یون تفکر کرے کہ ہر دن اپنے دل مین یہ
سوچے کہ وہ کون چیز ہے جو اس دلکو ان صفتون سے جو کہ مجھے اللہ تک نزدیک کرتی
ہین باز رکہتی اور روکتی ہے پہر جب کسی ایک صفت کا انمین سے محتاج ہو تو جان
لے کہ یہ صفت ایک حال ہے اور یہ حال ثمرہ ہے علم کا اور علم ثمرہ ہے فکر کا مثلاً اگر
اپنے لیے ارادہ حالت توبہ وندم کا رکہتا ہے تو پہلے تفتیش گناہون کی کرے پہر ذہن
فکر لڑائے پہر اونکو اپنے نفس پہ جمع کرکے اپنے دلمین ایک امر عظیم ٹہرائے پہر اوس وعید

وتشدید مین نظر کرے جو ان گناہون کے حق مین شرعاً آئی ہے اور نزدیک اپنے اس امر کو
متحقق کرلے کہ وہ متعرض ہے ساتھ مقت خدا کے جبتک کہ اوسکو ندم حاصل نہین ہوتا ہے
فهذا هو طريق الفكر في علوم المعاملة وصفات العبد من حيث هي محبوبة عند الله
تعالى او مكروهة **ف** مبتدی کو چاہیے کہ ان افکار مین مستغرق الوقت ہو یہانتک
کہ اوسکا دل ساتھ ان اخلاق شریفہ و مقامات حمیدہ کے آباد اور باطن و ظاہر اوسکا کدورات
و عادات مذمومہ سے منزہ ہو جائے یہ فکر اوسکی اگرچہ سائر عبادات سے افضل ہے لیکن غایت
مطلب نہین ہے بلکہ وہ باوجود اس مشغولی فکر کے مطلب صدیقین سے ابتک محجوب ہے ہنوز
دہلی دور است تو وہ مطلب کیا ہے تنعم بالفکر ہے اللہ کے جلال و جمال مین اور استغراق ہے
دلکا اس کام مین یہانتک کہ اپنے نفس سے فانی ہو کر باقی بالمحبوب ہو جائے جسطرح کہ کوئی
عاشق وقت لقاء محبوب کے اپنی جان و تن سے بیخبر ہو کر مبہوت و مدہوش ہو جاتا ہے یہی
انتہا ہے لذت عشاق کی **ع**

آمد خبرے ز آمد او		من بعد خبر نماند ما را
ذرہ از جلوۂ خورشید چہ اظہار کند	ع	رفتم از خویش ندانم کہ چہ آئین آمد
	ع	
شرقني غربني فاذا التغيب بدا		اخرجني عن وطني وان بدا اغيبني

یہ جو کچھ ہمنے اسجگہ ذکر کیا ہے یہ تو تفکر ہے عمارت باطن مین تا کہ شخص متفکر صالح قرب
و وصال کا ہو جائے ورنہ جب ساری عمر اوسکی اسی اصلاح نفس مین برباد گئی تو پھر وہ
تنعم بالقرب کب حاصل کرے گا فالفناء في الواحد الحق هو غاية مقصد الطالبين
ومنتهى نعيم الصديقين **ف** منزہ ہونا صفات مہلکات سے ایسا ہے جیسے کہ نکلنا
عورت کا عدت سے نکاح مین اور اتصاف بصفات منجیات و سائر طاعات ایسا ہے جیسے

کہ آراستہ پیراستہ ہونا زوجہ کا واسطے لقا زوج کے سوا اگر ساری عمر اسی سنورنے مین گذر گئی تو
یہ ایک حجاب ہوا لقا محبوب سے اسیطرح طریق دین کو سمجھنا چاہیئے اگر اہل مجالسہ سے ہی اور
اگر بندہ نابکار بدکردار ہے کہ بے مارے پیٹے ٹھونکے نہین ڈرتا ہے اور اجرت عمل کی طمع
رکھتا ہے تو پہر بدن کو اعمال ظاہرہ کی تعب مین ڈالنا کیا ضرور ہے کہ اسصورت مین درمیان
اسکے اور درمیان دل کے ایک پردہ پڑا ہوا ہے پس اگر حق عمل بجا لا چکا ہے تو اہل جنت مین
ہوا لکن وہ لوگ اور ہین جو کہ لایق ہمنشینی کے ہین ؎

تو بندگی چو گدایان بشرط مزد مکن		کہ خواجہ خود روش بندہ پروری داند

یہ اسلئے کہ اگر اللہ تعالی جنت دنار کو پیدا نکرتا تب بہی وہ مستحق عبادت کا تہا اور ہم مستحق عبودیت
کے تہے لکن یہ شہود ہر شخص کو نہین ہوتا ہے اسی وجہ سے اکثر لوگ تنعم یا لقرب سے محروم
ہین ف جب مجال فکر کا ان علوم معاملہ مین پہچان لیا گیا تو اب بندہ کو یہ چاہیئے
کہ اس فکر کو صبح و شام اپنی عادت کرلے اور اپنی اون صفات نفس سے جو کہ اوسکو اللہ
سے دور ڈالتی یا نزدیک کرتی ہین غفلت اختیار نکرے بلکہ ایک جریدہ مین جملہ صفات مہلکات
و جملہ صفات منجیات اور جملہ معاصی و طاعات کو لکہہ رکھے اور ہر دن اونپر اپنے نفس کو عرض
کیا کرے منجملہ مہلکات کے اوسکو نظر کرنا دس چیزون مین کفایت کرتا ہے اگر ان اشیا سے
سلامت رہا تو سب سالم ہوا ؎

فان تنج منہا تنج من ذی عظیمۃ		والا فانی لا اخالک ناجیا

وہ دس چیزین ہلاک کرنے والی یہ ہین ۱ بخل ۲ کبر ۳ عجب ۴ ریا ۵ حسد ۶ شدت
غضب ۷ حرص طعام ۸ حرص جماع ۹ حب مال ۱۰ حب جاہ و منجیات مین سے بہی دس
چیزین اختیار کرلے وہ یہ ہین ۱ پشیمانی گناہون پر ۲ صبر کرنا بلا پہ ۳ رضا بالقضا ۴ شکر
کرنا نعمت پہ ۵ اعتدال خوف و رجا کا ۶ زہد دنیا مین ۷ اخلاص اعمال مین ۸ حسن
خلق ساتہہ خلق کے ۹ اختیار کرنا حب خدا کا ۱۰ خشوع کرنا واسطے اللہ کے فصل ۵

عشرون خصلۃ عشرۃ منہا مذمومۃ وعشرۃ محمودۃ آن مذمومات مین سے جب کسی
ایک ذمیمہ کو ترک کر چکے تو اوسپر اندر جریدہ کے ایک خط مار دے اور اللہ کا شکر بجا لائے کہ
اوس نے مجھکو اس ایک صفت مہلکہ سے نجات دی اب اوس مین فکر کرنا چھوڑ دے اور
سمجھ لے کہ مجھمین یہ بات تمام نہین ہوئی مگر اللہ کی توفیق و اعانت سے اگر وہ مجھکو سپرد
میرے نفس کے کر دیتا تو مین ہرگز ایک اقل رذائل کے محو کرنے پر قدرت نہین رکھتا تھا
اب نو خصلت باقی پر جھکے اور اسیطرح ایک ایک کو اون مین سے بریاضت و مجاہدہ محو کرکے
ہر ایک پر جریدہ مین خط کھینچتا جائے یہانتک کہ ان سب خصال پر خط محو مار دے پھر اسیطرح
مطالبہ نفس کا ساتھہ اتصاف بالمنجیات کے کرے جب ایک صفت کے ساتھہ متصف ہوجاے
جیسے توبہ و ندم تو اوسپر خط کھیچدے پھر باقی خصال کے ساتھہ مشغول ہو وھذا یحتاج
الیہ المرید المتشمر اور جو لوگ صالحین مین گنے جاتے ہین اونکو یہ چاہیے کہ وہ اپنے
جرائد مین معاصی ظاہرہ کو لکھہ رکھین جیسے اکل شبہ و غیبت و نمیمہ و شتار علی النفس و افراط
عداوت و موالات و مداہنت باخلق کیونکہ اکثر صلحا ان معاصی جوارح سے جدا نہین ہوتے
ہین حالانکہ جب تک انسان کے جوارح گناہ سے پاک و منزہ نہین ہوتے ہین تب تک
مشغول ہونا اوسکا عمارت قلب و تطہیر باطن مین ممکن نہین ہوسکتا ہے بلکہ ہر فریق مردم
پر ایک نوع معصیت کی غالب ہی رہتی ہے اسلئے اوسکا تفقد کرنا اور اوسمین تفکر بجا لانا ضرور ہے
باطن کے معاصی ساتھہ ہین اور اعضا کے معاصی چار سو ایک کتاب زواجر ان سبکی تعداد
پر مشتمل ہے پھر جو گناہ دلکے ہین اونکا وبال نسبت گناہ اعضا کے زیادہ تر ہے **ف**
عالم کو چاہیے کہ فکر اوسکی تفطن مین ان خفایاے صفات کی اپنے دل سے ہو اور طریق
خلاص کا اونسے استنباط کرے وھذہ وظیفۃ العالم المتقی رہے جیسے لوگ سو اونکو
یہ چاہیے کہ اونکی فکر تقویت ایمان یوم الحساب پر زیادہ ہو سلف صالحین اگر ہمکو
دیکھتے تو قطعًا یہ بات کہتے کہ ان ھولاء لا یومنون بیوم الحساب کیونکہ ہمارے

اعمال اون لوگون کے سے اعمال نهین هین جو جنت و نار پر ایمان لائے اور یقین کرتے
هین مسلے کہ جو شخص کسی شی سے ڈرتا ہے تو وہ اوس شے سے بہاگتا ہے اور جو شخص
کسی شے کا امیدوار هوتا ہے تو وہ اوس شے کی طلب کرتا ہے اور ہمکو معلوم ہے کہ بہاگنا
آگ سے یون هی هوتا ہے کہ جملہ شہوات و شبہات حرام و معاصی کو ترک کردے حالانکہ
ہم ان امور مین غرقاب هین اور طلب کرنا جنت کا اسیطرح هوتا ہی کہ نوافل طاعات کی
کثرت هو حالانکہ ہم اداے فرائض مین مقصر هین تو ہمکو ثمرہ ہمارے علم کا یہی حاصل ہوا کہ
لوگ حرص علے الدنیا و تکالب علی الدنیا مین ہماری پیروی کرین اور یہ بات کہی جاے
کہ اگر یہ کام برا هوتا تو علما اوسکے ترک کرنے کے ساتہہ نسبت ہمارے احق واولی تر هین
وہ تو ضرور یہی ایسے کامون سے اجتناب کرتے سو کاش ہم عوام هی کی طرح هوتے
کہ جب ہم مرجاتے تو ہمارے گناہ بہی ہمارے ساتہہ مرجاتے فما اعظم الفتنة التی تعرضنا
لها لو تفکرنا فنسأل الله ان یصلحنا ویصلح بنا ویوفقنا للتوبة قبل ان یتوفانا
انه الکریم اللطیف بنا المنعم علینا الغرض ہماری افکار علما و صلحا رکے علم معاملہ مین
یہ هین جو کہ اسجگہہ ذکر کئے گئے پہر جب اہل علم اس سے فارغ هو جاتے هین تو اون کا
التفات طرف اونکے نفس کے منقطع هو جاتا ہے اور وہ طرف تفکر کے جلال وعظمت الهی
مین ترقی پاکر متنعم بمشاہدۂ رب العزت بعین قلب هو جاتے هین اور یہ بات تمام نهین
هوتی ہے مگر بعد انفکاک کے جمیع مہلکات سے اور بعد اتصاف کے ساتہہ جمیع منجیات کے اور
اگر کوئی شے پہلے اس سے ظاہر هوتی ہے تو وہ مدخول معلول مکدر مقطوع و ضعیف هوتی ہے
جیسے برق خاطف کہ اوسکو کچہہ ثبات و دوام نهین هوتا ہے یا جیسے وہ عاشق کہ اوسکو
معشوق کے ساتہہ تخلیہ حاصل ہوا لکن نیچے اوسکے کپڑون کے سانپ بچہو هین جو کہ اوسکو
یکے بعد دیگرے کاٹتے هین اس سب سے لذت مشاہدہ کی اوسپر متنغص و بے مزہ هو جاتی
ہی اور کوئی طریق اوسکے لئے کمال تنعم مین بجز اسکے نهین هوتا ہے کہ وہ سانپ بچہو اوسکے

کپڑون مین سے نکال باہر کئے جاوین سو یہ صفات مذمومہ بمنزلہ عقارب وحیّات کے ہین اور یہ سب موذیات ومشوشات ہین اندر قبر کے انکا ڈسنا عقارب وحیّات کے ڈسنے سے بھی بڑھکر ہوتا ہے فهذا القدر کاف فی التنبیه علی مجاری فکر العبد فی صفات نفسه المحبوبة والمکروهة عند ربه تعالی انتهی وبالله التوفیق۔

باب اول بیان مین مہلکات کے

اس باب مین دس فصلین ہین ہر فصل مین ذکر ایک صفت مہلکہ کا ہے اس باب مین اگرچہ ہمارا رسالہ لسان العرفان بغایت نافع ومفصل ہے لکن اسجگہہ بیان ان مہلکات کا دوسری شان پر کیا جاتا ہے وہ بیان واسطے اہل علم وایقان کے ہے جنکا حوصلہ واسطے دریافت کرنے مقاصد اعلی کے گنجایش تمام رکھتا ہے اور یہ بیان واسطے اون لوگون کے ہے جو کم ہمت کم استعداد ہین اور فرصت نظر کی کتب مطولہ مین نہین رکھتے ہین والله المستعان۔

فصل اول بیان مین صفت بخل کے

الله تعالی نے فرمایا ولا یحسبن الذین یبخلون بما آتاهم الله من فضله هو خیرا لهم بل هو شر لهم سیطوقون ما بخلوا به یوم القیامة یعنے بخیل لوگ یہ خیال نکرین کہ یہ مال جو الله نے اونکو دیا ہے یہ کچھہ اونکے لئے بہتری ہے بلکہ بدی ہے یہ مال دن قیامت کے اونکے گلے کا ہار ہوگا اور فرمایا الذین یبخلون ویامرون الناس بالبخل ویکتمون ما آتاهم الله من فضله یعنے یہ خود بھی بخل کرتے ہین اور دوسرونکو بھی بخل کرنا سکھاتے ہین اور مال کو چھپا کر رکھتے ہین راہ خدا مین صرف نہین کرتے اور فرمایا واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسره للعسری وما

یغنی عنہ مالہ اذا تردی یعنے جسنے بخل کیا اور بے نیاز ہوا اور نیکی کو جھٹلایا ہم اوسکو
مشکل مین ڈالدین گے اوسکا مال جبکہ وہ ہلاک ہوگا کچھہ اوسکے کام نہ آئیگا اور فرمایا ما
اغنی عنہ مالہ وما کسب یعنی کچھہ کام نہ آیا اوسکو مال اوسکا اور جو کچھہ کہ اوسنے کمایا تھا
یہ اسلئے کہ مالدار کو اپنے مال پر گھمنڈ ہوتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ مین دولتمند ہون روپیہ
خرچ کرکے سب مطلب اپنے پورے کر سکتا ہون حالانکہ یہ خیال اوسکا باطل ہے جب تقدیر
پلٹتی ہے تو مال کا خرچ کرنا کچھہ کام نہین آتا بلکہ وہی مال اوسکے لئے جنجال و وبال ہوجاتا ہے

ولاینفع ذا الجد منک الجد یہ حال تو دنیا مین ہوا اور آخرت مین خرابی بخل کی بہت سخت و درشت
ہے اللہ نے فرمایا والذین یکنزون الذہب والفضۃ ولا ینفقونہا فی سبیل اللہ
فبشرہم بعذاب الیم یوم یحمی علیہا فی نار جہنم فتکوی بہا جباہہم وجنوبہم وظہورہم
ہذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون مراد کنز سے وہ مال ہے جسکی زکوۃ
نہین دی جاتی ہے اور جسکی زکوۃ دیگئی وہ کنز نہین ہے اوسکا کچھہ ڈر نہین ہے لوگ
اس خیال سے بخل کرتے ہین کہ مال کم ہوجائیگا یہ نہین جانتے کہ زکوۃ سے مال بڑھتا ہی
گھٹتا نہین ہے ؎

	زکوۃ مال بدر کن کہ فضلۂ رزرا		چو باغبان ببرد بیشتر دہد انگور	

قال تعالی ومن یوق شح نفسہ فاولئک ہم المفلحون یعنی جو کوئی
بچا بخل نفس سے وہ اچھا رہا سستا چھوٹا حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مین فرمایا کہ
اول صلاح ہذہ الامۃ الیقین والزہد واول فسادہا البخل والامل رواہ
البیہقی فی شعب الایمان یعنے پہلے درستی اس امت کی یہ ہے کہ امر آخرت وعقبی پر
ایمان لائے یقین کرے اور دنیا مین بے رغبت ہو اور پہلی خرابی اس امت کی یہ ہے کہ
کنجوس ہو اور آرزو رکھے طول امل کا سبب غفلت ہے سرعت قیامت صغرے وکبرے
سے اور بخل حب دنیا سے پیدا ہوتا ہے حب دنیا سر ہے ساری خطاؤنکا ابو ہریرہ نے رفعًا

کہا ہے ما من یوم یصبح العباد فیه الا ملکان ینزلان فیقول احدهما اللهم
اعط منفقا خلفا ویقول الآخر اللهم اعط ممسکا تلفا متفق علیه وروی ابن
حبان والطبرانی بنحوه یعنے ہر دن صبحکو دو فرشتے اوترتے ہین ایک کہتا ہے اے اللہ
خرچ کرنے والے کو عوض دے دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کا مال تلف کر اس حدیث کا
مصداق بہت جگہہ دیکہا گیا اسماء سے فرمایا تہا انفقی ولا تحصی فیحصی الله علیك ولا
توعی فیوعی الله علیك ارضخی ما استطعت متفق علیه ورواه ابوداود
ایضا یعنے خرچ کر اور مت گن کہین اللہ تجہپر نہ گنے اور بند کرکے مت رکہہ کہ اللہ تجہپر بند
کردے دئے جا جہانتک تجہسے بنے اس حدیث مین بی بیون کو بخل کرنے سے منع کیا ہے
کیونکہ مردون کی نسبت عورتون کو غالبًا کنجوسی زیادہ ہوا کرتی ہے اس مین اسطرف
بہی اشارہ ہے کہ بخل کی جزا کم رزقی ہے جسطرح کہ انفاق کی جزا ادرار رزق ہے رضخ
سے مراد ذراسی چیز ہے جیسے ٹکرا روٹی کا یا دانہ کہجور کا یعنے دینے مین یہ شرم نکرے کہ
اتنی سی بے حقیقت شی کیا دون بلکہ دئے جائے گو حقیر وقلیل ہو حدیث ابوامامہ مین رفعًا
آیا ہے یا ابن آدم ان تبذل الفضل خیرلك وان تمسکه شرلك ولا تلام علی
کفاف وابدأ بمن تعول رواه مسلم وزاد الترمذی الیه العلیا خیر من السفلی
یعنے جو تیری حاجت سے زیادہ ہو وہ تو خرچ کر کہ یہ تیرے لئے بہتر ہے اور جو تو خرچ
نکرے گا اور روک رکہے گا تو یہ تیرے لئے برا ہے ہان قدر کفاف پر کچہہ اولا ہنا نہین
ہے عیال سے شروع کر اوپر کا ہاتہہ بہتر ہے نیچے کے ہاتہہ سے یہ حدیث یہ بات سمجہاتی
ہے کہ اگر کفایت سے زیادہ نہین ہے تو امساک کرنا داخل بخل نہین اور خرچ کرنے مین
پہلے اپنے عیال پر صرف کرے پہر غیر پر اول خویش بعدہ درویش حاجت ہر شخص کی جدا
جدا ہوتی ہے امیر کا حال دوسرا ہوتا ہے اوسکے لئے بہت سامال بہی تہوڑا ہے
اور فقیر کا حال اور رہوتا ہے اوسکے لئے تہوڑا مال بہی بہت ہوتا ہے سمجہدار دور اندیش

آدمی تفاوت مراتب کا اور مقدار انفاق و امساک کا سمجھ لیتا ہے منذری نے کہا ہے الکفاف ما کف عن الحاجة الی الناس مع القناعة لا یزید علی قدر الحاجة والفضل ما زاد علی قدر الحاجة ۵

حرص قانع نیست بیدل ورنہ اسباب جہان	آنچہ من در کار دارم اکثرش در کار نیست

ابوہریرہ رضی مرفوعاً کہتے ہین مثال بخیل و متصدق کی ایسی ہے جیسے دو مرد لوہے کی زرہ پہنے ہوئے ہون اونکے دونون ہاتھ سینہ وگلو تک بندھ گئے متصدق جب صدقہ دیتا ہے تو اوسکے ہاتھ کھل جاتے ہین اور بخیل جب کچھ دینا چاہتا ہے تو ہاتھ اوسکے چپک جاتے ہین اور ہر حلقہ اپنی جگہہ کو پکڑ لیتا ہے متفق علیہ منذری کہتے ہین المنفق کلما انفق اتسعت علیہ النعم وسبغت ووفرت حتی تسترہ سترا کاملا شاملا والبخیل کلما اراد ان ینفق منعہ الشح والحرص وخوف النقص فہو بمنعہ یطلب ان یزید ما عندہ وان تتسع علیہ النعم فلا تتسع ولا تستر منہ ما یروم سترہ واللہ سبحانہ اعلم حدیث جابر مین فرمایا ہے بچو شح یعنے بخل سے شح نے ہلاک کیا اونکو جو تمسے پہلے تھے اونسے خونریزی کرائی حرام چیزون کو حلال ٹہیرادیا رواہ مسلم یعنے یہ بخل کچھ نرا گناہ لازمی نہین ہے بلکہ اس سے دوسرون کو بہی بلا لگتی ہے بخیل کسیکو قتل کرتا ہے کسی حرام کو حلال سمجھ لیتا ہے ابوہریرہ کہتے ہین ایک شخص نے کہا اے رسول خدا کس صدقہ کا اجر بہت بڑا ہی فرمایا تو صدقہ دے اور ہو تو صحیح شحیح فقر سے ڈرتا ہو غنا کی امید رکہتا ہو اور دیر نکر کہ جب جان گلے مین آئے تب تو کہے کہ فلان کا اتنا اور فلان کا اتنا ہے وہ تو اوس فلان کا ہو ہی چکا ہے متفق علیہ اس حدیث مین جسطرح فضیلت ہے انفاق کی اسیطرح ذم ہے بخل کی کہ بخیل مرتے دم تک خرچ نہین کرتا ہے جب مرنے لگتا ہی تب مال کی تقسیم مین لگتا ہے حالانکہ اگر وہ اسوقت تقسیم نکرتا تب بہی ورثہ کی قسمت ہی مین جاتا اور اگر

مرنے سے پہلے راہ خدا مین صرف کرجاتا تو یہ مال خود اسکے کام آتا ہے

برگ عیشی بگور خویش فرست	کس نیارد زپس تو پیش فرست

ابو ذر کہتے ہین کہ مین حضرت کے پاس گیا آپ سایۂ کعبہ مین بیٹھے تھے مجھکو دیکھ کر فرمایا هم الاخسرون ورب الكعبة یعنے عرض کیا کہ میرے مان باپ آپ پر فدا ہون کون لوگ بڑے نقصان مین ہین فرمایا جو بڑے مالدار ہین مگر جسنے دیا سامنے اور پیچھے اور دائین بائین سے وقلیل ما ھم یعنے ایسے لوگ تھوڑے ہین متفق علیہ ہر چہار جانب سے دینا کنایہ ہے سخاوت و عدم بخل سے ولہذا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگون سے دور ہے آگ سے بخیل دور ہے اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگون سے قریب ہے آگ سے جاہل سخی دوست تر ہے اللہ کو عابد بخیل سے رواہ الترمذی اور حدیث ابو سعید مین کہا ہے آدمی اگر اپنی حیات مین ایکدرم صدقہ دے تو یہ بہتر ہے اس سے کہ وہ سو درہم وقت موت کے صدقہ کرے رواہ ابو داود دوسرا لفظ ابو سعید کا رفعًا یہ ہے دو خصلتین ہین جو مومن مین جمع نہین ہوتین بخل و بدخلقی رواہ الترمذی اور حدیث ابوبکر صدیق مین کہا ہے داخل نہوگا جنت مین مکار اور بخیل اور منت رکھنے والا رواہ الترمذی ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے سب سے زیادہ بدتر خصلت آدمی مین شح ہالع وجبن خالع ہے یعنے حرص بخل و شدت جبن رواہ ابو داود دوسرا لفظ انکا رفعًا یہ ہے کہ شح و ایمان جمع نہین ہوتا ہے یعنے یا تو ایمان ہی ہوگا تو سخاوت کرے گا یا بخیل ہوگا تو ایمان دار نہ ٹھیریگا ضدان لا یجتمعان حدیث طویل ابو ہریرہ مین قصہ ابرص و اقرع و اعمی کا آیا ہے یہ تینون بنی اسرائیل مین تھے اللہ تعالی نے ایک فرشتہ بھیجکر اون کا امتحان لیا ابرص نے لون حسن و جلد حسن اور شتر یا گاؤ کا سوال کیا اور اقرع نے شعر حسن اور ذہاب قذر اور گاو کا سوال کیا اعمی نے آنکھین اور بکریان مانگین سبکو

عافیت اور مال ملا ہر ایک کے پاس ایک ایک جنگل شتر و گاو و گوسفند کا ہو گیا پھر فرشتہ
نے ہر ایک کے پاس اوسیکی اگلی صورت مین آکر کہا کہ مین ایک مرد مسکین ہون اسد تجہ
تجھکو یہ دیا وہ دیا تو مجھے اتنا دے کہ مین اپنا سفر پورا کرون ابرص نے کہا حقوق بہت
ہین اوسنے کہا مین تجھکو پہچانتا ہون تو ابرص تھا یہ مال اسد نے تجھکو دیا ہے کہا نہین
مین تو اسکا وارث آباو اجداد سے ہوا ہون فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا ہو تو اسد تجھکو
پھر ویسا ہی کر دے بعدہ اقرع کے پاس گیا اوسنے بھی اسی طرح کہا فرشتے نے کہا اگر تو جھوٹا
ہو تو اسد پھر تجھکو ویسا ہی کر دے پھر اندہا بن کر پاس اعمی کے آیا اور کہا جسنے تجھکو آنکھین
دی ہین اوسکے نام پر مانگتا ہون اتنا دے کہ مین سفر سے گھر تک پہنچ جاؤن اوسنے کہا
کہ ہان اسد ہی نے میری بینائی پھیر دی ہے تو جتنا چاہے لیلے اور جتنا چاہے چھوڑ دے
واسد مین آجکے دن کسی چیز مین بخل نکرونگا فرشتے نے کہا امسک مالک فانما ابتلیتم
فقد رضی عنک وسخط علی صاحبیک متفق علیہ بطولہ یعنے تو اپنا مال رکھ تم سب
کا امتحان ہوا اسد تجھسے راضی رہا اور تیرے دونون یارون سے ناخوش ہوا حدیث دلیل
ہے اسبات پر کہ اسد سخاوت و شکر سے راضی ہوتا ہے اور بخل و کفران نعمت سے ناراض
بخل و ناشکری کرنے سے ابرص و اقرع مسخوط خدا ٹہیرے اور سخاوت و شکر گذاری سے
اعمی محبوب ہوا غرضکہ وہ دونون اسد کے ناشکر نکلے اسد کی نعمت کا انکار کیا بخل کیا
بات بنائی جھوٹ بولے یہ اندہا شکر گزار نکلا اسد کی نعمت کا مقر ہوا سخاوت کی سچ
بولا حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے کیا نہ بتاؤن مین تمکو کہ بہت بد درجہ لوگون مین
کون شخص ہے کہا ہان فرمایا الذی یسأل باللہ ولا یعطی بہ رواہ احمد یعنے وہ شخص
جو اسد کا نام لیکر مانگے اور اوسکو کچھہ نملے معلوم ہوا کہ جب کوئی یون مانگے کہ اسد مجھکو
کچھہ دو تو اوسکو ضرور کچھہ دے اگرچہ شے حقیر ہو ورنہ وہ بڑا بخیل ٹھہریگا اور یہ محروم
سب سے زیادہ کمدرجہ ہوگا کیونکہ اوسنے اسد کے نام مبارک کی کچھہ قدر و قیمت

نہ سمجھے حالانکہ جو کچھہ اوسکے پاس ہے وہ سب اللہ ہی کا دیا ہوا ہے اور اب بھی اللہ ہی
کی ملک ہی پہر اوسکے نام پر نہ دینا اور اس درجہ بخل کرنا اگر شقاوت نہین ہے تو پہر کیا ہے
اور یہ سائل اسلئے نہایت کم درجہ ٹھیرا کہ سوال کرنا حرام تہا اسنے سوال کیا اور وہ بھی
اللہ کے نام سے اسنے کچھہ قیمت اپنے معبود کی نہ سمجھی کہ ایک ادنے کے سامنے اوسکو شفیع
بناکر لے گیا اوسپر بھی محروم رہا ابو ہریرہ رفعًا کہتے ہین سخا ایک درخت ہے جنت مین
جو کوئی سخی ہوتا ہے وہ ایک شاخ اوسکی پکڑیگا وہ شاخ اوسکو نہ چھوڑے کی یہانتک
کہ جنت مین لیجائیگی اور بخل ایک درخت ہے آگ مین جو کوئی بخیل ہوگا وہ اوسکی ایک شاخ
پکڑیگا وہ شاخ اوسکو نہچھوڑے گی یہانتک کہ آگ مین لیجائے گی رواہ البیہقی فی
شعب الایمان بلال کہتے ہین حضرت نے فرمایا یا بلال مت فقیرا ولا تمت غنیا مینے
عرض کیا یہ کیونکر فرمایا جو تجھکو ملے اوسکو مت چھپا رکھہ اور جب تجھسے کوئی مانگے
تو منع مت کر مینے کہا کیف لی بذلک فرمایا ھو ذاک او النار رواہ الطبرانی وابو الشیخ
والحاکم وقال صحیح الاسناد وعندہ قال لی الق اللہ فقیرا ولا تلقہ غنیا و
الباقی بنحوہ اس حدیث مین مبالغہ فرمایا ہے نفی بخل مین اور ترغیب شدیدی ہے
سخا پر ان آیات واحادیث کے مقابلہ مین وہ آیات وحدیث ہین جنمین فضیلت انفاق
وسخا وایثار کے آئی ہے لکن وہ اسجگہہ مقصود نہین کیونکہ مطلوب دور کرنا رذیلہ
بخل وشح وامساک کا ہے نہ ثابت کرنا فضیلہ سخا کا دعا ماثور مین آیا ہے اللھم انی
اعوذ بک من البخل **حکایت** زمانہ حضرت مین ایک رونے والے ایک شہید پر روئے
اور کہا واشہیداہ فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا کہ وہ شہید ہوا ہے شاید اوس نے
کوئی بات بیفائدہ کہی ہو یا بخل کیا ہو علی مرتضی رض کہتے ہین اللہ دشمن رکھتا ہے بخیل کو
اوسکی حیات مین اور سخی کو وقت اوسکے موت کے عمر بن عبد العزیز کی بہن نے کہا
اف ہے بخیل کو اگر بخل پیرہن ہوتا تو مین ہرگز اوسکو نہ پہنتی اگر رستہ ہوتا تو ہرگز اوس

راہ پر نہ چلیگی بشر نے کہا البخیل لا غیبۃ لہ یہ اسلئے کہ حضرت نے فرمایا تھا انلث اذ البخیل پھر کہا کہ دیکھنا طرف بخیل کے دلکو سخت کرتا ہے ملاقات بخیل کی مومن کے دل پر ایک کرب ہوتی ہے **حکایت** یحییٰ علیہ السلام نے ابلیس کو دیکھا کہا مجھے بتا کہ تو کسکو بہت دوست رکھتا ہے اور کسکو بڑا دشمن جانتا ہے کہا مجھکو مومن بخیل بہت محبوب ہے اور فاسق سخی بہت دشمن کہا کیون کہا اس لئے کہ بخیل کے بخل نے مجھکو کفایت کی اور فاسق سخی سے مجھے ڈر لگتا ہے کہ کہین اللہ اوسکے سخا پر اوسکو قبول نکرلے پھر پیٹھ پھیر کر چلدیا اور کہا لولا انک یحیی لما اخبرتک یعنے اگر تو یحیےٰ نہوتا تو مین کبھی تجھکو یہ بات نہ بتاتا سعدی رحمہ اللہ تعالے نے کہا ہے ؎

اگر چرخ گردد بکام بخیل	در اقبال باشد غلام بخیل
وگر در کفش گنج قارون بود	دگر تا ابش ربع مسکون بود
نیرزد بخیل آنکہ نامش بری	دگر روز کارش کند چاکری
ملکن التفاتے بمال بخیل	مبر نام مال و منال بخیل
بخیل ار بود زاہد بحر و بر	بہشتی نباشد بحکم خبر
بخیل ارچہ باشد تونگر بمال	بخواری چو مفلس خورد گوشمال
سخیان زاموال بر میخورند	بخیلان غم سیم و زر میخورند

باب ہشتم گلستان مین کہا ہے مال از بہر آسایش عمر ست نہ عمر از بہر گرد کردن مال عاقلی را پرسیدند نیکبخت کیست و بدبخت چیست گفت نیکبخت آنکہ خورد و کشت و بدبخت آنکہ مرد و ہشت ؎

مکن نماز بران ہیچکس کہ ہیچ نکرد	کہ عمر در سر تحصیل مال کرد و نخورد

حکمت موسے علیہ السلام قارون را نصیحت کرد کہ احسن کما احسن اللہ الیک نشنید عاقبتش شنیدی ؎

آنکس که بدینار و درم خیر نیندوخت	سر عاقبت اندر سر دینار و درم کرد
خواهی متمتع شوی از نعمت دنیا	با خلق کرم کن چو خدا با تو کرم کرد

حکمت دو کس رنج بیهوده بردند و سعی بیفائده کردند یکے آنکه اندوخت و نخورد دیگر آنکه آموخت و نکرد حکمت جوانمرد که بخورد و بدہد بہ از عابدی که بہ برد و نہد

فصل دوم بیان مین کبر کے

قال تعالی ولا تصعر خدك للناس ولا تمش فی الارض مرحا ان الله لا یحب کل مختال فخور یعنے لال نکر اپنا گال واسطے لوگون کے اور مت چل زمین مین اتراتا اللہ دوست نہین رکھتا ہر کسی اترانے ناز کرنے والے کو **وقال تعالی** اس آیت مین منع کیا ہے اعراض عن الناس سے بطور تکبر کے اور عجب سے بھی نہی فرمائی ہے تلك الدار الاخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبة للمتقین یعنے آخرت کا گھر اون لوگون کے لئے ہے جو ارادہ علو و فساد کا زمین مین نہین رکھتے مراد اس سے کبر ہے اور فرمایا ساصرف عن ایاتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق یعنے ہم پھیر دینگے اپنی آیتون سے اون لوگون کو جو ناحق زمین مین تکبر کرتے ہین معلوم ہوا کہ اہل کبر آیات خدا سے مصروف ہوتے ہین یہ دلیل ہے اونکے بے ایمان ہونے پر **وقال تعالی** کذلك یطبع الله علی کل قلب متکبر جبار اسیطرح مہر لگا دیتا ہے اللہ ہر دل متکبر ستمگار پر معلوم ہوا کہ متکبرون کے دل پر اللہ کی طرف سے مہر لگ جاتی ہے کوئی وعظ اون مین اثر نہین کرتا **وقال تعالی** وخاب کل جبار عنید یعنے زیان کار رہا ہر تکبر و عناد کرنے والا اور فرمایا انه لا یحب المستکبرین یعنے دوست نہین رکھتا ہے اللہ تکبر کرنے والون کو

قال تعالی لقد استکبروا فی انفسہم وعتوا عتوا کبیرا تکبر کیا اونہون
نے اپنے جی مین اور سخت سرکش ہو گئے اور فرمایا ان الذین یستکبرون عن
عبادتی سیدخلون جہنم داخرین جو لوگ تکبر کرتے ہین میری عبادت کرنے
سے وہ داخل ہونگے جہنم مین عنقریب ذلیل ہو کر قرآن عظیم مین مذمت کبر کی بہت
آئی ہے اور حضرت نے حدیث حارثہ بن وہب مین فرمایا ہے کیا خبر ندون مین
تمکو اہل جنت کی ہر ضعیف متضعف ہی اگر قسم کھالے اللہ پر تو اللہ اوسکو سچا
کردے کیا خبر ندون مین تمکو اہل نار کی ہر جفا کار غلیظ طبع متکبر ہی متفق علیہ
معلوم ہوا کہ انجام کبر کا آخرت مین دوزخ ہے ابن مسعود کا لفظ رفعًا یہ ہے
لا یدخل الجنۃ احد فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر رواہ مسلم
نجائیگا جنت مین ہر وہ کوئی جسکے دل مین برابر ایکدانہ رائی کے کبر ہوگا دوسرا
لفظ انکا یون ہے کہ داخل نہوگا بہشت مین وہ شخص جسکے دل مین برابر ایکذرہ
کے کبر ہوگا رواہ مسلم اسی حدیث مین تفسیر کبر کی مرفوعًا یون آئی ہی الکبر
بطر الحق وغمط الناس رواہ مسلم یعنے کبر یہ ہے کہ حق کو رد کرے اور لوگون
کو حقیر رکھے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہی تین شخص ہین کہ اللہ دن قیامت کو اونسے نہ بات کریگا
نہ اونکو پاک کریگا نہ اونکی طرف دیکھیگا بلکہ اونکے لئے عذاب الیم ہوگا ایک شیخ زانی دوسرا بادشاہ دروغگو
تیسرا عیال دار مستکبر رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کبریا میری چادر ہی عظمت میری
ردا ہی جو کوئی کسی ایک چیز مین بھی ان دونون چیزونمین سے مجھسے جھگڑیگا مین اوسکو آگ مین لیجاؤنگا
یا اندر اوسکے پھینکدونگا رواہ مسلم معلوم ہوا کہ کبر خصائص رب العزت سے ہی بندہ اوس مین کبھی طمع نکرے سو

کہ ملکش قدیم ست وذاتش غنی		مراورا رسد کبریا و منی

سلمہ بن الاکوع رفعًا کہتے ہین لایزال الرجل یذھب بنفسہ حتی یکتب
فی الجبارین فیصیبہ ما اصابھم رواہ الترمذی یعنی ہمیشہ آدمی اپنے نفس کو

بڑہائے جاتا ہے یہانتک کہ جبار دن مین لکہہ لیا جاتا ہے پہر جو بلا اونکو پہونچی تہی وہ
بلا اسکو پہونچتی ہے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ نے رفعًا کہا ہے یحشر المتکبرون امثال
الذر یوم القیامۃ فی صور الرجال یغشاھم الذل من کل مکان یساقون
الی سجن فی جھنم یسمی بولس تعلوھم نار الدینار یسقون من عصارۃ
اھل النار طینۃ الخبال رواہ الترمذی واللفظ لہ وقال حدیث حسن
والنسائی یعنے تکبر کرنے والے قیامت مین چونٹیون کی شکل مین حشر کیے جائینگے
ہر طرف سے اونکو خواری گہیرے گی اونکو طرف ایک قید خانہ کے ہانکین گے جسکا
نام بولس ہے اونپر سب سے بڑی آگ چڑہی گی اونکو نچوڑ دوزخیون کا پلایا جائیگا
یعنے پیپ اور زرد آب اس حدیث مین بیان ہے اہل کبر کی سزا اجزا کا عیاذًا
باللہ عمر رضی اللہ عنہ نے منبر پر کہا اے لوگو تم خاکساری کرو مینے حضرت
کو سنا ہے فرماتے تہے جو کوئی خاکساری کرتا ہے واسطے اللہ کے اللہ اوسکو
بلند رتبہ کر دیتا ہے وہ اپنے نفس مین چھوٹا اور لوگون کی آنکہون مین بڑا ہوتا ہے
اور جو کوئی تکبر کرتا ہے اللہ اوسکو گہٹا دیتا ہے وہ لوگون کی آنکہون مین
صغیر اور اپنے نفس مین کبیر ہوتا ہے یہانتک کہ وہ اونکے نزدیک کتے اور سور
سے بہی ذلیل و حقیر تر ہو جاتا ہے رواہ البیھقی فی شعب الایمان یہ ایسی بات
ہے کہ اسکا تجربہ ہر زمان و مکان مین موجود ہے متکبر ہمیشہ نزدیک خلق کے
حقیر و ذلیل و خوار و زار سمجہا جاتا ہے اور متواضع و خاکسار ہمیشہ مکرم و معظم و
محترم رہتا ہے حدیث عیاض بن حمار مین فرمایا ہے اللہ نے مجکو وحی کی ہے کہ
تم خاکساری کرو یہانتک کہ کوئی شخص کسی شخص پر فخر نکرے رواہ مسلم وابوداؤد
وابن ماجۃ فخر کرنا داخل کبر ہے ثوبان نے رفعًا کہا ہے جو شخص مرگیا اور وہ
کبر و غلول و دین سے بری تہا وہ جنت مین جائیگا رواہ الترمذی واللفظ

له والنسائی وابن ماجة وابن حبان وقال الحاکم صحیح علی شرطهما ابو سعید
خدری کا لفظ یہ ہی من تکبر علی الله درجة یضعه الله درجة حتی یجعله فی اسفل سافلین
الحدیث رواه ابن ماجة وابن حبان یعنے جو کوئی الله پر ایکدرجہ تکبر کرتا ہی الله
اوسکو ایکدرجہ گھٹا دیتا ہے یہانتک کہ اوسکو اسفل سافلین یعنے جہنم کی تہ مین رکھتا ہے
ابن مسعود کہتے ہین من تطاول تعظیما یخفضه الله رواه الطبرانی یعنے جو کوئی
تعظیم کی راہ سے بلند ہوتا ہے تو الله اوسکو پست کر دیتا ہے ابن عمر رفعًا کہتے ہین
تم بچو کبر سے آدمی مین کبر ہوتا ہے اور اوسپر ایک ہی عبا رہے رواه الطبرانی ورواته
ثقات معلوم ہوا کہ کبر فعل قلب ہی محتاج آدمی مین بھی تکبر ہوتا ہے حدیث جابر
مین فرمایا ہے بہت دور مجھسے نشست مین دن قیامت کے متفیهق یعنے متکبر لوگ
ہون گے رواه الترمذی واحمد والطبرانی اور حدیث حذیفہ مین فقط مستکبر کو
شر عباد الله کہا ہے رواه احمد ابو سعید خدری رفعًا کہتے ہین جنت ونار مین حجت
ہوئی نار نے کہا مجھمین جبارین متکبرین ہونگے بہشت نے کہا مجھمین ضعفاء مسلمین ہونگے
الله نے دونون کے بیچمین یہ فیصلہ کیا کہ اے جنت تو میری رحمت ہے مین جسکو چاہون
تجھسے رحمت کرون اور اے دوزخ تو میرا عذاب ہے مین جسکو چاہون تجھسے عذاب
کرون مجھپر تم دونون کا بھرنا واجب ہی رواه مسلم معلوم ہوا کہ تکبر والے جہنم مین
جاینگے حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من
کبر کبه الله لوجهه فی النار رواه احمد ورواته رواة الصحیح یعنے الله تکبر
کرنے والے کو اوندہے منہہ آگ مین ڈالیگا اگرچہ برابر ایکدانہ رائی کے کبر رکھتا ہوگا
عقبہ بن عامر کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ جو مرا اور اوسکے دل مین برابر دانہ رائی کے کبر تہا
اوسکے لئے جنت حلال نہین ہوتی نہ وہ جنت کی ہوا پاتا ہے اور نہ اوسکو دیکھیگا رواه
احمد بسند ضعیف ابن عمر نے رفعًا کہا ہے تمسے پہلے ایک شخص اپنی ازار کھینچکر اتراتا

چلتا تھا وہ زمین مین دہس گیا قیامت تک زمین مین دہستا چلا جائیگا رواہ البخاری والنسائی وغیرہما ابو سعید خدری کا لفظ یہ ہے کہ ایک آدمی تمسے پہلے دو چادر سبز مین اتراتا چلتا تھا اللہ نے زمین کو حکمدیا کہ اوسکو پکڑلے اوسنے پکڑ لیا اب وہ زمین مین دہستا چلا جاتا ہے قیامت تک رواہ احمد والبزار باسانید احد ہما صحیح بھر فی الصحیح جابر کا لفظ یہ ہے ایک شخص ایک حلہ سرخ مین ناز سے چلتا تھا اور اتراتا جاتا تھا اللہ نے اوسکو زمین مین دہسادیا وہ قیامت تک دہستا چلا جائیگا رواہ البزار و رواتہ رواۃ الصحیح ابو ہریرہ کا لفظ یہ ہے کہ ایک شخص اپنے حلہ مین اپنے نفس پر اتراتا چلتا تھا سر مین کنگھی کئے ہوئے تھا اتنے مین اللہ نے اوسکو زمین مین خسف کردیا وہ قیامت تک خسف ہوتا رہیگا رواہ البخاری و مسلم ابن عمر رفعًا سمعًا کہتے ہین من تعظم فی نفسہ واختال فی مشیتہ لقی اللہ تبارک و تعالی وھو علیہ غضبان رواہ الطبرانی وقال صحیح علی شرط مسلم یعنے جو کوئی اپنے نفس مین بڑا اور اپنی چال مین نازان ہوگا وہ اللہ سے ایسی حال مین ملیگا کہ اللہ اوسپر غضبناک ہوگا معلوم ہوا کہ عمدہ لباس پہنکر ناز نخرے سے چلنا اور اپنی جان کو بڑا اور دوسرون کو حقیر جاننا موجب خسف وعذاب کا ہے اللہ نے فرمایا ہے انک لن تخرق الارض ولن تبلغ الجبال طولا یعنے تو جو اترا کر چلتا ہے سو تو کچھ زمین کو پہاڑ نڈالیگا اور نہ طول مین پہاڑون تک پہنچیگا حدیث ابو موسے مین فرمایا ہے جہنم مین ایک بیابان ہے اوسکو ہب ہب کہتے ہین اللہ پر حق ہے کہ ہر جبار عنید کو اوس مین ساکن کرے رواہ ابو یعلی والطبرانی وقال الحاکم صحیح الاسناد وہب کہتے ہین اللہ نے جب جنت کو بنایا تو فرمایا کہ تو حرام ہے ہر متکبر پر **حکایت** مصعب بن زبیر نے احنف بن قیس سے کہا تھا مجھے آدمی پر تعجب آتا ہے تکبر کرنے سے کہ دو بار تو وہ جائے بول سے نکلا ہے پھر جبار آسمان کا معارضہ کرتا ہے۔

از شکم تا بکنار آمده	؎	از رہ بول دو بار آمده	

محمد بن حسین بن علی کہتے ہین جسکے دل مین جتنا کبر آتا ہے اوتنی ہی عقل اوسکی جاتی رہتی ہے سلیمان سے پوچھا تھا وہ کون گناہ ہے جسکے ہوتے ہوئے کوئی نیکی بکار آمد نہین ہوتی کہا کبر بعض اہل علم نے کہا ہے کہ اسباب کبر کے سات ہین ایک علم دوسرا عمل تیسرا نسب وحسب چوتھا جمال پانچوان مال چھٹا قوت وشدت البطش ساتوان کثرت اتباع وانصار ان اسباب کی تفصیل ہے کتاب مکارم الاخلاق مین لکھی ہے یہ خلق مذموم ہر شخص مین ہوتا ہے کم کوئی اس عادت سے خالی رہتا ہی اسلئے اسکا دور کرنا فرض لازم ہے یہ ازالہ نری تمنا سے حاصل نہین ہوتا بلکہ معالجہ واستعمال ادویۂ قامعہ سے میسر آتا ہے سعدی رہ نے فرمایا ہے ؎

تکبر مکن زینہار اے پسر	کہ روزے زدستش درآئی بسر
تکبر ز دانا بود ناپسند	غریب آید این نعمے از ہوشمند
تکبر بود عادت جاہلان	تکبر نیاید ز صاحبدلان
تکبر عزازیل را خوار کرد	بزندان لعنت گرفتار کرد
کسے را کہ خصلت تکبر بود	سرش پر غرور از تکبر بود
تکبر بود مایۂ مدبرے	تکبر بود اصل بد گوہرے

فصل سوم بیان مین عجب کے

قال تعالی لا تفرح ان اللہ لا یحب الفرحین قوم نے یہ بات قارون سے کہی تھی کیونکہ اوسکو اپنے خزانون پر ناز تھا اور فرمایا ویوم حنین اذ اعجبتکم کثرتکم فلم تغن عنکم شیئا اسکو بطور انکار کے عجب پر ذکر کیا ہے اور فرمایا وھم یحسبون انہم یحسنون صنعا معلوم ہوا کہ عجب عمل مین بھی ہوتا ہے حدیث انس مین

فرمایا ہے لو لو تذ نبوا لخشیت علیکم ما ھو اکبر منہ العجب رواہ البزار باسناد
جید یعنے عجب گناہ سے بہی بڑہ کر ہے ابو ہریرہ کا لفظ رفعاً یہ ہے باز رہین لوگ فخر کرنے
سے ساتہہ باپ دادون کے جو مر گئے ہین وہ تو کوئلے ہین جہنم کے یا خوار تر ہین اللہ پر
جُعل سے جو لڑکاتا ہے پہر کین کو اپنی ناک سے اللہ نے تم سے فخر و کبر جاہلیت کو دور کر دیا اب تو
مومن تقی ہے یا فاجر شقی سب لوگ اولاد آدم ہین اور آدم مٹی سے بنائے گئے ہین رواہ
ابو داود والترمذی واللفظ لہ وقال حدیث حسن معلوم ہوا کہ باپ دادون پر اترانا
داخل عجب ہے مفاخرت و خیلاء سے عجب حاصل ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے تین چیزین
مہلکات ہین ایک شح مطاع دوسری ہوائے متبع تیسرے عجب کرنا آدمی کا اپنے نفس
پر اور ابو ثعلبہ سے فرمایا تہا کہ جب دیکہے تو ان تین چیزون کو تو لازم پکڑ اپنی جان کو
ابن مسعود نے کہا ہے ہلاک دو چیزون میں ہے ایک نا امیدی خدا سے دوسرے عجب کرنا اللہ
نے فرمایا ہے فلا تزکوا انفسکم تم اپنی جان کو بہتر نکہو یعنے جب کوئی عمل خیر تمسے ہو تو یہ
نکہو کہ ہمنے یہ کیسا اچہا کام کیا مطرف نے کہا اگر مین ساری رات سوتا رہون تو یہ دوست
تر ہے مجھکو کہ مین ساری رات عبادت کرون اور صبح کو معجب اوٹہون **حکایت**
بشر بن منصور نے لنبی نماز پڑہی ایک آدمی اونکو دیکہہ رہا تہا بعد نماز کے اوس سے
کہا تو عجب نکرنا ابلیس نے مدت دراز تک ہمراہ ملائکہ کے عبادت کی تہی پہر اوسکا انجام
جو ہوا وہ معلوم ہے عائشہ سے پوچہا تہا آدمی برا کب ہوتا ہے کہا جب آپکو اچہا سمجہے
عُجب سے کبر پیدا ہوتا ہے اور وہ ایک سبب ہے منجملہ اسباب کبر کے اور جب یہ عجب
ساتہہ اللہ کے ہوتا ہے تو آدمی اپنے گناہون کو بہول جاتا ہے اور تفقد ذنوب سے
بے نیاز ہو جاتا ہے اور جو گناہ اوسکو یاد ہوتے ہین اون کو حقیر سمجہتا ہے نہ کبیرہ اسلئے
کچہہ تدارک اونکا نہین کرتا اور عبادت و عمل کرنے کی منت اللہ پر رکہتا ہے اور اللہ
کی نعمت کو فراموش کرتا ہے جب عُجب آتا ہے تو آفات عجب سے بالکل اندہا ہو جاتا ہی

اوسکی سعی برباد جاتی ہے کیونکہ جب عمل خالص نہوا تو وہ بیکار ٹھرتا ہے تفقد اعمال
کا وہی شخص کرتا ہے جسکو خوف دامنگیر حال ہوتا ہے اور معجب اپنی نفس ورائے
پر مغتر ہے اور اللہ کے مکر و عذاب سے امن مین ہوگیا ہے وہ آپکو نزدیک خدا کے
صاحب رتبہ سمجھتا ہے اور بسبب عمل کے خدا پر منت رکھتا ہے اور آپ اپنی تعریف
کرتا ہے اور کسی کی وعظ پر کان نہین رکھتا اور جو اوس سے زیادہ عالم ہے اوس سے
سوال کرنے کو عیب جانتا ہے اور اپنی رائے و تدبیر پر نازش کرتا ہے اگرچہ وہ رائے
اوسکی خطا ہوا ور غیر کو بنظر جہل دیکھتا ہے انا ولا غیری کا ڈنکا بجاتا ہے اور ہمچون
دیگرے نیست کہنے لگتا ہے اسباب عجب کے وہی ہین جو اسباب کبر کے ہین غرضکہ فخر
و ناز کرنا کسی بات پر اور اترانا کسی وصف پر جیسے مال و جمال و قوت و نسب و حسب
و کثرت اولاد و خدم و غلمان و رائے خطاء وغیرہا پر داخل عجب ہی ۔

فصل چہارم بیان مین ریا کی

قال تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین حنفاء اور
فرمایا کالذی ینفق مالہ رئاء الناس اور فرمایا یراؤن الناس ولا یذکرون
اللہ الا قلیلا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے ان اللہ لا ینظر الی صورکم
واموالکم ولکن ینظر الی قلوبکم واعمالکم رواہ مسلم اللہ نہین دیکھتا ہے
تمہاری صورتون اور مالون کو وہ تو تمہارے دل اور اعمال کو دیکھتا ہی یعنی اللہ
کی نظر دل پر پڑتی ہے کہ دل مین یقین وصدق واخلاص ہے یا قصد ریا وسمعہ ہی
اور اعمال پر نظر پڑتی ہے کہ صالح ہین یا فاسد اوسکو کچھہ غرض اس سے نہین ہی کہ
تم گورے ہو یا کالے اور تمہارا مال کم ہے یا زیادہ دوسرا لفظ ابو ہریرہ کا رفعا
یہ ہے اللہ نے فرمایا مین بڑا غنی ہون شریکون مین شرک سے جسنے شریک کیا کسی

عمل مین میرے غیر کو توبین اوسکو مع اوسکے شرک کے چھوڑ دیتا ہون دفی روایۃ
انا منہ بری ھو للذی عملہ یعنے مین اوس سے بیزار ہون وہ عمل اوسیکے لئے ہوا
جسکے لئے اوسنے کیا ہے رواہ مسلم کتاب مکارم الاخلاق مین کہا ہے کہ اس حدیث
سے استدلال ہو سکتا ہے منع تصور شیخ پر وقت مراقبہ کے کیونکہ یہ تصور مثل ریا کی ایک
شرک خفی ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا
صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا مراد شرک سے اس آیت مین ریا ہی ابو سعید
بن ابی فضالہ رفعًا کہتے ہین اللہ تعالی قیامت مین لوگون کو اوسدن جمع کرے گا
جسکے ہونے مین کچھ شک وشبہہ نہین ہے پھر ایک منادی ندا کرے گا کہ جسنے کسی عمل
مین کسی کو شریک کیا ہو وہ اپنا ثواب غیر اللہ سے مانگے کیونکہ اللہ شرکا مین سب
سے زیادہ غنی تر ہے شرک سے رواہ احمد حدیث انس مین رفعًا آیا ہے کہ کافی ہی
آدمی کو اتنی برائی کہ دین یا دنیا مین انگشت نما ہو مگر جسکو اللہ بچائے رواہ البیہقی
فی شعب الایمان معاذ بن جبل رفعًا کہتے ہین ان یسیر الریاء شرک رواہ ابن ماجۃ
والبیہقی یعنے ذراسی ریا بھی شرک ہوتی ہے شداد بن اوس کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ جسنے
نماز پڑہی دکھانے کو اوسنے شرک کیا جسنے روزہ رکھا دکھانے کو اوسنے شرک کیا جسنے
صدقہ دیا دکھانیکو اوسنے شرک کیا رواہ احمد یہ حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ ہر عبادت مین
ریا کو دخل ہے اور ریا شرک ہی بعض اہل علم نے کہا ہے کہ شرک کے ستر دروازے ہین
اونمین سے ایک ریا بھی ہے جسطرح کہ بدعت کے بہتر دروازے ہین اون مین سے
ایک بدعت حسنہ بھی ہے ابو سعید خدری کہتے ہین ایکدن ہم ذکر دجال کا کر رہے تھے
کہ اتنے مین حضرت آئے فرمایا کیا خبر ندون مین تمکو اوس چیز کی جسکا ڈر ہے مجکو تم پر مسیح
دجال سے بھی بڑھ کر ہمنے کہا ہان فرمایا الشرک الخفی ان یقوم الرجل فیصلی فیزید
صلاتہ لما یری من نظر رجل رواہ ابن ماجۃ یعنے کسی شخص کے دیکھنے کی وجہ

سے نماز زیادہ کردے کہ یہ شرک خفی ہے حدیث دلیل ہے اسبات پر کہ ریا کا فتنہ دجال کے فتنہ سے بھی زیادہ تر خوفناک ہی حدیث محمود بن لبید مین فرمایا ہے اخوف ما اخاف علیکم الشرک الاصغر قالوا یا رسول اللہ وما الشرک الاصغر قال الریاء رواہ احمد یعنے بڑا ڈر مجکو تمپر چھوٹے شرک کا ہے کہا وہ کیا ہے فرمایا ریا بیہقی نے اس روایت مین اتنا اور زیادہ کیا ہے کہ اللہ تعالی دن جزاء عمل کے فرمائیگا کہ جاؤ تم پاس اونکے جنکو تم دنیا مین دکھاتے تھے دیکھو تمکو اونکے پاس کیا جزاء و خیر ملتی ہے مین کہتا ہون بیان ریا کا اور ذکر اوسکے علاج کا احیاء العلوم سے بہتر کسی دوسری کتاب مین نہوگا دقائق و مداخل اس صفت مہلکہ کے بے نہایت ہین مختصر علاج یہ ہے کہ انسان اپنے حسنات کو اسطرح چھپاے جسطرح کہ کوئی اپنی سیئات کو مخفی رکھتا ہے حدیث طویل ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہے کہ اللہ تعالی دن قیامت کے شہید و قاری و عالم و مالدار ریا کار کو قائل کر کے حکم دیگا کہ اونکو منہ کے بل گھسیٹ کر دوزخ مین ڈالدو رواہ مسلم والنسائی والترمذی وحسنہ وابن حبان بطولہ اور حدیث ابی بن کعب مین فرمایا ہے جو کوئی کام آخرت کا واسطے دنیا کے کرتا ہے اوسکا حصہ آخرت مین کچھہ نہوگا رواہ البیہقی واحمد وابن حبان وقال الحاکم صحیح الاسناد ابو ہند داری سمعًا رفعًا کہتے ہین من قام مقام ریاء وسمعة راءی اللہ بہ یوم القیامة وسمع رواہ احمد باسناد جید والبیہقی والطبرانی یعنے جو کوئی عمل دکھانے سنانے کو کرتا ہے اللہ تعالی دن قیامت کو اوسے دکھائے سنائیگا یعنے رسوا و فضیحت کر دیگا حدیث ابو ہریرہ مین رفعًا آیا ہے کہ تم پناہ مانگو جب الحزن سے کہا وہ کیا ہی فرمایا ایک جنگل ہے جہنم مین خود جہنم اوس سے ہر دن سو بار پناہ مانگتی ہے پوچھا اوس مین کون لوگ جائینگے فرمایا جو اپنے اعمال دکھانے کو کرتے ہین رواہ الترمذی وقال غریب ابن ماجہ کا لفظ یہ ہے اعدت للقراء المرائین باعمالھم حدیث محمود بن لبید

مین فرمایا ہے بچو تم شرک صغر سے پوچھا وہ کیا ہے فرمایا آدمی کھڑے ہو کر اچھی طرح نماز پڑہی اسلئے کہ لوگ اوسکو دیکھہ رہے ہین سو یہ شرک صغر ہے رواہ ابن خزیمۃ ٥

کلید در دوزخ ست آن نماز	کہ در چشم مردم گزاری دراز

ابو موسی اشعری کہتے ہین حضرت نے ایکدن ہمکو خطبہ سنایا فرمایا اے لوگو بچو اس شرک سے کہ یہ رفتار مورچہ سے بہی زیادہ مخفی تر ہے کسینے کہا جبکہ وہ ایسا مخفی ہے تو ہم کسطرح اوس سے بچین فرمایا کہو اللھم انا نعوذ بک من ان نشرک بک شیئًا نعلمہ ونستغفرک مما لا نعلمہ رواہ احمد والطبرانی وزاد ابو یعلی یقول کل یوم ثلاث مرات سعدی علیہ الرحمہ نے گلستان مین لکہا ہی حکایت زاہدے مہمان پادشاہے بود چون بطعام بنشستند کمتر ازان خورد کہ ارادت او بود چون بنماز برخاستند بیشتر ازان کرد کہ عادت او بود تا ظن صلاح در حق وے زیادت کنند ٥

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی	کین رہ کہ تو میروی بترکستان ست

چون بمقام خود آمد سفرہ خواست تا تناول کند پسرے داشت صاحب فراست گفت اے پدر چرا در مجلس سلطان طعام نخوردی گفت در نظر ایشان چیزے نخوردم کہ بکار آید گفت نماز راہم قضا کن کہ چیزے نکردی کہ بکار آید ٥

اے ہنرہا نہادہ بر کف دست	عیبہا برگرفتہ زیر بغل
تا چہ خواہی خریدن اے مغرور	روز درماندگی بسیم دغل

حکایت عابدے را پادشاہے طلب کرد اندیشید کہ داروئے بخورم تا ضعیف شوم تا مگر اعتقادے کہ در حق من دارد زیادت کند آوردہ اند کہ داروی قاتل بود بخورد و بمرد ٥

چون بندہ خدائے خویش خواند	باید کہ بجز خدا نداند

فصل پنجم بیان مین حسد کے

حسد کہتے ہین تمنای زوال نعمت کو صاحب نعمت سے خواہ وہ نعمت دین مین
ہو یا دنیا مین قال تعالی ام یحسدون الناس علی ما آتاھم اللہ
من فضلہ کیا وہ حسد کرتے ہین لوگون پر جو دیا ہے اللہ نے اونکو اپنے فضل سے
مال ہو یا کمال اور فرمایا و من شر حاسد اذا حسد معلوم ہوا کہ شر حسد لائق پناہ
مانگنے کے ہوتا ہے حدیث انس مین فرمایا ہے لا تباغضوا و لا تحاسدوا متفق علیہ
یعنے تم آپسمین بغض و حسد نکرو ابو ہریرہ کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ بچو تم حسد سے حسد کہا
جاتا ہے نیکیون کو جسطرح کہ آگ لکڑی و گہانس کو کہا جاتی ہے رواہ ابو داود
دوسرا لفظ یہ ہے لا تنافسوا متفق علیہ تحاسد و تنافس ایک چیز ہے زبیر کا لفظ یہ ہے
حضرت نے فرمایا دبّ الیکم داء الامم قبلکم الحسد والبغضاء ہی الحالقۃ
لا اقول تحلق الشعر و لکن تحلق الدین رواہ احمد والترمذی والبزار
باسناد جید والبیہقی یعنے اگلی امتون کا روگ تم مین بھی گھس گیا وہ حسد و
بغض ہے یہ دشمنی کچہہ موے سر کو نہین مونڈتی ہے بلکہ دین کو مونڈتی ہے حدیث
انس مین فرمایا ہے کاد الحسد ان یغلب القدر رواہ البیہقی یعنے لگتا ہے
کہ حسد تقدیر پر بھی غالب آجاے ابو ہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے لا یجتمع فی جوف
عبد الایمان والحسد رواہ ابن حبان والبیہقی یعنے مومن کے اندر ایمان
و حسد جمع نہین ہوتا دو مین سے ایک ہی چیز ہوگی انس نے رفعًا کہا ہے الحسد
یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب الحدیث رواہ ابن ماجۃ والبیہقی
ضمرہ بن ثعلبہ کا لفظ یہ ہے حضرت نے فرمایا لا یزال الناس بخیر ما لم یتحاسدوا
رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات یعنے لوگ خیریت سے رہین گے جبتک کہ آپسمین

حسد نکرینگے معلوم ہوا کہ جب حسد آئیگا خیریت جاتی رہیگی عبد اللہ بن بسر کا لفظ رفعًا یہ
ہے لیس منی ذو حسدٍ ولا نمیمۃ ولا کہانۃ ولا انا منہ رواہ الطبرانی یعنے حاسد و نمام
و کہان نہ میری ہین اور نہ مین اونکا ہون کعب کہتے ہین حضرت نے فرمایا جو فساد
چھوڑ دینے سے دو گرگ کے گلہ گوسفند مین نہین ہوتا ہے وہ بگاڑ حرص مال اور
حسد سے مسلمان کے دین مین ہوتا ہے رواہ رزین ابن عمر نے کہا ہے کہ حضرت
سے پوچھا تھا کون شخص افضل ہے فرمایا ہر مخموم القلب صدوق اللسان کہا ہم
صدوق اللسان کو تو پہچانتے ہین مخموم القلب کون ہوتا ہے فرمایا تقی نقی جسکے
اندر نہ اثم ہو نہ بغی نہ غل نہ حسد رواہ ابن ماجۃ باسناد صحیح والبیہقی حسن رسلا
کہتے ہین بدلا میری امت کے جنت مین کچھہ بسبب کثرت نماز و روزہ و صدقہ کے
نجائینگے لکن اللہ کی رحمت و سخاوت النفس و سلامت صدور کی وجہ سے داخل بہشت
ہونگے رواہ ابن ابی الدنیا سعدی رح گلستان مین لکھتے ہین **حکایت** سرہنگ
زادہ را دیدم بر در سرائے اغلمش کہ عقل و کیاستے و فہم و فراستے زائد الوصف
داشت ہم از عہد خردی آثار بزرگی در ناصیۂ او پیدا فی الجملہ مقبول نظر سلطان آمد کہ
جمال صورت و معنی داشت و خردمندان گفتہ اند توانگری بدل است نہ بمال و
بزرگی بعقل ست نہ بسال ابنائے جنس او بر منصب او حسد بردند و بخیانتے متہم
کردند و درکشتن او سعی بیفائدہ نمودند ملک پرسید کہ موجب خصمی ایشان درحق
تو چیست گفت در سایۂ دولت خداوندی ہمگنان را راضی کردم مگر حسودان کہ
راضی نمی شوند الا بزوال نعمت من و دولت و اقبال خداوندی باقی باد ؎

توانم آنکہ نیازارم اندرون کسے	حسود را چہ کنم کو زخود برنج درست
بمیر تا برہی اے حسود کین رنجیست	کہ از مشقت او جز بمرگ نتوان رست

مین کہتا ہون یہی حال بعینہ میرا اس شہر مین ہوا مینے کسیکو ناراض نہ کیا کسی دست

تظلم دراز نکیا لکن اہل حسد کو یہ اوج موج میرا جو کہ میرے ارادت سے بھی نہ تہا پسند نہ آیا یہانتک کہ اظہار تحاسد کرکے زمین امن کو دشت فتن بنا دیا دکان ذلك فی الکتاب مسطورا لکن للہ در الحسد ما اعدله بدأ بصاحبه فقتله میرے حساد بھی اپنی مراد کو ابتک نہین پہونچے ہین اون سبکو ظاہرا و باطنا حلیہ عقل ودین سے عاری پاتا ہون ؎

شور بختان بآرزو خواہند	مقبلان را زوال نعمت وجاه
گر نہ بیند بروز شپرہ چشم	چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چنان	کور بہتر کہ آفتاب سیاہ

حکمت سعدی مین لکھا ہے حسود از نعمت حق بخیل ست کہ بندۂ بیگناہ را دشمن میدارد ؎

الا تا نخواہی بلا بر حسود	کہ آن بخت برگشتہ خود در بلاست
چہ حاجت کہ با وی کنی دشمنے	کہ ویرا چنان دشمن اندر قفاست

فصل ششم بیان مین غضب کے

ابوہریرہ کہتے ہین ایک شخص نے کہا اے رسول خدا مجہے وصیت کرو فرمایا لا تغضب تو خشمناک نہو اوسنے بار بار یہی سوال کیا آپنے ہر بار یہی فرمایا کہ غصہ نکیا کر رواہ البخاری دوسرا لفظ انکا رفعا یہ ہے کہ پہلوانی کچہہ پچھاڑ دینا نہین ہے پہلوان وہ ہے جو وقت غصے کے اپنی جان کا مالک ہو متفق علیہ حدیث عطیہ بن عروہ مین فرمایا ہے غضب طرف سے شیطان کے ہے اور شیطان آگ سے بنا ہے آگ کو پانی سے بجہاتے ہین تم مین جب کسیکو غصہ آوے تو وضو کرے رواہ ابوداود ابوذر کا لفظ مرفوع یہ ہے کہ تم مین جب کوئی غصہ کرے اور وہ کہڑا ہو تو بیٹہہ جاے اگر غصہ جاتا رہے تو خیر ورنہ

لیٹ جائے رواہ احمد والترمذی ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہین نہین پیا بندہ نے کوئی گھونٹ جو افضل ہو نزدیک خدا کے غصہ کے گھونٹ سے جسکو اللہ کے لئے پی جاتا ہے رواہ احمد ابن عباس نے تفسیر کریمہ ادفع بالتی ھی احسن مین کہا ہے کہ مراد اس سے صبر کرنا وقت غضب کے اور عفو کرنا وقت بے ادبی کے ہے لوگ جب ایسا کرینگے تو اللہ اونکو بچائیگا اور دشمن اونکے لئے زیر ہو جائیگا گویا وہ کوئی دوستدار قریب ہے رواہ البخاری تعلیقا حدیث بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ مین رفعًا آیا ہے کہ غضب ایمان کو ایسا تباہ کردیتا ہے جیسے کہ ایلوا شہد کو بگاڑ دیتا ہے رواہ البیہقی حدیث انس مین فرمایا ہے من کف غضبہ کف اللہ عنہ عذابہ یوم القیامۃ ومن اعتذر الی اللہ قبل اللہ عذرہ رواہ البیہقی یعنے جو کوئی اپنے غصے کو روک لیگا اللہ اوس سے دن قیامت کے اپنے عذاب کو روک لیگا اور جو کوئی اللہ سے عذر کرتا ہے تو اللہ اوسکے عذر کو قبول فرمالیتا ہے ابن عمر نے حضرت سے پوچھا تھا مجھکو کون چیز اللہ کے غضب سے دور کرتی ہے فرمایا تو غضب نکر رواہ احمد وابن حبان ابوالدرداء کہتے ہین ایک شخص نے حضرت سے کہا مجھے ایسا کام بتاؤ جو جنت مین لیجائے فرمایا تو غضب نکر تیرے لئے جنت ہے رواہ الطبرانی باسناد صحیح ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے وہ پہلوان نہین جو لوگون پر غالب ہو پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب ہو رواہ ابن حبان حدیث طویل ابو سعید خدری مین فرمایا ہے بنی آدم کئی طرح پر بنائی گئے ہین کوئی اون مین بطی الغضب سریع الفیئی ہے کوئی سریع الغضب سریع الفیئی ہے فتلک بتلک اور کوئی سریع الغضب بطی الفیئی ہے انمین بہتر وہ شخص ہے جسکو دیر مین غصہ آئے اور جلد جاتا ہے اور بُرا وہ شخص ہے جسکو جلد غصہ آئے اور دیر مین جائے غضب ایک چنگاری ہے دل مین آدمی کے تم نہین دیکھتے کہ آنکھین لال ہو جاتی ہین اور رگین پھول جاتی ہین جو شخص ذرا سا بھی غصہ پائے وہ زمین سے چپک جائے رواہ الترمذی وقال حدیث

حسن معاذ بن انس نے رفعًا کہا ہے من کظم غیظا وھو قادر علی ان ینفذہ دعاہ
اللہ سبحانہ علی رؤس الخلائق حتی یخیرہ من الحور العین ما شاء رواہ ابوداؤد
والترمذی وحسنہ وابن ماجۃ یعنے باوجود قدرت کے غصہ روکنے والے کو سارے
اہل حشر کے روبرو اختیار دینگے کہ جونسی حور چاہے پسند کر لے حدیث سلیمان بن صرد
مین علاج غصہ کا یہ آیا ہے کہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہے رواہ الشیخان
سعدی رہ نے گلستان مین لکہا ہے حکایت پادشاہے را شنیدم کہ بکشتن اسیرے
اشارت کرد بیچارہ دران حالت نومیدی بزبانے کہ داشت ملک را دشنام دادن
گرفت وسقط گفتن ملک پرسید چہ میگوید یکے از وزراے نیک محضر گفت اے خداوند
ہمیگوید الکاظمین الغیظ والعافین عن الناس ملک را رحمت آمد واز سر خون او
درگذشت انتہی

فصل ہفتم بیان مین حرص طعام کے

قال تعالی کلوا واشربوا ولا تسرفوا یعنے کہاؤ پیو لیکن اسراف نکرو کہ بہت
کہاؤ اور عمدہ کہاؤ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے المسلم یاکل فی معا واحد والکافر
فی سبعۃ امعاء رواہ مالک والشیخان وابن ماجۃ یعنے مسلمان ایک آنت مین
کہاتا ہے اور کافر ساتہہ آنتون مین بخاری مین آیا ہے ایک شخص بہت کہاتا تہا وہ مسلمان
ہوگیا کم کہانے لگا اوسپر حضرت نے یہ حدیث فرمائی مسلم مین آیا ہے کہ ایک کافر حضرت کا مہمان ہوا
اوسکو ایک بکری کا دودہ دہکر پلایا پہر دوسری تیسری بکری یہانتک کہ وہ ساتہہ بکریون کا دودہ
پی گیا صبح کو مسلمان ہوگیا اوسکو پہر ایک بکری کا دودہ پلایا دوسرے کا پی نہ سکا
فرمایا ان المومن لیشرب فی معا واحد والکافر لیشرب فی سبعۃ امعاء رواہ
مالک والترمذی بنحوہ یعنے مسلمان ایک آنت مین پیتا ہے اور کافر ساتہہ آنتون مین

مقدام بن معدیکرب نے رفعًا کہا ہے نہین پر کیا آدمی نے کوئی برتن بدتر شکم سے ابن
آدم کو چند لقمے جو اوسکی پشت کو سیدہا رکہین بس ہین پہر اگر بے کہائے نہ بنے تو ایک
تہائی طعام کے لئے اور ایک تہائی پانی کے لئے اور ایک تہائی سانس کے لئے کافی ہے
رواہ الترمذی وحسنہ وابن ماجۃ وابن حبان ابی جحیفہ کہتے ہین مین گوشت
روٹی کہا کر پاس حضرت کے گیا مجہکو ڈکار آئی فرمایا یا ھذا اکفف من جشائك فان اکثر
الناس شبعًا فی الدنیا اکثرھم جوعا یوم القیامۃ رواہ البزار والحاکم
وقال صحیح الاسناد لکن اسکی سند ضعیف ہے ہان بزار کی سند جید ہے یعنے دنیا
مین جو زیادہ شکم سیر ہے وہ قیامت مین زیادہ گرسنہ ہوگا اسکو ترمذی نے ابن عمر
سے بہی روایت کیا ہے اور حسن نے بہی کہا ہے ابن عباس کا لفظ رفعًا یہ ہے ان
اھل الشبع فی الدنیا ھم اھل الجوع غدا فی الاٰخرۃ رواہ الطبرانی باسناد
حسن عایشہ کہتی ہین پہلے بلا جو اس امت مین نکلے بعد حضرت کے پیٹ بہر کر کہانا ہے
قوم کے جب پیٹ بہر گئے اور بدن موٹے ہوئے تو اونکے دل ضعیف ہوگئے اور شہوات
زیادہ ہوئی رواہ البخاری فی کتاب الضعفاء وابن ابی الدنیا جعدہ نے کہا
حضرت نے ایک شخص کلان شکم کو دیکہا فرمایا لو کان ھذا فی غیر ھذا لکان خیرا لك
رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی باسناد جید والحاکم والبیہقی حدیث ابوہریرہ
مین فرمایا ہے قیامت کے دن ایک بڑے لمبے اکول شروب آدمی کو لائین گے وہ نزدیک
اللہ کے برابر ایک پر پشہ کے نہوگا تم چاہو تو یہ آیت پڑہو فلا نقیم لھم یوم القیامۃ وزنا
رواہ البیہقی واللفظ لہ والشیخان باختصار علی مرتضٰے کہتے ہین حضرت نے فرمایا تم
آج بہتر ہو یا کل بہتر ہوگے جبکہ تمہارے سامنے صبح وشام گوشت روٹی رکابی بہر بہر کر
لائی جایگی اونہون نے کہا ہم اوسدن بہتر ہونگے ہمکو فرصت عبادت کی ملیگی فرمایا
نہین بلکہ تم آج بہتر ہو رواہ الترمذی بطولہ وحسنہ حضرت عایشہ کو دیکہا کہ

ایکدن مین دو بار کہایا فرمایا یا عایشۃ اما تحبین ان یکون لک شغل الا جوفک
الاکل فی الیوم مرتین من الاسراف واللہ لایحب المسرفین رواہ البیہقی
یعنے اے عایشہ تو کیا یہی چاہتی ہے کہ تجھے سوا پیٹ کے اور کچھ شغل نہو ایکدن مین
دو بار کہانا اسراف ہی اور اللہ اسراف کرنے والون کو دوست نہین رکہتا ہے
انس بن مالک کا لفظ رفعًا یہ ہے من الاسراف ان تاکل کلما اشتہیت رواہ ابن
ماجۃ والبیہقی والحاکم وحسنہ غیرہ یعنے ہر خواہش کی چیز کہانا داخل اسراف ہی
حدیث ابو برزہ مین فرمایا ہے مجھے ڈر لگتا ہے تمپر شہوات غی کا تمہاری شکمون اور
تمہاری شرمگاہون مین رواہ احمد والطبرانی والبزار وبعض اسانید ھم
رجالہ ثقات عمر بن خطاب نے جابر بن عبد اللہ کو دیکہا کہ گوشت لیے جاتے ہین کہا
تم مین کوئی اپنے ہمسایہ اور ابن عم کے لیے اپنے شکم کو بہوکا نہین رکہتا یہ آیت تمسے
کدہر چلی گئی اذھبتم طیباتکم فی حیاتکم الدنیا واستمتعتم بہا رواہ البیہقی حلیمی
کہتے ہین یہ وعید اگرچہ واسطے کفار کے ہے لکن جو لوگ طیبات مباحہ مین غرقاب رہتے
ہین تو اونکے نفس کو بہی عادت میل کیطرف دنیا کے ہو جاتی ہے یہانتک کہ پہر خلاف
اپنی عادت کے نہین کر سکتے تو ایسی صورت مین اگر یہ بات اونپر بہی لکہی جائے تو کیا دور
ہے عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رفعًا کہتے ہین کلوا واشربوا وتصدقوا مالم
یخالطہ اسراف ولا مخیلۃ رواہ النسائی وابن ماجۃ ورواتہ محتج بہم یعنے
کہاؤ پیو کہلاؤ جب تک کہ اسراف واترانا نہو معاذ بن جبل کو جب طرف یمن کے بہیجا
فرمایا ایاک والتنعم فان عباد اللہ لیسوا بالمتنعمین رواہ احمد والبیہقی رواۃ
احمد ثقات یعنے بچ چین اوڑانے سے اللہ کے بندے چین نہین اوڑاتے ہین حدیث
ابو ہریرہ مین فرمایا ہے بدترین میری امت کے وہ لوگ ہین جو چین مین بسر کرتے ہین
اونکے بدن بڑہتے ہین یعنے خوب موٹے تازہ فربہ اندام ہین رواہ البزار ورواتہ

ثقات ابو امامہ سے رفعاً مروی ہے کچھ لوگ میری امت کے طرح طرح کے کہانے پینے کہائینگے اور کپڑے پہنینگے اور باتین بنائینگے وہ بدترین امت ہین رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی ؎

ہرچہ آمد بزبانت گفتے دیگرے راچہ گناہ ست کہ تو	ہرچہ آمد بدہانت خوردے خویش را خویش بدوزخ بردی

سعدی رح لکھتے ہین حکیمان دیر دیر خورند و عابدان نیم سیر و زاہدان سد رمق جوانان تا طبق ببرگیرند و پیران تا عرق بکنند اما قلندران چندان بخورند کہ در معدہ جائے نفس نماند و بر سفرہ روزے کس ؎

اسیر بند شکم را دو شب نگیرد خواب	شبے زمعدہ سنگی شبے ز دل تنگی

غرضکہ شہوت شکم مہلک انسان ہے اسی شہوت نے آدم و حوا کو بہشت سے نکالکر اس خاکدان فنامین پہینکا اونکو کہانیسے ایکدرخت خاص کے منع کیا گیا تہا مگر اونکو شہوت غالب ہوئی کہابیٹھے ساری برائیان اونکی اونپر کہل گئین یہ پیٹ ایک چشمہ شہوات و معدن آفات ہے اسکو شہوت جماع لازم ہے پیٹ بہرنے پر یہ سوجہتا ہے کہ بہت سی منکوحہ ہون اور خوب صحبت کیجیئے اسکے بعد مال و جاہ کو دل چاہتا ہے کہ اونکے ذریعہ سے یہ مطلب بخوبی نکلتا ہے اور مال کی کثرت سے طرح طرح کی رعونتین اور حسد پیدا ہوتے ہین اور اسی مال وجاہ کے بدولت ریا و تفاخر و غرور پیدا ہوتا ہے جنسے حقد و حسد و کینہ و دشمنی اوٹھتی ہے پہر یہ نوبت پہنچتی ہے کہ آدمی سرکشی و نافرمانی و مکروہات و ممنوعات کرنے لگتا ہے یہ سب اسباب کا ثمرہ ہے کہ معدہ کو خالی نرکہا اگر آدمی اپنے نفس کو بہوک سے ذلیل رکھے اور اس تدبیر سے شیطان کے راستے تنگ کردے تو البتہ قدم جادۂ طاعت خدا سے نہ اوٹہائیگا اور سرکشی و اترانا پاس نہ پہٹکیگا اور آخرت کو چہوڑکر بالکل دنیا کا نہوگا اور دنیا کے لئے اتنے جہگڑے و خصومات مول نلیگا بہوک مین دس فائدہ ہین

جنکو غزالی رحمہ نے بیان کیا ہے اور طریق ریاضت کا جس سے شہوت شکم ٹوٹتا ہے یہ بیان ہمارے رسالہ لسان العرفان مین موجود ہے۔

فصل ہشتم بیان مین حرص جماع کے

حدیث سہل بن سعد مین فرمایا ہے من یضمن لی ما بین لحییہ وما بین رجلیہ اضمن لہ الجنۃ رواہ البخاری یعنے جو کوئی ضامن ہو میرے لیے زبان و شرمگاہ کا مین ضامن ہوتا ہون اوسکے لئے بہشت کا مراد اس سے وہ گناہ ہین جو زبان و فرج سے ہوتے ہین اور عبادہ بن صامت کا لفظ رفعاً یون ہے اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنۃ اصدقوا اذا حدثتم واوفوا اذا وعدتم وادوا اذا ائتمنتم احفظوا فروجکم وغضوا ابصارکم وکفوا ایدیکم رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان یعنے ضامن ہو تم میرے لئے چھ چیزون کے مین ضامن ہون تمہارے لئے بہشت کا جب بات کہو سچ بولو وعدہ وفا کرو امانت واپس دو شرمگاہ کو نگاہ رکھو آنکھ کو نامحرم سے بند کرو ہاتھہ کو روکو یہ حدیثین ہین نہی مین حرص جماع سے آدمی غلبہ و حرص شہوت جماع سے گناہ مین گرفتار ہو جاتا ہے اور اگر زنا نہین کرتا ہے تو نکاح حلال مین اسراف کرتا ہے وہ بھی بہتر نہین ہے جبکہ حرص کی راہ سے ہو کیونکہ کثرت امر مباح کی امر ناجائز مین گرفتار کر دیتی ہے سعدی رحمہ نے گلستان مین خوب کہا ہے

بزرگی دیدم اندر کوہساری
قناعت کردہ از دنیا بغاری
چرا گفتم بشہر اندر نیائے
کہ بارے بندی از دل برکشائی
بگفت آنجا پریرویان نغزند
چو گل بسیار شد پیلان بلغزند

آدمی مین شہوت جماع کی دو کام کے لئے رکھی گئی ہے ایک یہ کہ اس لذت سے لذات آخرت کو

یاد کرے دوسرے یہ کہ نسل باقی رہے مگر اسمین ایسی آفتین ہین کہ اگر آدمی اس شہوت کو روک کر اعتدال پر نہ رکہے تو دین و دنیا دونون کہو بیٹہے کریمہ ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ مین بعض اہل علم نے کہا ہے کہ مراد شدت شہوت جماع ہے اسمین شک نہین کہ جب اس شہوت کا جوش ہوتا ہے تو دو ثلث عقل جاتی رہتی ہے دعا ربانثور مین شر منی سے استعاذہ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ عورتین جال ہین شیطان کی اگر یہ شہوت نہوتی تو ہرگز عورتون کو مردون پر تسلط نہوتا بعض گراہون کو افراط شہوت سے عشق سوجہتا ہے یہ عشق ایسے آدمی کا کام ہے جسکے دلپر کوئی فکر نہو اس درجہ کے افراط شہوت مذموم اور کمی کا درجہ نامرد بنجانے کا ہے وہ بہی مذموم اور اعتدال کا درجہ یہ ہے کہ شہوت مطیع عقل و شرع رہے اور انہین کے بموجب کام کرے اور جب انہین زیادتی ہو تو اوسکا توڑنا بہوک اور نکاح سے ہوتا ہے چنانچہ فرمایا ہے یا معشر الشباب علیکم بالباءۃ فمن لم یستطع فعلیہ الصیام فانہ لہ وجاء یعنے اے جوانون تم نکاح کرلو اور جسکو مقدور نکاح کرنے کا نہو تو وہ روزہ رکہے کہ یہ اوسکے لیے خصی ہونا ہی اور یہ حدیث ابن عباس کی من عشق فعف فکتم فمات فہو شہید رواہ الحاکم فی تاریخہ صحیح نہین ہے اسکی سندمین سوید بن سعید منکر ہے **حکایت** سلیمان بن یسار بہت خوبصورت تہے ایک عورت اونکے گہر آئی اور طالب صحبت ہوئی وہ اوسکو گہرمین چہوڑکر بہاگ گئے راتکو خواب مین حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکہا کہا آپ یوسف ہین فرمایا ہان مین وہ یوسف ہون کہ مینے ارادہ کیا تہا اور تو وہ سلیمان ہے کہ تونے ارادہ بہی نکیا **قال تعالی** ولقد ہمت بہ وہم بہا لولا ان رای برہان ربہ **حکایت** ایکبار یہ مدینہ سے حج کے لئے نکلے مقام ابوا مین ٹہرے ایک بدوی عورت کی نگاہ انکے حسن و جمال پر پڑی وہ عاشق ہوکر پہاڑ سے اوترکر انکے سامنے آئی خود یکہی مہ پارہ تہی کہا مجہے کچہہ دو یہ روٹی دینے لگے اوسنے کہا مین یہ نہین مانگتی صحبت کرنا

چاہتی ہون کہا تجکو شیطان میرے پاس لایا پہر گھٹنون کے اندر سر رکہہ کر خوب روئے وہ اپنا سا منہہ لیکر چلی گئی جب مکہ مین پہنچکر طواف و سعی سے فارغ ہوئے خواب مین ایک شخص دراز قد خوب صورت خوشبودار کو لباس فاخرہ پہنے ہوئے دیکہا کہا تم کون ہو کہا مین یوسف ہون پوچہا یوسف صدیق فرمایا ہان کہا آپکا حال ساتہہ زلیخا کے عجیب ہی فرمایا تمہارا حال ساتہہ اوس عورت ابواء والی کے اور بہی زیادہ عجیب ہی یہ ذکر تو اون لوگون کا ہے جو پارسا تہے اسکے قریب وہ شخص ہے جو آنکہہ کی شہوت رانی سے محفوظ رہے کیونکہ زنا کی ابتدا نظر ہی سے ہوتی ہے پہر اگر آنکہہ سے خطا بہی ہوئی اور باوجود قدرت کے آپکو زنا سے بچایا تو یہ بڑے زور آور نہایت توفیق کا کام ہے **حکایت** کوفہ مین ایک جوان نہایت حسین جمیل عابد تہا ایک عورت خوبصورت اوسپر فریفتہ ہوگئی راہ مین سامنے اوسکے بار بار آتی ایکبار اوس سے اظہار حال کیا وہ سنکر چلدیا چاہا کہ نماز پڑہے کچہہ سمجہہ مین نہ آیا کہ کیا پڑہتا ہے ایک پرچہ کاغذ لیکر لکہا اور گہر سے نکلا دیکہا کہ عورت راہ مین اوسیجگہہ کہڑی ہوئی ہے رقعہ اوسکی طرف پہینک کر اپنے گہر چلا آیا مضمون رقعہ کا یہ تہا بسم اللہ الرحمن الرحیم اے عورت تو آگاہ ہو جا کہ جب بندہ نافرمانی خدا کی کرتا ہے تو وہ بردباری فرماتا ہے جب دوبارہ کرتا ہے تب بہی پردہ پوشی فرماتا ہے پہر جب گناہ کو اپنا شعار کر لیتا ہے تو پہر اوسپر ایسا غضب اوسکا اوترتا ہے جسکو نہ زمین و آسمان اوٹہا سکے اور نہ کوئی پہاڑ و درخت و دد و دام سو ایسے غضب کی کسکو طاقت ہے مجکو تیری طرف سے یہ آیت کافی ہی وانذرهم یوم الآزفة اذ القلوب لدی الحناجر ما للظالمین من حمیم ولا شفیع یطاع یعلم خائنة الاعین اما تخفی الصدور یعنے سنادی اونکو خبر اوس نزدیک والے دن کی جب پہنچین گے دل گلون مین گہٹ کر نہین کوئی گناہگارون کا دوست اور نہ کوئی سفارشی جسکی بات مانی جائے وہ جانتا ہے چوری کی نگاہ اور جو چہپا ہی سینون مین وہ عورت بعد چندے پہر آئی اور راہ مین کہڑی ہوئی اسنے دور سے دیکہہ کر گہر لوٹنے

کا ارادہ کیا تا کہ اوسکی صورت نظر آئے اوسنے کہا کیون جاتے ہو آج کے سوا کبھی ملاقات نہوگی اب خدا ہی کے یہان ملین گے یہ کہکر خوب روئی اور کہا کہ مین خدا سے دعا کرتی ہون جسکے ہاتھہ مین تیرا دل ہے کہ پہیر تیری مشکل آسان کرے

آنکہ رخسار ترا رنگ گل و نسرین داد	صبر و آرام تواند بمن مسکین داد

پہر کہا مجہے کچہہ وصیت کر کہا یہی وصیت ہی کہ تو اپنے تئین نفس سے بچائے رکھنا اور یہ آیت یاد رکہنا وھو الذی یتوفاکم باللیل ویعلم ما جرحتم بالنھار وہ خوب روئی اور پہر جا کر عبادت مین مصروف رہا اسی رنج مین مرگئی یہ جوان ہی اوسکو یاد کرکے رویا کرتا کسی نے کہا تم ہی نے تو اوسکو مایوس کیا تہا اب کیون روتے ہو کہا مینے اوسکے طمع کو ذبح کر ڈالا اور اوس سے کنارہ کشی کو اللہ کے یہان ذخیرہ کیا اب یہ شرم آتی ہی کہ کہین یہ ذخیرہ واپس نہو جائے۔

فصل نہم بیان مین حب مال کے

اللہ تعالے نے فرمایا یا ایھا الذین امنوا لا تلھکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک فاولئک ھم الخاسرون یعنے اے ایمان والو کہین غافل نکردین تمکو تمہارے مال و اولاد اللہ کی یاد سے اور جسنے یہ کام کیا وہی ٹوٹے مین آیا اور فرمایا انما اموالکم واولادکم فتنة واللہ عندہ اجر عظیم یعنے تمہارے مال و اولاد خراب کرنے والے ہین اور اللہ کے پاس بڑا اجر ہے اور فرمایا من کان یرید الحیوة الدنیا وزینتھا نوف الیھم اعمالھم وھم فیھا لا یبخسون جو کوئی دنیا کا جینا اور اوسکی رونق چاہتا ہو ہم اوسکو عمل اوسکے بہر دینگے اوسکو کچہہ نقصان نہوگا اور فرمایا ان الانسان لیطغی ان راہ استغنی آدمی سر چڑہتا ہے اس سے کہ

دیکھے آپکو محفوظ اور فرمایا الھاکم التکاثر غافل کر دیا تمکو کثرت مال نے حدیث ابو ہریرہ
مین فرمایا ہے تعس عبد الدینار وعبد الدرھم وعبد الخمیصة ان اعطی
رضی وان لم یعط سخط تعس وانتکس واذا شیک فلا انتقش الحدیث رواہ
البخاری یعنے ہلاک ہو بندہ روپیہ اور کپڑے کا اگر دو تو راضی ہے ندو تو خفا ہو تباہ
وذلیل ہو وہ اور جب کانٹا لگے تو نکالا نجائے اس حدیث مین جسطرح کہ مال کی مذمت
کی ہے اسیطرح مالدار کے لئے بد دعا بھی کی ہے عمرو بن عوف کا لفظ رفعًا یہ ہے واللہ مجھکو
کچھہ ڈر فقر کا تمپر نہین ہے بلکہ کشایش دنیا کا ڈر ہے جسطرح کہ تمسے اگلون پر وہ کشادہ
کر دی گئی تھی سو تم بھی اوس مین رغبت کرو جسطرح کہ اونھون نے رغبت کی تھی پھر تم
ہلاک ہو جاؤ جسطرح کہ وہ ہلاک ہو گئے تھے متفق علیہ اس حدیث کا مصداق اس
امت مین زمانہ مشہود لہ بالخیر کے بعد سے موجود ہے اور ابتو ترقی اوسکی فوق الوصف
ہو گئی ہے یہی وجہ ہمارے ہلاک کی ہے اللھم احفظنا عبد اللہ بن شخیر کہتے ہین مین پاس
حضرت کے گیا آپ الھاکم التکاثر پڑھ رہے تھے فرمایا ابن آدم کہتا ہے مال میرا مال میرا
حالانکہ تیرا مال اوتنا ہی ہے جو تو نے کھا کر فنا کر دیا یا پہن کر پرانا کر ڈالا یا صدقہ
دیکر اپنے لئے رکھا رواہ مسلم حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے الا ان الدنیا ملعونة
ملعون ما فیھا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم او متعلم رواہ الترمذی وابن
ماجہ یعنے سن رکھو کہ دنیا وما فیہا سب ملعون ہے مگر اللہ کا ذکر اور جو کہ اللہ کو دوست ہے
اور عالم یا طالب علم یہ حدیث دلیل ہے مذمت انواع اموال پر اسمین گویا لعنت کی
ہے مال پر جسطرح کہ حدیث ابو ہریرہ مین لعنت کی ہے محب مال پر فرمایا ہے لعن
عبد الدینار وعبد الدرھم رواہ الترمذی

زر پرستی میکند دل را سیاہ	آخر این صفرا بسودا میکشد

ابو موسی رفعًا کہتے ہین جسنے دوست رکھا اپنی دنیا کو اوس نے نقصان کیا اپنی

آخرت کا اور جسنے چاہا اپنی آخرت کو اوسنے نقصان کیا اپنی دنیا کا سو اختیار کرو تم
باقی کو فانی پر رواہ احمد والبیھقی فی شعب الایمان ولھذا حضرت نے ابو ہاشم
بن عقبہ سے یہ عہد کیا تھا یعنے وصیت فرمائی تھی کہ انما یکفیك من جمع المال
خادم ومرکب فی سبیل اللہ رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ
یعنے مال جمع کرنے کے لئے تجھکو ایک خدمتگار ایک سواری بہت ہے وہ بھی راہ خدا مین
حدیث عثمان مین فرمایا ہے لیس لابن آدم حق فی سوی ھذہ الخصال بیت
یسکنہ وثوب یواری بہ عورتہ وجلف الخبز والماء رواہ الترمذی
یعنے آدمی کا حق اسیقدر ہے کہ ایک جھونپڑا رہنے کو اور ایک لتا ستر چھپانے کو اور ایک
سوکھا ٹکڑا روٹی کا مع پانی ہے بس بس **حکایت** خلیل صاحب عرفی کو کسینے دیکھا
کہ ایک درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے سوکھی روٹی پانی سے کھا رہے تھے پوچھا کیا
حال ہے کہا ع

خـــــیر و جاء و ظل
ھذا النـــــعیم الاجل

عبید اللہ بن محصن رفعاً کہتے ہین من اصبح منکم آمنا فی سربہ معافی فی جسدہ عندہ
قوت یومہ فکانما حیزت لہ الدنیا بحذافیرھا رواہ الترمذی وقال حدیث
غریب یعنے جس شخص نے اپنی جان مین امن سے اور اپنے بدن مین عافیت سے صبح
کی اور اوسکے پاس ایکدنکا کھانا ہے تو گویا ساری دنیا اوسکے پاس آگئی حدیث کعب
بن عیاض مین فرمایا ہے ان لکل امۃ فتنۃ وفتنۃ امتی المال رواہ الترمذی
یعنے ہر امت کا ایک فتنہ تھا میری امت کا فتنہ یہی مال ہے مین کہتا ہون مجھکو تجربہ اسکا
اس جگہہ بخوبی ہو گیا کہ مال کے پیچھے لوگ دشمن جان و آبرو کے ہو گئے وہ جو آپکو عزیز و
قریب کہتے تھے بیراجانب کا کیا ذکر ہے الاقارب کالعقارب ابو الدرداء سے اونکی
مان نے کہا تو کچھہ جستجو نہین کرتا جسطرح کہ اور لوگ جستجو سے مال کی کرتے ہین کہا مینے

حضرت کو سنا فرماتے تھے ان امامکم عقبة کئودا لا یجوزها المثقلون یعنے تمہارے
آگے ایک سخت گھاٹی ہے جسکے پار یہ گرانبار لوگ نہونگے اسلئے مین اوس گھاٹے کے لئے
ہلکا بنتا ہون رواه البیهقی ؎

تو رہ از کثرت اسباب برخود تنگ میداری		سبکروحان چو بوے گل فرو بستند محملها

حدیث انس مین فرمایا ہے بہلا ہوسکتا ہے کہ کوئی پانی پر چلے اور اوسکے پاؤن نہ بھیگین
کہا نہین فرمایا یہی حال صاحب دنیا کا ہے کہ وہ گناہون سے سلامت نہین رہتا

دنیاداری و عاقبت میطلبی	؎	این ناز بخانه پدر باید کرد

جبیر بن نفیر مرسلاً کہتے ہین کہ مجھکو یہ وحی نہین آئی ہے کہ مین مال جمع کرون اور
سوداگرون مین ہون مجھکو تو یہ وحی آئی ہے کہ سبح بحمد ربك وکن من الساجدين
واعبد ربك حتى ياتيك اليقين رواه في شرح السنة وابو نعيم في الحلية
یعنے مرتے دم تک مسبح و ساجد و عابد بنا رہ ابن عمرو سے ایک شخص نے کہا تھا کیا مین
فقیر مہاجرین نہین ہون کہا تیرے پاس جورو ہے جسکے پاس تو بسر کرتا ہے کہا ہان کہا تیرا
گھر ہے جسمین تو رہتا ہے کہا ہان کہا تو اغنیا مین ہے اوسنے کہا میرے پاس ایک
خادم بہی ہے کہا تو ملوک مین ہے رواه مسلم بطوله الحاصل دنیا کے فتنے شاخ
در شاخ اور نہایت وسیع و فراخ ہین مگر سب مین بڑا فتنہ دنیا کا یہی اموال ہین انہین
مین رنج و محنت بہی زیادہ ہے وجہ زیادہ تر خرابی کی یہ ہے کہ نہ کسی کو اس مال سے بے نیازی
ہوتی ہے اور نہ بصورت مال ہونے کے کوئی شکل سلامتی کی ہاتھ آتی ہے مال نہو تو فقر
کفر تک پہنچاتا ہے اگر ہے تو باعث سرکشی و گناہ کا ہوتا ہے جسکا انجام بجز نقصان و
خسران کے اور کچھ نہین اور مال مین یہ پہچان لینا کہ فلان مال بہتر ہے اور فلان
برا ایسا مشکل کام ہے کہ سوا علماء راسخین کے ہر کسیکو معلوم نہین ہوسکتا قرآن
وحدیث مین جتنی مذمت دنیا کی آئی ہے وہ سب برائی مال کی ہے کیونکہ ارکان دنیا

مین سب سے بڑا رکن بھی مال ہے جب روپیہ اشرفی طیار ہوا ابلیس نے اوسکو اوٹھاکر اپنے ماتھے پر رکھا اور بوسہ دیا اور کہا کہ جو تجھسے محبت کرے گا وہ درحقیقت میرا غلام ہوگا روپیہ اشرفی دو بالگین ہین منافقون کی جنسے وہ طرف دوزخ کے کھینچے جاوینگے یحیے بن معاذ نے کہا روپیہ ایک بچھو ہے جسکو اوسکا منتر نہ آتا ہو وہ اوسکو نلے کیونکہ اگر کاٹ لیگا تو اوسکا زہر چڑھ کر ہلاک ہوجائے گا کسینے کہا منتر کیا ہے کہا وجہ حلال سے حاصل کرنا اور حق پر صرف کرنا غرض کہ حرص زر وطمع مال مذموم ہے اور قناعت محمود سعدی رحمہ نے مذمت حرص مین کہا ہے ؎

ایا مبتلا گشتہ دردام حرص	شدہ مست ولا یعقل ازجام حرص
مکن عمر ضائع بتحصیل مال	کہ ہم ترخ گوہر نباشد سفال
گرفتم کہ اموال قارون تراست	ہمہ نعمت ربع مسکون تراست
بخواہی شد آخر گرفتار خاک	چو بیچارگان بادل دردناک
چرا میکشی محنت از بہر مال	کہ خواہد شدن ناگہان پایمال
مبادا دل آن فرومایہ شاد	کہ از بہر دنیا دہد دین بباد

مال مین سانپ کی طرح زہر بھی ہے اور زہر مہرہ بھی ہے فوائد دینے مال کے تین قسم مین منحصر ہین ایک یہ کہ اپنی جان پر اوٹھائے جیسے عبادت مین مثل حج یا غزو کرنا یا عبادت پر استعانت لینے مین جیسے غذا و لباس و مسکن دوسرے یہ کہ لوگون پر صرف کرے یہ چار قسم ہے صدقہ مروت حفظ آبرو نوکر چاکر صدقہ دینے سے اللہ کا غصہ فرو ہوجاتا ہے مروت سے یہ مراد ہے کہ دعوت وہدیہ و اعانت ونحوہا مین اوٹھائے اسطرح کے خرچ مین بھی بڑا ثواب ہے حفظ آبرو سے یہ مراد ہے کہ شاعر کو شلا دے تاکہ وہ ہجو نکرے اور لچے بیوقوف اپنی زبانین روکین حدیث جابر مین فرمایا ہے ما وقی بہ المرء عرضہ کتب لہ بہ صدقۃ رواہ ابو یعلے تیسرے یہ کہ رفاہ عام مین صرف کرے جیسے مسجد

پل سرائے شفاخانہ مدرسہ کنوان بنوانا یا زمین خرید کر کے وقف کرنا اور آفات مال کے دین مین تین ہین ایک یہ کہ مال کے ہونے سے نوبت معصیت کی پہنچتی ہے کیونکہ شہوات کا تقاضا ہر دم لگا رہتا ہے مگر بے مائگی سے کچھہ نہین کرسکتا اور جب تک کسی گناہ کا سامان فراہم نہین ہوتا ہے تب تک اوسکا شوق نہین ابھرتا دوسرے یہ کہ مباحات سے تنعم کرتا ہے کیونکہ مالدار سے یہ کب ہوسکتا ہے کہ جَو کی روٹی کہائے موٹا کپڑا پہنے لذتون سے بالکل الگ رہے جسطرح کہ سلیمان علیہ السلام نے اپنی سلطنت مین کیا تہا یہ تو ضرور ہی خوش خوراک خوش لباس رہیگا پہر یہ ہونے لگے گا کہ جب مال حلال اسکو کافی نہوگا تو مال مشکوک مین رغبت کرے گا پھر رفتہ رفتہ مال حرام مین گرفتار ہوجائے گا تیسرے یہ کہ اصلاح مال مین یاد خدا سے غافل ہوجاتا ہے صبح و شام کہین کسانون سے جھگڑا ہے کہین حساب کا بکھیڑا کہین معمار مزدورون سے اوجھاو اسکے سوا حمقا کے دور کرنے مین مشقت و محنت حفاظت مال کے اور ضائع ہونے کا رنج و نحو ذلک رہتا ہے۔

فصل دہم بیان مین حب جاہ کی

اللہ تعالی نے فرمایا تلک الدار الآخرۃ نجعلہا للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا والعاقبۃ للمتقین یعنے آخرت کا گھر اونکے لئے ہے جو کہ ارادہ علو و فساد کا زمین مین نہین رکھتا ہے اور بہتر انجام پرہیزگارون کا ہے اور فرمایا من کان یرید الحیاۃ الدنیا و زینتہا نوف الیہم اعمالہم فیہا وہم فیہا لا یبخسون اولئک الذین لیس لہم فی الآخرۃ الا النار وحبط ما صنعوا فیہا وباطل ما کانوا یعملون یہ آیت بھی بعموم خود شامل محبت جاہ ہی آدمی کو محبت

ناموری وشہرت وثنا حسن کی تمام لذات دنیا سے بڑھ کر ہوتی ہے اور سب زینتون سے اس زینت کو زیادہ چاہتا ہے لوگ اتباع ہوا وحب ثنا مین ہلاک ہو جاتے ہین حدیث مین آیا ہے اگر دو گرگ گلہ گوسفند مین چھوڑ دیئے جاوین تو اونکا اتنا بگاڑ نکرین جتنا بگاڑ مسلمان کے دین مین حب شرف ومال کرتا ہے جاہ نام ہے آوازہ منتشر ہونے کا اسطرح کی شہرت اچھی نہین ہوتی بلکہ گمنامی بہتر ہے یا وہ بات ہے کہ اللہ تعالی اپنے دین کے پہیلانے کو شہرت عطا کرے اور اس امر مین کچھ اوس شخص کی تکلیف وپیروی کو دخل نہو تو ایسے بے تکلف شہرت کا مضائقہ نہین ورنہ شہرت سخت مضر ہوتی ہے حدیث انس مین فرمایا ہے کافی ہے آدمی کو یہ برائی کہ اشارہ کیا جائے طرف اوسکے انگلیون سے دین یا دنیا مین مگر جسکو اللہ بچائے رواہ البیہقی بسند ضعیف ابراہیم ادہم کہتے تہے جس شخص نے شہرت کو اچھا جانا اوسنے خدا کو نہین مانا ایوب سختیانی کہتے ہین کہ جبتک آدمی اس بات کو اچھا نہین جانتا کہ میرے مرتبہ کی کسیکو خبر نہو تب تک اللہ کی تصدیق نہین ہوتی خالد بن معدان کے حلقے مین جب لوگ بہت ہوتے تو وہ شہرت کے خوف سے اوٹھہ جاتے ابو العالیہ کے پاس جب تین آدمی سے زیادہ بیٹھتے تو آپ اوٹھہ کر چلے جاتے طلحہ رضی اللہ عنہ نے دیکھا کہ اونکے ساتھہ قریب دس آدمی کے چلتے ہین کہا طمع کی مکھیان ہین اور دوزخ کے پروانے علی رضی اللہ عنہ نے کہا خرچ کر مشہور نکر اپنے آپکو مت بڑہا کہ لوگ تجھکو پہچانین بلکہ آپکو چھپا اور خاموش رہ کہ اسمین نجات ہے نیک بندے تجھسے خوش رہینگے اور بدکار لوگ خون جگر کہائینگے ایکدن ابن مسعود گہر سے باہر نکلے اونکے پیچھے بہت سے لوگ ہو لیے کہا تم میرے پیچھے نہ آو جس وجہ سے مینے اپنا دروازہ بند کر رکھا ہے اگر تم جان لو تو دو آدمی بھی میرے ساتھہ نہون عدم شہرت کی فضیلت مین بہت حدیثین آئی ہین غرضکہ جاہ کے معنے یہ ہین کہ لوگون کے دلون مین جگہہ ہو اور کسی کمال کا اعتقاد

آجائے سو جسقدر دل منقاد ہونگے اوسیقدر صاحب جاہ کو فرحت حاصل ہوگی غزالی رہ نے بیان مین ذم جاہ و علاج مدح و ذم کے کلام طویل کیا ہے جسکا خلاصہ ہم لسان العرفان مین لکھہ چکے ہین۔

باب دوم بیان مین منجیات کے

اس باب مین دس فصلین ہین ہر فصل مین ایک خصلت منجیہ کا ذکر کیا جاتا ہے نہایت اختصار کے ساتھہ اسلیئے کہ کتاب مکارم الاخلاق اور لسان العرفان اس باب مین پہلے تالیف ہوچکی ہین۔

فصل اول بیان مین پشیمان ہونے کی گناہ پر

اللہ تعالے نے فرمایا ہے وتوبوا الی اللہ جمیعا ایھا المومنون لعلکم تفلحون توبہ کرو تم سب اے ایمان والو شاید تمہارا چھٹکارا ہو اور فرمایا استغفروا ربکم ثم توبوا الیہ جمیعًا بخشش مانگو تم اپنے رب سے اور توبہ کرو تم سب آن دونون آیت مین صیغہ امر کا فرمایا ہے امر واسطے وجوب کے آتا ہے اور فرمایا یا ایھا الذین امنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا مراد توبہ نصوح سے توبہ خالص ہے پہر فرمایا ان اللہ یحب التوابین ویحب المتطھرین اللہ دوست رکہتا ہے توبہ کرنے والون اور پاک ہونے والون کو اس سے یہ نکلا کہ توبہ کرکے سب گناہ دور ہوکر تائب پاک ہوجاتا ہے پہلے اس سے بسبب گناہ کرنے کے مبغوض خدا تہا اب جو توبہ نصیب ہوئی تو محبوب خدا ہوگیا یہ ایک بڑی بشارت ہے واسطے گناہگارون کے اسکی قدر و قیمت سمجھنا چاہیئے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے لو اخطاتم حتی تبلغ اسماء ثم تبتم لتاب علیکم رواہ

ابن ماجة باسناد جید یعنے اگر تمنے اتنے گناہ کیے ہین کہ آسمان تک پہنچے پھر توبہ کی تو
تمہاری توبہ قبول ہوگی عایشہ کا لفظ مرفوع یہ ہے من سرہ ان یسبق الدائب
المجتهد فليكف عن الذنوب رواه ابو يعلى یعنے جسکو یہ بات خوش آے کہ وہ بڑے
عابد مجتہد سے آگے بڑہ جاے تو گناہون سے باز رہے یعنے تائب ہوکر دائب اوسکو
کہتے ہین جو اپنی جان کو بہت سی عبادت کرکے تہکاے جابر کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ المومن
واه راقع فسعيد من هلك على رقعه رواه البزار والطبرانی یعنے مومن مذنب
اور تائب مستغفر ہوتا ہے جو توبہ پر مرا وہ سعادتمند ہوا انس سے رفعًا کہا ہے کل ابن
آدم خطاء وخير الخطائين التوابون رواه الترمذی وابن ماجة والحاكم
وقال صحيح الاسناد یعنے سب آدمی خطاوار ہوتے ہین بہتر خطاوار وہ لوگ ہین جو بہت
توبہ کیا کرتے ہین ابو ہریرہ رفعًا سمعًا کہتے ہین کوئی آدمی گناہ کرکے کہتا ہے اے رب
مجھسے ایک گناہ ہوگیا تو مجھکو بخشدے اللہ فرماتا ہے میرے بندہ کو معلوم ہے کہ اوسکا
ایک رب ہی جو گناہ بخشتا ہے اور گناہ پر پکڑتا ہے پھر وہ شخص جب تک اللہ نے چاہا ٹہرا رہا
پھر اوس سے ایک اور گناہ ہوگیا اوسنے کہا اے رب مجھسے ایک اور گناہ ہوگیا ہے
تو مجھے بخشدے اللہ تعالے فرماتا ہے میرا بندہ جانتا ہے کہ اوسکا ایک رب ہی جو گناہ
کو بخشتا اور گناہ پر پکڑتا ہے پھر وہ ٹھہرا رہا جبتک کہ اللہ نے چاہا بعدہ ایک اور گناہ
کر بیٹھا پھر کہا اے رب مجھسے ایک اور خطا ہوگئی ہے تو مجھے بخشدے اللہ تعالے
فرماتا ہے میرے بندہ کو معلوم ہے کہ اوسکا ایک رب ہے جو گناہ بخشتا ہی اور گناہ پر پکڑتا ہی
پھر اوسکا رب یہ کہتا ہے غفرت لعبدی فليعمل ما يشاء رواه البخاری ومسلم یعنے
مینے اپنے بندے کو بخشدیا اب وہ جو چاہے سو کرے منذری نے کہا اسکے یہ معنے ہین
کہ جب اوس سے گناہ ہوجاتا ہی تو وہ توبہ واستغفار کرلیتا ہے پھر دوبارہ اوس گناہ
کو نہین کرتا جب اوسکی یہ عادت ٹہری تو اب توبہ واستغفار سے کفارہ اوسکے گناہ کا

ہوتا رہیگا اور وہ گناہ کچھہ نقصان اوسکو نہ پہنچائیگا یہ مطلب نہیں ہے کہ گناہ کرکے فقط زبان سے استغفار کر لیا کرتا ہے اور اوس گناہ کو کئے جاتا ہے کیونکہ یہ توبہ کذابین کی ہوتی ہے انتہے حدیث معاذ بن جبل مین رفعًا آیا ہے کہ توبہ سر کے سر مین اور توبہ علانیہ کی علانیہ کرے رواہ الطبرانی باسناد حسن ابن عمر کا لفظ مرفوع یون ہے کہ ان اللہ یقبل توبة العبد مالو یغرغر رواہ ابن ماجة والترمذی وقال حدیث حسن یعنے توبہ اوسوقت تک قبول ہوتی ہے کہ غرغرہ نہیں لگا ہے منذری نے کہا یعنے روح حلقوم تک نہیں پہنچی ہے انتہی اور اگر پہنچ گئی تو پہر کچھہ فائدہ نہیں ہے ؎

توبہ ہا زنفس باز پسین دست رد ست	بیخبر دیر رسیدی در محمل بستند

انس سے رفعًا مروی ہے کہ جب بندہ اپنے گناہون سے توبہ کرتا ہے تو اللہ اوسکے گناہ ملائکہ حفظہ کو بہلا دیتا ہے جوارح و معالم ارض بہی اوسکو بہول جاتے ہین وہ اللہ سے ملتا ہے اوسکے گناہ پر کوئی گواہ نہیں ہوتا رواہ الاصبہانی ابن مسعود رفعًا کہتے ہین التائب من الذنب کمن لا ذنب له رواہ ابن ماجة والطبرانی ورواتہ رواة الصحیح ورواہ ابن ابی الدنیا والبیهقی مرفوعا من حدیث ابن عباس یعنے توبہ کرنیوالا گناہ سے مانند بے گناہ کے ہے یہ حدیث بڑی بشارت ہے واسطے تائبین صادقین کے کیونکہ یہ شخص گویا برابر متقی کے ہوجاتا ہے جسنے سرے ہی سے کوئی گناہ نہیں کیا تہا حدیث عبد اللہ بن مغفل مین یہانتک فرمایا ہے کہ الندم توبة رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد یعنے پشیمان ہونا گناہ ہوجانے پر حکم مین توبہ کے ہے اسلئے کہ بعد پشیمانی کے ضرور ہے کہ پہر دوبارہ وہ گناہ نکرے گا اور یہی مطلب توبہ کرنے سے ہے ع چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی ۔ اس سے بڑہ کر تسلی حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لو لو تذنبوا لذهب الله بکم ولجاء بقوم یذنبون فیستغفرون الله فیغفر لهم رواہ مسلم وغیرہ

یعنے اللہ کی قسم ہے کہ اگر تم گناہ نکروگے تو اللہ تم کو لیجا کر ایسے لوگ لائیگا جنسے گناہ ہو جائینگے اور وہ اللہ سے استغفار کرینگے اللہ اونکے گناہ بخشدیگا مطلب یہ ہوا کہ تم کثرت گناہ سے نا امید نہو بلکہ توبہ کرو تمہاری مغفرت ہوگی ۔

الٰہی تا غفور اسمت شنیدم	گنہ را مست شاد سے مرگ دیدم
الٰہی واقف خیل گناہم	نویسد تا بکے عصیان پناہم

ابن عمر نے ساتھ بار بلکہ بیس بار سے زیادہ قصہ کفل کا حضرت سے سنا ہے کہ وہ کسی گناہ سے نڈرتا تھا یہانتک کہ ایک عورت کو ساٹھہ دینار دیکر جماع کرنا چاہا اوسنے رو کر کہا مینے یہ کام کبھی نہین کیا ہے حاجت نے مجھکو اسپر آمادہ کیا پھر کفل نے کہا تو یہ کہتی ہے اور مینے کبھی ایسا نہین کیا جا یہ روپیہ لیجا لا واللہ لا اعصی اللہ بعدھا ابدًا واللہ آج سے کبھی مین اللہ کی نافرمانی نکرونگا پھر اوسی رات وہ مرگیا صبحکو اوسکے دروازے پر یہ لکھا پایا ان اللہ قد غفر للکفل رواہ الترمذی وحسنہ وابن حبان والحاکم وقال صحیح الاسناد والبیھقی یعنے اللہ نے کفل کو بخشدیا اب دیکھو کہ توبہ ایسی چیز ہے جسنے کفل سے گنہگار دائمی کو بخشوا دیا کیونکہ اوسکے حق مین اسی حدیث مین یہ فرمایا ہے کان لا یتورع من ذنب عملہ اسی طرح پر ایک قصہ اوس شخص اسرائیلی کا ہے جسنے ننانوے خون کئے تھے پھر جب سچی پکی توبہ کی تو اللہ نے اوسکو بخشدیا رواہ الشیخان بطولہ وابن ماجۃ حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے واللہ للہ افرح بتوبۃ عبدہ من احدکم یجد ضالتہ فی الفلاۃ الحدیث رواہ مسلم یعنے جیسے کوئی شخص اپنی سواری گمشدہ کو جنگل مین پاکر خوش ہوتا ہے اوس سے زیادہ اللہ تعالی بندہ کے توبہ کرنے سے خوش ہوتا ہے شریح بن حارث کے حدیث مین یہانتک ارشاد کیا ہے یقول اللہ عزوجل یا ابن ادم قم الی امش الیک وامش الی اھرول الیک رواہ احمد باسناد صحیح اے بیٹے آدم کے تو کھڑا ہو طرف میرے مین چلونگا

طرف تیرے تو چل طرف میرے مین دوڑون گا طرف تیرے ان بشارات پر بہی اگر
بندہ قدر وقیمت توبہ وانابت ورجوع کی نجانے تو سمجہو کہ وہ بڑا بدنصیب ہے

ف حدیث ابوذر و معاذ بن جبل مین فرمایا ہے اتق اللہ حیثما کنت واتبع
السیئۃ الحسنۃ تمحہا رواہ الترمذی وصححہ یعنے اللہ سے ڈر جہان کہین
توہو اور بدی کے بعد نیکی کر وہ اوس بدی کو مٹادے گی دوسرا لفظ ابوذر کا رفعًا
یہ ہے من احسن فیما بقی غفر لہ ما مضی ومن اساء فیما بقی اخذ بما مضی
ومابقی رواہ الطبرانی باسناد حسن یعنے جسنے باقی عمر مین اچہا کام کیا تو اوس کا
اگلا گناہ بخشدیا جاتا ہے اور جسنے باقی عمر مین برا کام کیا تو اوسکی پکڑ اگلے پچہلے گناہ سب
پر ہوتی ہے عیاذًا باللہ ابو طویل نے حضرت سے آکر کہا بتاؤ جسنے سارے گناہ کئے اور
کچہہ بہی اون مین سے نچہوڑا مگر کر گزرا اوسکے لئے توبہ ہے فرمایا تو مسلمان ہو چکا ہی
کہا ہان اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ فرمایا تو خیرات کر سیئات چہوڑدے
اللہ تعالی اون سب سیئات کو تیرے لئے خیرات کردے گا کہا میرے غدرات فجرات بہی کیا
حسنات ہوجاوینگی فرمایا ہان اللہ بڑا ہے وہ تکبیر کہتا ہوا چلدیا یہانتک کہ آنکہون
سے چہپ گیا رواہ البزار والطبرانی واللفظ لہ واسنادہ جید قوی ہے
ابو طویل راوی حدیث کا نام شطب تہا ذکر انکا صحابہ مین آیا ہے یہ حدیث ناامیدون
کو امید دلاتی ہے اور امیدوارون کو خوشخبری مغفرت کی سناتی ہے اب بہی اگر کوئی
مایوس ہو اور توبہ کرنے مین شتابی نکرے تو اللہ ورسول کی طرف کا عذر منقطع
ہوچکا ہے

باب زمزم و کوثر سفید نتوان کرد	گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ

نووی کہتے ہین علمانے کہا ہے کہ توبہ کرنا ہر گناہ سے واجب ہی اگر وہ گناہ اللہ کا
ہی اور بندہ کے حق سے کچہہ تعلق نہین رکہتا ہے تو واسطے توبہ کے تین شرطین ہین

ایک ترک کردینا اوس گناہ کا دوسرے پشیمان ہونا گناہ کرنے پر تیسرے یہ ارادہ کرلینا
کہ مین پہر اوس گناہ کو نکرونگا اور اگر وہ گناہ متعلق بحق آدمی ہے تو اوسکے لئے ایک
چوتھی شرط یہ ہے کہ اوس شخص کے حق سے بری الذمہ ہو اگر کسیکا مال لیلیا ہے تو
پہیر دے اور اگر کوئی تہمت اوسپر لگائی ہے تو اوسکو عوض لینے پر قدرت دے
یا معاف کرالے اور اگر غیبت کی ہے تو عفو چاہے وہ بخشدے تو بہتر ورنہ اوسکے لئے دعاے
مغفرت کرے غرضکہ توبہ کرنا سارے گناہون سے فی الفور واجب ہی اگر بعض
گناہون سے توبہ کی ہے تب بہی نزدیک اہل حق کے وہ توبہ صحیح ہے باقی گناہ اوسپر
ثابت رہینگے دلیلین قرآن وحدیث واجماع امت کی وجوب توبہ پر ستظاہر ہین
ابوہریرہ رضؓ کہتے ہین واللہ انی لاستغفر اللہ فی الیوم اکثر من سبعین مرۃ
رواہ البخاری پس جب کہ رسول معصوم ہر روز ستر بار استغفار کرین تو پہر کسی اور
عالم عابد جاہل کی کیا ہستی ہے کہ وہ توبہ واستغفار سے بے پروا رہے سب سے پہلے توبہ
ہمارے باپ آدم ابو البشر علیہ السلام نے کی تہی اولاد سعید وہی ہوتی ہے جو کہ
نیک باپ کے قدم بقدم چلے لوگ گناہ مین تو آدم علیہ السلام کی سند پکڑتے ہین
لکن توبہ کرنے مین اونکی پیروی نہین کرتے یہ کوئی اچہی بات نہین ہے اللہ نے ملائکہ کو خیر
محض بنایا ہے اور شیاطین کو شر محض اور انسان مین مادہ خیر وشر دونون کا رکہا ہے
اگر بعد شر کے راجع طرف خیر کے ہوا تو انسان ہے ورنہ شیطان یہ وجوب توبہ کا عام ہی
سب اشخاص واحوال مین نور بصیرت بہی یہی حکم کرتا ہے غزالی رحمہ نے کہا ہے روح
توبہ کی یہ ہے کہ گذشتہ پر نادم وغمگین ہو اور جب شرطین توبہ کی جمع ہو جاتی ہین تو
توبہ ضرور ہی قبول ہوتی ہے جنت کے آٹہہ دروازے ہین ایک اون مین توبہ کا دروازہ
ہے وہ بند نہین ہوتا یہانتک کہ سورج طرف سے مغرب کے نکلے اللہ نے توبہ کو مکفر معصیت
اور حسنہ کو ماحی سیئہ بنایا ہے یہ بات اسی توبہ سے حاصل ہوتی ہے جہنم مین اکثر فریاد یہی

ہوگی کہ ہائے توبہ کرنے مین دیر کیون کی پہر جسکے پاس نرا ایمان ہے اور کوئی عمل نہین ہے تو اوسپر خوف سوء خاتمہ کا رہتا ہے ہمنے بیان مین توبہ کی دو رسالہ لکھے ہین ایک محو الحوبہ دوسرا تفریج الکروب اونکے مضامین پہ مطلع ہونا ہر طالب توبہ کو ضرور ہے۔

فصل دوم بیان مین صبر کی ذکر بلا پر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی استعینوا بالصبر والصلوۃ اور فرمایا یا ایہا الذین آمنوا اصبروا اور فرمایا انما یوفی الصابرون اجرھو بغیر حساب صبر کا ذکر قرآن مین کچھہ اوپر ستر جگہہ آیا ہے رسالہ تسلیۃ المصاب مین آیات صبر کے مذکور ہین اور بہت سے درجات وخیرات کو دامن صبر سے باندہا ہے ہر عمل کا اجر محدود ہوتا ہے مگر صبر کا اجر بیحساب ٹہرایا گیا ہے اور فرمایا ہے ان اللہ مع الصابرین یہ آیت لایق بڑی قدر کی ہے اللہ کی معیت سے اور کیا بڑہ کر مدعا ہوگا ہدی ورحمت وصلوات اہل صبر کے لئے ہین حدیث حارث مین صبر کو ضیا فرمایا ہے رواہ مسلم صبر کی ضرورت ہر جگہہ پر ہوتی ہے فعل مامور ترک محظور تحمل مقدور مین لکن جو صبر اختیاری ہی یہ فضیلت اوسکے لئے ہے ورنہ اضطرارًا تو ہر کوئی چار ناچار ہر مصیبت پر صبر کرتا ہے ہمنے بیان صبر وشکر مین رسالہ ادامۃ السکر بہت مضبوط ومبسوط لکھا ہی۔

صبر ہست علاج دل بیمار تو واقف	افسوس کہ کم داری وبسیار ضرور است

دنیا ودین مین جتنے احوال مومن کو پیش آتے ہین سبکا تعلق صبر سے لگا رہتا ہے حضرت ایوب علیہ السلام صبر مین بڑی عالیمقام تہے اللہ نے اونکی تعریف کی ہے انا وجدناہ صابرًا نعم العبد انہ اواب سب سے زیادہ صبر اللہ نے انبیاء علیہم السلام کو عطا کیا تہا امت کو پیروی اپنے نبی صلعم کی چاہیئے سارے کام دین دنیا کے اسی صبر سے

روبراہ ہوتے ہین مدارج علیا اسجگہہ کے اور وہان کے اسیکے طفیل سے ملتے ہین سعدی رح نے کہا ہے

ترا گر صبوری بود دستیار ... بدست آوری دولت پایدار
صبورے بود کار پیغمبران ... نپیچند زین روے دینپروران
صبوری کشاید در کام جان ... کہ جز صابری نیست مفتاح آن
صبوری برآرد مراد دلت ... کہ از عالمان حل بود مشکلت
صبوری کلید در آرزوست ... کشاینده کشور آرزوست
صبوری بہ از حاصل اولی بود ... کہ در ضمن آن چند معنی بود
صبوری ترا کامگاری دہد ... ز رنج و بلا رستگارے دہد
صبوری کنی گر ترا دین بود ... کہ تعجیل کار شیاطین بود

حدیث مقدادین صبر کو نصف ایمان فرمایا ہے رواہ الطبرانی اللہ اہل صبر کو دوست رکہتا ہے اس سے بڑہ کر اور کیا شرف واسطے صابر کے چاہیئے یہ صبر خاصہ ہے انسان کا ملائکہ و بہائم مین نہین ہوتا ہے ملائکہ مین بسبب کمال کے بہائم مین بسبب نقصان کی صبر دو طرح پر ہوتا ہے ایک بدن پر جیسے کوئی مشکل کام یا عبادت بجا لانا یا مار کو سہنا یا مرض و زخم کو سہنا یہ جب موافق شرع کے ہوتا ہے تو عمدہ چیز ہے دوسرے صبر کرنا نفس پر کہ طبیعت کو مقتضاے خواہش سے روکے رہے پہر اگر یہ صبر شہوت شکم و شہوت شرمگاہ پر ہے تو اوسکو عفت کہتے ہین اور اگر مصیبت پر ہے تو اوسکا نام صبر ہے اسکی ضد جزع و فزع ہے اور اگر تونگری پر ہے تو اوسکو ضبط نفس کہتے ہین اور اسکے ضد اترانا ہے اور اگر صف جنگ مین ہے تو اوسکا نام شجاعت و بہادری ہے اسکی ضد نامردی و بزدلی ہے و قس علی ہذا صبر باعتبار قوت و ضعف کے مختلف ہوتا ہے اور بندہ کو کسی حال مین بہی صبر سے گریز نہین ہو سکتا غزالی رح نے صبر کی دو اتبائی ہے حدیث ابن مسعود

مین آیا ہے گویا مین دیکھتا ہون کہ حضرت ایک پیغمبر کے حکایت کرتے ہین اونکو اونکی قوم نے
مار کر خون آلودہ کیا تہا وہ اپنے چہرے سے خون پونچھتے جاتے تھے اور کہتے تھے اللھم
اغفر لقومی فانھم لا یعلمون متفق علیہ حدیث ابی سعید خدری مین فرمایا ہے
ما اعطی احد عطاء خیرا و اوسع من الصبر رواہ الشیخان یعنے صبر سے بڑہ کر
کسیکو کوئی نعمت نہین دیگئی جعفر بن ابی طالب کا لفظ رفعا یہ ہے کہ الصبر معول المسلم
رواہ رزین یعنے مسلمان کا اعتماد اسی صبر پر ہوتا ہے صہیب رومی رفعا کہتے ہین عجبا
لامر المومن ان امرہ کلہ خیر و لیس ذالک لاحد الا للمومن ان اصابتہ
سراء شکر فکان لہ خیرا و ان اصابتہ ضراء صبر فکان لہ خیرا رواہ مسلم
یعنے مومن کا عجب حال ہے کہ خوشی مین شکر کرتا ہے اور نقصان مین صبر یہ بات سوا
مومن کے کسی اور کے لئے نہین ہے اوسکا سب کام اچھا ہی سنجرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے
جسنے عطا پر شکر ابتلا پر صبر ظلم پر استغفار کی وہی امن مین اور ہدایت یاب ہی رواہ
الطبرانی سعد کہتے ہین حضرت نے فرمایا اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل
فالامثل یبتلی الرجل علی حسب دینہ فان کان فی دینہ صلبا اشتد
بلاؤہ و ان کان فی دینہ رقۃ ابتلاہ اللہ علی حسب دینہ فما یبرح البلاء
بالعبد حتی یمشی علی الارض و ما علیہ خطیئۃ رواہ ابن ماجۃ و ابن
ابی الدنیا والترمذی و قال حدیث حسن صحیح یعنے سب سے زیادہ ابتلاء
پیغمبرونکو ہوتی ہے پہر افضل بعد افضل کو آدمی مطابق اپنے دین کے بلا مین گرفتار
ہوتا ہے اگر دین مین مضبوط ہے تو اوسکی بلا بہی سخت ہوتی ہے اور اگر دین مین
پتلا ہے تو بقدر اوسکے مبتلا ہوتا ہے غرضکہ بندے کے ساتھہ بلا لگی رہتی ہے یہانتک
کہ وہ زمین پر چلتا ہے اور اوسپر کوئی گناہ نہین ہوتا یعنے سارے گناہ اوس کے
بسبب صبر کرنے کے بلا و مصیبت پر دور ہو جاتے ہین گو اوسکو ثابت نہو جتنی

حدیثین بیان مین اجرا ابتلا کے آئی ہین وہ سب دلیل ہین فضیلت صبر واہل صبر پر لکن تحقق ساتھہ اس وصف کے نہایت مشکل ہے اکثر لوگ آپکو صاحب صبر خیال کرتے ہین لیکن حقیقت مین وہ اہل صبر نہین ہین انما الصبر عند الصدمۃ الاولی۔

فصل سوم بیان مین رضا بالقضا کی

قال تعالی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اللہ اونسے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہین اور فرمایا ھل جزاء الاحسان الا الاحسان یعنے نیکی کا بدلا نیکی ہے نہایت نیکی یہ ہے کہ اللہ اپنے بندے سے راضی ہو حدیث مین آیا ہے خوشی ہوا وسکو جو مسلمان ہوا اور اوسکا رزق بقدر کفایت تہا اور وہ اوسپر راضی رہا اور فرمایا ہے جو راضی رہا اللہ سے تہورے سے رزق پر راضی رہیگا اللہ اوس سے تہوڑے عمل پر اسکو دیلمی نے علی سے رفعًا ذکر کیا ہے موسے علیہ السلام نے کہا تہا اے رب مجہے وہ بات بتا جسمین تیری رضا ہو فرمایا میری رضا اسمین ہے کہ میری قضا پر تو راضی رہے ابن عباس نے کہا ہے اول جو لوگ جنت مین جائین گے وہ ہونگے جو ہر حال مین اللہ کی حمد کرتے ہین یعنے راضی رہتے ہین عمر بن عبد العزیز سے پوچہا تہا تم کیا چاہتے ہو کہا جو اللہ میرے لئے حکم کرے میمون بن مہران نے کہا جو شخص حکم الٰہی پر راضی نہوا اوسکے بیوقوفی کی کچہہ علاج نہین ہے فضیل رہ نے فرمایا ہے اگر تو تقدیر الٰہی پر درست نرہیگا تو اپنے نفس کی تقدیر پر بھی درست نہوگا ابو الدرداء کہتے ہین کہ ایمان کا اعلی درجہ یہ ہے کہ حکم پر صبر کرے اور تقدیر پر راضی ہو عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہے مین جس حال مین ہون فراخی یا تنگی مین مجہکو کچہہ پروا نہین ہوتی رابعہ بصریہ کے سامنے ایک روز کہا کہ الٰہی تو ہمسے راضی ہو کہا تمکو شرم نہین آتی کہ خود تو اوس سے راضی نہین ہوتے ہو اور

اوسکی رضامندی کی استدعا کرتے ہو پوچھا بندہ اللہ سے کب راضی کہلاتا ہی کہا جسب
مصیبت پر اتنا خوش ہو جتنا نعمت پر ہوتا ہے فضیل رہنے فرمایا جب نزدیک بندہ کے اللہ
کا دینا اور نہ دینا یکسان ہو جاے تب وہ اللہ سے راضی ہو چکا سہیل فرماتے ہین کہ بندہ
کو یقین سے اوسیقدر بہرہ ملتا ہے جسقدر کہ وہ رضا سے بہرہ مند ہوتا ہے دعا مانگنے والا مقام
رضا سے خارج نہین ہوتا اسیطرح گناہون کو برا جاننا اور مجرمون سے نفار رہنا اور گناہون
کے اسباب کو برا سمجھنا اور اونکے دور کرنے مین امر معروف ونہی منکر بجالانا کچھہ مخالف رضا
کے نہین ہے کیونکہ اللہ نے دعا کو ہمارے لئے عبادت کر دیا ہے اور ہمارے حضرت اور سب
انبیاء علیہم السلام سے بکثرت دعا مانگنا ثابت ہی حضرت مقام رضا سے اعلی مقام پر تھی اگر دعا
خلاف رضا ہوتی تو اس کثرت سے کیون دعا مانگتے اسیطرح اون شہرون سے بہاگنا جہان
گناہون کا ظہور ہوا ور گناہون کی مذمت کرنی رضا مین خلل انداز نہین ہے علی مرتضی
نے کہا ہے ؎

رضینا قسمة الجبار فینا	لنا علم وللجہال مال
فان المال یفنی عن قریب	وان العلم یبقی لا یزال

مقدرات الٰہی ہر شخص کے لئے قبل اوسکی پیدایش کے دنیا مین پچاس ہزار برس پہلے مقرر ہو چکے
ہین ہر تقدیر کا ظہور اپنے وقت مقررہ پر ہوتا رہتا ہے پس جو شخص راضی بالقضا رہا وہ
بازی جیت گیا اور جو شخص ناراض ہوا اوسنے کسیکا کچھہ نقصان نہ کیا اپنا ہی ایمان کہو
دیا بنی اسرائیل نے موسی علیہ السلام سے کہا تہا کہ تم اپنے رب سے ہمارے لئے ایسا کام
پوچھہ دو کہ جب ہم وہ کام کرین تو اللہ ہمسے راضی ہو موسے علیہ السلام نے رب العزت
مین عرض کیا ارشاد ہوا کہ تو اونسے کہدے کہ وہ مجھسے راضی رہین تاکہ مین اونسے راضی
رہون ایک روایت مین آیا ہے کہ سوا میرے کوئی معبود نہین ہے جو میری مصیبت پر
صبر نکرے اور میری نعمتون کا شاکر نہو اور میرے حکم پر راضی نہو اوسکو چاہیے کہ میرے

سوا کوئی اور رب بنائے حدیث قدسی مین آیا ہی کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مینے سب مقادیر کو مقدر کیا ہے اور اونکی تدبیر کی ہے اور کام کو محکم کیا ہی پس جو شخص راضی ہوا اوسکے لئے میری رضا ہے یہانتک کہ وہ مجھسے ملے اور جو کوئی ناخوش ہوا اوسکے لئے میری خفگی ہی یہانتک کہ وہ میرے پاس آئے **حکایت** ایک پیغمبر نے دس برس تک بھوک اور مفلسی اور جوؤن کی شکایت کی مگر کچھہ مفید نہ پڑی اللہ نے اونپر وحی بھیجی کہ تو اسطرح کب تک شکایت کرتا رہے گا میرے یہان ام الکتاب مین پیدایش زمین و آسمان سے پہلے تیرا حال اسیطرح لکھا ہے اور ویسا ہی ہوتا جاتا ہے مینے دنیا کی پیدایش سے پہلے تجھپر اسیطرح حکم جاری کیا ہی اب کیا تو یہ چاہتا ہے کہ مین تیرے لئے نئے سرے سے دوبارہ دنیا بناؤن یا تو یہ چاہتا ہے کہ جو مینے تیرے لئے مقدر کیا ہے اوسکو بدل دون تو جو یہ چاہے کہ جو تو پسند کرے وہ میری خواہش و پسند سے بڑہ کر ہو قسم ہے مجکو اپنے عزت و جلال کی اگر یہ بات تیرے دل مین گزریگی تو مین تمام تیرا دفتر نبوت سے محو کر دونگا **حکایت** اللہ نے داؤد علیہ السلام سے فرمایا تہا کہ اے داؤد تو بہی چاہتا ہے اور مین بہی چاہتا ہون اور ہوگا وہی جو مین چاہتا ہون اگر تو میرے چاہے پر راضی ہوگا تو مین تیری خواہش کو کافی ہونگا اور اگر تو میری خواہش نمانے گا تو مین تجھکو تیری مشقت مین ڈالدونگا پہر وہی ہوگا جو مین چاہون گا عمر بن عبد العزیز کہتے ہین کہ جو کی روٹی کہانی اور اون پہننے مین کچھہ شان نہین ہے بلکہ شان یہ ہے کہ درویشی مین خدا سے راضی رہے ابن مسعود نے کہا ہے اگر مین آگ کی چنگاری لون اور وہ کچھہ جلادے اور کچھہ چہوڑ دے تو یہ بہتر ہے نزدیک میرے اس بات سے کہ جو چیز ہوگئی ہو اوسکو مین کہون کہ کاش نہوتی یا نہ ہوئی چیز کو کہون کہ کاش ہو جاتی ہے

رضا بداده بده و زجبین گره بکشائے	کہ بر من و تو در اختیار نکشاده است

فصل چہارم بیان مین شکر علی النعماء کی

اللہ نے قرآن کریم مین ذکر شکر کا ہمراہ اپنے ذکر کے فرمایا ہے اور ارشاد کیا ہے فاذکرونی اذکرکم واشکروا لی ولا تکفرون یہ دلیل ہے کمال فضیلت شکر پرا ور فرمایا ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم وامنتم یعنے کیا کرے گا اللہ تمکو عذاب کرکے اگر تم اوسکا شکر بجالاؤ اور یقین رکھو اور فرمایا سنجزی الشاکرین اور فرمایا لئن شکرتم لازیدنکم یعنے اگر تم شکر کروگے تو مین تمکو زیادہ دونگا لکن شکر کرنے والے بہت کم ہوتے ہین ولہذا ارشاد کیا ہے ولا تجد اکثرہم شاکرین اور فرمایا وقلیل من عبادی الشکور یعنے میرے بندون مین شکر کرنے والے بہت تہوڑے ہین شکر ایک ایسی عمدہ چیز ہے جسمین اللہ تعالے نے قید مشیت کی نہین رکہی بخلاف غنی کرنے اور رزق دینے اور بخشنے اور توبہ قبول کرنے کے کہ ان سب مین قید مشیت کی لگی ہوئی ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے طاعم شاکر بمنزلہ صائم صابر کے ہے رواہ البخاری تعلیقا والترمذی وابن ماجۃ حدیث عایشہ مین آیا ہے کہ ایکرات حضرت نماز کو اوٹہے ہر رکن نماز مین خوب روئے بلال نے کہا آپکے تو سب گناہ اگلے پچہلے معاف ہوچکے ہین آپ اتنا کیون روتے ہو فرمایا افلا اکون عبدا شکورا رواہ مسلم بطولہ وابن حبان ترکیب شکر کی تین چیزون سے ہے علم وحال وعمل اصل علم ہے علم سے حال اور حال سے عمل پیدا ہوتا ہے مراد علم سے یہ ہے کہ نعمت کو منعم کی طرف سے جاننے حال اسکا نام ہے کہ منعم کے انعام سے خوش ہو عمل سے یہ غرض ہے کہ منعم کے مقصود ومحبوب پر قائم دائم رہے عمل کا تعلق دل وزبان اور اعضا سب سے ہوتا ہے غزالی نے بیان مین ان تعلقات کے بسط لائق کیا ہے سعدی رح کہتے ہین منت خدای را عزوجل کہ طاعتش موجب قربت وبشکر اندرش مزید نعمت ہر نفسے کہ فرو میرود ممد حیات ست وچون بر می آید مفرح ذات پس

در ہر نفسے دو نعمت موجود است و بر ہر نعمتے شکرے واجب ؎

از دست و زبان کہ برآید		کز عہدۂ شکرش بدر آید ؎	

اعملوا آل داود شکرا و قلیل من عبادی الشکور ؎

بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش		عذر بدرگاہ خدا آورد ؎
ورنہ سزاوار خداوندیش		کس نتواند کہ بجا آورد

حدیث مین الحمد للہ کو کلمہ شکر فرمایا ہے اور قرآن مین نوح علیہ السلام کو بندۂ شکر گزار کہا ہے انہ کان عبدا شکورا نعمت پر الحمد للہ کہنا اور مصیبت مین علی کل حال زیادہ کہنا داخل شکر ہے اللہ کی نعمتین انسان پر ظاہرا و باطنا اولا و آخرا قلبا و قالبا بیحساب ہین کسی شخص کا یہ مقدور نہین ہے کہ ایک ادنے نعمت کا حق بجالائے یا اوسکا شکر ادا کر سکے وان تعدوا نعمۃ اللہ لا تحصوہا ان الانسان لظلوم کفار لکن جو کہ ہمکو حکم ہے کہ ہم اللہ کا شکر کیا کرین اور اوسکی حمد و ثنا مین رہین بیلئے جسقدر شکر ہمسے بن سکے ہمکو چاہیے کہ ہم اوسمین کوتاہی نکرین یہ شکر بجالانا ہمپر واجب ہر جو کوئی نعمت پر شاکر اور نقمت پر صابر نہین ہوتا ہے وہ کافر نعم اور منکر احسان محسن ہے اپنا ہی زیان کرتا ہی نہ کسی اور کا سعدی رحنے کیا خوب فرمایا ہے ؎

	کسے را کہ باشد دل حق شناس	نشاید کہ بند و زبان سپاس	
	نفس جز بشکر خدا بر میار	کہ واجب بود شکر پروردگار	
	تراما و نعمت فزاید ز شکر	ترا فتح از در در آید ز شکر	
	اگر شکر حق تا بروز شمار	گزاری نباشد یکی از ہزار	
	ولے گفتن شکر اولے تر است	کہ اسلام را شکر او زیور است	
	گر از شکر ابزد نہ بندی زبان	بدست آوری دولت جاودان	

باب ہشتم گلستان مین کہا ہے اجل کائنات از روئے ظاہر آدمی ست و اذل موجودات سگ

وباتفاق خردمندان سگ حق شناس به از آدمی ناسپاس ہے

سگے را لقمۂ هرگز فراموش	نگردد گر زنے صد نوبتش سنگ
وگر عمرے نوازی سفلۂ را	بکمتر چیزے آید با تو در جنگ

حدیث مین آیا ہے من لم یشکر الناس لم یشکر الله یعنے جسنے لوگون کا شکر ادا نہ کیا اوسنے اللہ کا شکر بھی ادا نکیا ابوہریرہ کہتے ہین حضرت کے پاس شب معراج مین دو پیالے لائے گئے شراب دودہ کے اونکی طرف دیکہکر دودہ کا پیالہ لے لیا جبرئیل علیہ السلام نے کہا الحمد لله الذی هداك للفطرة اگر تم شراب لیتے تو تمہاری امت بہک جاتی رواہ مسلم دوسرا لفظ انکا یہ ہے جو کام شاندار اللہ کی حمد سے شروع نہین کیا جاتا ہی وہ اقطع ہوتا ہے رواہ ابو داود انس کا لفظ مرفوع یہ ہے اللہ راضی ہوتا ہے بندہ سے اس بات پر کہ ایک لقمہ کہائے اللہ کی حمد کرے پانی پیئے اوسپر اللہ کی حمد بجالائے رواہ مسلم نووی رح ان احادیث کو باب الشکر مین ذکر کیا ہے ہمارا رسالہ ادامة السکر فی اقامة الصبر والشکر اس باب مین ایک علم نافع ہے ہ

شکر خدا جسنے بنایا ہمین	راہ پیمبر پہ چلایا ہمین
غم مین ہمین صبر کی تعلیم کی	راہ بتائی ہمین تسلیم کی
بہیجدیا ہمکو قران و حدیث	اوسپہ عمل جو نکرے ہو خبیث

اللہ نے جتنے عبادات مشروع کئے ہین اور جتنے محرمات ممنوع فرمائے ہین اور جسقدر فضائل اذکار و ادعیہ کے سنن صحیحہ مین آئے ہین سبکا نتیجہ اللہ کی حمد و ثنا ہے یہی حمد اوسکا شکر ہوتا ہے بعض اکابر نے فرمایا ہے کہ شکر ہر نعمت کا یہ ہے کہ اوس نعمت کو غیر مرضی خدا مین صرف نکرے۔

فصل پنجم بیان مین

اعتدال خوف ورجا کی

قال تعالیٰ وایای فارهبون یعنے خاص مجہسے ڈرتے رہو اور فرمایا ان بطش ربک لشدید اور فرمایا ویحذرکم الله نفسه اور فرمایا ولمن خاف مقام ربه جنتان اور فرمایا اما من خاف مقام ربه ونهی النفس عن الهوی فان الجنة هی الماوی کتاب وسنت مین جسقدر وعیدات اور عقوبات وتعذیبات کا ذکر آیا ہے وہ سب دلائل خوف ہین دنیا کی بڑی سی بڑی مصیبت وعقوبت آخرت کی ادنی عذاب کا مقابلہ نہین کرسکتی ہے مومن ہمیشہ درمیان خوف ورجا کے رہتا ہے اسلئے کہ وہ یوم آخر پر ایمان لایا ہے جو معتقد آخرت کا نہین ہے وہ بیخوف ہوتا ہے حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے والذی نفسی بیدہ لو تعلمون ما اعلم لبکیتم کثیرا ولضحکتم قلیلا رواہ البخاری یعنے واللہ اگر تم جانلو جو مین جانتا ہون تو روؤ تم بہت اور ہنسو تم تھوڑا ام العلا کہتے ہین حضرت نے فرمایا واللہ لا ادری واللہ لا ادری وانا رسول اللہ ما یفعل بی ولا بکم رواہ البخاری اس مین نفی کی ہے علم غیب کی اپنے حال سے اور دوسرون کے حال سے جسنے کہا کہ یہ حدیث منسوخ ہے غلط کہا مراد نفی درایت مفصلہ کی ہے بعض نے کہا کہ مراد امور دنیویہ ہین کہ یہان کا حال بابت تشنگی وگرسنگی ومرض وصحت وفقر وغنا کے معلوم نہین ہے اس بنیاد پر بھی علم غیب ثابت نہوا اور یہی حق ہے بہرحال انسان ایک حالت خوفناک مین ہے اوسکو اللہ کے مکر سے امن مین ہونا نچاہیئے کیونکہ انجام کیکا معلوم نہین کبھی مسلمان آدمی کافر ہوکر مرجاتا ہے اور کبھی کوئی کافر اسلام پر جان دیتا ہے وہ جہنم مین جاتا ہے یہ بہشت مین داخل ہوتا ہے حدیث جابر مین رفعًا آیا ہے کہ ایک عورت پیچھے ایک بلی کے دوزخ مین گئی اوسکو باندھ رکھا تھا چھوڑا نہین کہ وہ حشرات ارض کو کہاتی آخر مارے بہوک کے مرگئی رواہ مسلم زینب نے پوچھا تھا

افتہلک وفینا الصالحون فرمایا نعم اذا اکثر الخبث متفق علیہ معلوم ہوا کہ کثرت فسق وفجور سے لوگ ہلاک ہو جاتے ہین اگرچہ بعض صلحا ربھی اونمین موجود ہون شامت خبث سے نیک بندے بھی ہمراہ بدون کے تباہی مین آجاتے ہین حدیث ابی عامر مین خبر دی ہے کہ کچھ لوگ اس امت کے خز وحریر کو جائز سمجھہ لینگے شراب خواری کرینگے باجے بجائینگے وہ بندر وسور بنجائینگے رواہ البخاری بطولہ حدیث جابر مین فرمایا ہے ہر بندہ اوسی حالت پر کوسے اوٹھیگا جسپر وہ مرا ہے رواہ مسلم یعنے کفر وایمان وطاعت وعصیان سے ابوہریرہ کا لفظ مرفوع یہ ہے یعنے مثل آگ کے نہین دیکھا کہ بہاگنے والا اوس سے سوتا ہو اور نہ مثل جنت کے طالب اوسکا خواب مین ہے رواہ الترمذی حدیث ابی ابن کعب مین فرمایا ہے اے لوگو یاد کرو اللہ کو آیا زلزلہ اوسکے پیچھے ہی دوسرا تہلکہ آئے موت مع اپنی سختیون کے رواہ الترمذی یعنے جب قیامت وموت پیچھے لگی چلی آتی ہے تو اب اللہ سے ڈرنا چاہیے عایشہ نے حضرت سے پوچھا تھا اس آیت کا مطلب کیا ہے والذین یوتون ما اتوا وقلوبہم وجلۃ کیا مراد اس سے شرابی اور چوٹی ہین فرمایا نہین اے دختر صدیق بلکہ وہ لوگ مراد ہین جو روزہ رکہتے ہین نماز پڑہتے ہین صدقہ دیتے ہین لیکن اونکو یہ ڈر لگا ہوا ہے کہ کہین یہ اعمال نامقبول ٹھہون ایسے ہی لوگ خیرات مین شتابی کرتے ہین رواہ الترمذی وابن ماجۃ یعنے اوس خوف کا اعتبار نہین ہے کہ عمل تو کچھہ نہین کرتے اور اپنا ڈر ظاہر کرتے ہین بلکہ خوف یہ ہے کہ عمل نیک کرے اور ڈرے اسی جگہہ سے انس نے کہا ہے تم عمل کرتے ہو اور وہ تمہاری آنکھہ مین بال سے بھی زیادہ باریک ہین ہم اونکو عہد حضرت مین موبقات یعنی مہلکات مین سے گنتے تھے رواہ البخاری عایشہ سے فرمایا تھا ایاک و محقرات الذنوب فان لہا من اللہ طالبا رواہ ابن ماجۃ والدارمی والبیہقی یعنے تو حقیر گناہون سے بھی بچ اللہ کی طرف سے انکا مطالبہ بھی ہوگا بعض اہل علم نے کہا ہے کہ کبیرہ گناہ وہی ہے جسکو آدمی صغیرہ سمجھتا ہے اور استخفاف کبیرہ کا کفر ہوتا ہے

حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے مجھکو میرے رب نے حکم دیا ہے کہ مین اوس سے سر و علانیہ مین ڈرون اور کلمۂ عدل حالت غضب و رضا مین کہون اور میانہ روی کرون فقر و غنا مین الحدیث رواہ رزین اور اللہ نے فرمایا ہے انما یخشی اللہ من عبادہ العلمأ یعنے اللہ سے ڈرنے والے یہی اہل علم ہین اور فرمایا ہے ذلک لمن خشی ربہ یعنی جنت اوسکے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے معلوم ہوا کہ بہشت حصہ علما کا ہے جب عالم مین خوف نہوا تو وہ حقیقت مین عالم نہین ہے جاہل ہے خوف کہتے ہین درد دل اور سوزش درونی کو جو زمان آیندہ مین کسی بری توقع کے سبب سی ہوتا ہے حالت خوف کی مرکب ہوتی ہے علم و حال و عمل سے علم سے مراد ادراک اوس چیز کا ہے جو برائی پہچانے حال سے مراد وہ اسباب ہین جنسے برائی لگتی ہے جیسے گناہ ظاہر و باطن کے عمل سے مراد ظاہر ہونا تاثیر خوف کا ہے دل اور اعضا پر ادنے درجہ خوف کا یہ ہے کہ آدمی محرمات و ممنوعات شرعی سے باز رہے اور جب خوف قوی ہوتا ہے تو اشیاء مشتبہ سی بھی بچتا ہے اسکو تقوی کہتے ہین اور مباحات سی بچنے کو صدق فی التقوے بولتے ہین مراتب قوت و ضعف کے درجات خوف مین مختلف ہوتے ہین غزالی رح نے بیان اس اختلاف کا کیا ہے فضیلت علم مین جو کچھہ آتا ہے اوس سے فضیلت خوف کی بھی سمجھی جاتی ہے کیونکہ خوف ثمرہ ہے علم کا ولہذا جاہل کو جرأت ہوتی ہے خائفین دن قیامت کے رفیق اعلی مین ہونگے اس امر مین کوئی اون کا شریک نہوگا ہمنے بیان خوف و رجا کا مفصلاً رسالہ صدق اللجا مین کیا ہے **ف** اللہ تعالی نے فرمایا رحمتی وسعت کل شیء یہ بیان ہے رجا کا سب سے زیادہ امید اس آیت مین ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا علے انفسہم لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا انہ ہو الغفور الرحیم جو وجوہ بلاغت کی اس آیۂ کریمہ مین بابت تقویت رجا کے اہل بلاغت نے لکھے ہین وہ تفسیر فتح البیان مین لکھے گئے ہین لکن اس عموم مغفرت ذنوب سے شرک بآیۂ دیگر مستثنے ہے جو شخص شرک پر

مر گیا ہے وہ ہر گز بخشا نہ جائیگا شرک کے ستّر دروازے ہین جسطرح کہ بدعت کے بہتّر دروازے ہین پہر جو بدعت حد کفر تک نہین پہنچی ہے اوسکا معتقد و فاعل اگرچہ جہنم کی سیر کریگا لکن ایکدن نجات پائیگا اور جو بدعت ایسی ہے کہ اوس مین انکار ضروریات عقائد شرع کا ہے اوسکا قائل فاعل ہالک ہوگا نہ ناجی شاہد لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ کے حق مین جبکہ اوس نے صدق دل سے اس کلمہ کو کہا ہے وعدہ جنت کا آیا ہے گو عمل مین کیسقدر قاصر رہا ہو اور اگر تائب ہو چکا ہے تو وہ برابر بے گناہ کے ہوگا اور اگر مرتکب کبیرہ نے باوجود ایمان صحیح کے توبہ نہین کی ہے اور مر گیا ہے تو وہ بھی مخلد فی النار نہو گا معاف کرنا یا پکڑنا اللہ کی مشیت پہر مستور الحال انشاء اللہ تعالی استور الحال رہیگا اسواوس سے درگزر کریگا سوا اسکے اللہ تعالے نے قائل کلمہ شہادت پر جہنم کو حرام کیا ہے قرآن مین فرمایا ہے ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ توحید اس طاعات و افضل حسنات ہی یہ خیر ذرہ سے بڑھکر ہے حدیث بطاقہ اسکی شاہد ہی گناہان صغیرہ نماز و روزہ وغیرہا سے مٹتے رہتے ہین یہ اللہ کا فضل وسیع ہے رہے کبائر اونکے لئے توبہ مقرر ہے اور جسپر دنیا مین حد جاری ہو چکی وہ تو اپنے گناہ سے بالکل پاک ہو گیا اب آخرت مین دوبارہ معذب نہو گا حدیث انس مین فرمایا ہے اے بیٹے آدم کے تو جبتک مجکو پکاریگا اور میرا امیدوار رہیگا مین تجھکو بخشتا رہونگا جو کچھ تجہسے ہوا اور کچھ پروا نکرونگا اگر تیرے گناہ آسمان کی چوٹی تک پہنچ جائینگے اور تو مجہسے بخشش مانگیگا مین تجھکو بخشدونگا اے ابن آدم اگر تو پاس میرے زمین بہر خطا لیکر آئیگا اور تو نے شرک نکیا ہوگا تو مین پاس تیرے زمین بہر مغفرت لیکر آؤنگا رواہ الترمذی وحسنہ یہ حدیث واسطے ہمسے گنہگارون کے ایک بڑا وسیلہ جمیلہ ہے مغفرت ذنوب کا ہم اللہ و رسول کو سچا جانتے ہین اور ہمکو اپنے گناہون کا اقرار ہے اور ہم اپنے عدم تحفظ پر سخت نادم ہین ؎

لعل رحمۃ ربی حین یقسمہا	تاتی علے حسب العصیان فی القسم

نووی رہ نے کہا ہے مختار واسطے بندہ کے حالت صحت مین یہ ہے کہ خائف وراجی دونون ہو اور حالت مرض مین نری رجا ہو نصوص کتاب وسنت اسی بات پر متظاہر ہین نری رجا ہر حال پر اختلال ہین مذہب مرجیہ کا ہے اور نرا خوف ہر حال مین مشرب خارجیہ کا اہلسنت کا مذہب یہ ہے کہ خوف ورجا حد اعتدال پر رہے نہ بالکل خائف وناامید ہو نہ بالکل راجی بلا خوف غزالی نے کہا ہے خوف ورجا مین حدیثین آئی ہین ناظر کو شک ہوتا ہے کہ انہین کون افضل ہے اور مطلق پوچھنا اسبات کا کہ خوف افضل ہے یا رجا قول فاسد ہے یہ ویسی بات ہے کہ کوئی پوچھے کہ روٹی افضل ہے یا پانی اسکا جواب یہی ہوگا کہ بھوکے کے لئے روٹی افضل ہے او پیاسے کے لئے پانی اور اگر بھوک پیاس دونون ہون تو اون مین جون سی حالت غالب ہوگی اوسیکا اعتبار ہوگا یعنے اگر بھوک غالب ہے تو روٹی افضل ہے اور اگر پیاس زیادہ ہے تو پانی افضل ہے اور اگر دونون مساوی ہین تو پھر یہ دونون بھی برابر ہون گے اگرچہ بعض احوال مین ایک کو دوسرے پر افضل کہہ سکتے ہین مثلاً اگر دل پر مرض بیخوف ہونے کا اللہ سے اور مغرور ہونے کا اللہ پر غالب ہے تو خوف افضل ہوگا اور اگر دل پر یاس وناامیدی چھا گئی ہے تو رجا افضل ہوگی اور حالت اعتدال ہر جگہہ مین محمود ہوتی ہے غزالی رحمہ اللہ نے تدبیر حاصل کرنے خوف کی بتائی ہے پھر برے خاتمہ کے معنے بتائے ہین پھر انبیا و اولیا کے حکایات خوف لکھے ہین ہمارا رسالہ الصدق اللجا جامع احوال خوف ورجا ہے۔

فصل ششم بیان مین زہد فی الدنیا کے

حدیث مستورد بن شداد مین فرمایا ہے واللہ ما الدنیا فی الاخرۃ الا مثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم ترجع رواہ مسلم یعنے دنیا بنسبت

آخرت کے ایسے بیقدر وکم مقدار چیز ہے جیسے کوئی دریا مین انگلی ڈالے پہر دیکھے کہ کتنا پانی لیکر آئی جابر کہتے ہین حضرت کا ایک بزگوش بریدہ و مردار پر گزر ہوا فرمایا تم مین کوئی اسکو ایک درم کو مول لیتا ہے کہا ہمتو مفت مین بہی نلین فرمایا اللہ نیا اھون علی اللہ من ھذا علیکم رواہ مسلم یعنے دنیا اس سے بہی خوارتر ہے نزدیک اللہ کے ابوہریرہ کا لفظ یہ ہے الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر رواہ مسلم یعنے دنیا قیدخانہ ہے مومن کا بنسبت نعیم آخرت کے اور بہشت ہی کافر کی بنسبت عذاب آخرت کے دوسرا لفظ ابوہریرہ کا رفعا یہ ہے حجبت النار بالشہوات وحجبت الجنت بالمکارہ متفق علیہ یعنے آگ شہوتون کے پردہ مین چہپائی گئی ہے اور بہشت مکروہات کے پردہ مین یعنے شہوت رانی کا انجام دوزخ ہے اور تکلیف اوٹہانے کا نتیجہ جنت تیسرا لفظ انکا رفعا یون ہے الا ان الدنیا ملعونۃ وملعون مافیہا الا ذکر اللہ وما والاہ وعالم ومتعلم رواہ الترمذی وابن ماجۃ یعنے سوا علم وتعلم وذکر خدا کے جو کچہہ دنیا مین ہے سب ملعون ہے سہل بن سعد رفعا کہتے ہین لو کانت الدنیا تعدل عند اللہ جناح بعوضۃ ما سقی کافرا منہا شربۃ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ یعنے دنیا کی حقیقت نزدیک اللہ کے اگر برابر ایک پرپشہ کے بھی ہوتی تو اللہ کسی کافر کو ایک کہونٹ پانی بہی اوس مین سے نہ دیتا اللہ نے جو دنیا کافرون کو دی ہے سو اسی سبب سے کہ اوسکی کچہہ عزت و وقعت وحرمت ونفانزدیک خدا کے نہین ہے ملعون چیز ملعون لوگون کو بخشی ہے اور مومنون کو اوس سے بچایا ہے جتنی حدیثین مذمت دنیا مین آئی ہین وہ سب دلیل ہین زہد فی الدنیا پر حدیث عقبہ بن عامر مین فرمایا ہے اذا رایت اللہ عز وجل یعطی العبد من الدنیا علی معاصیہ ما یحب فانما ھو استدراج ثم تلا رسول اللہ صلعم فلما نسوا ما ذکروا بہ فتحنا علیہم ابواب کل شیء حتی اذا فرحوا بما اوتوا اخذناھم بغتۃ فاذا ھم مبلسون رواہ

احمد یعنے جب تو دیکھے اللہ تعالے کو کہ وہ کسی بندہ کو باوجود گناہ کرنے کے حسب دلخواہ دنیا دیتا ہے تو یہ اللہ کا اوسکے ساتھہ مکر ہے پہر یہ آیت پڑہی کہ جب وہ نصیحت کو بہول گئے تو ہمنے ہر چیز کے دروازے اوپر کہولدئے جب وہ اوس عطا پر خوش ہوئے ہمنے یکایک انکو پکڑلیا وہ نا امید و حسرت آلودہ ہوکر رہگئے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے من طلب الدنیا حلالا مکاثرا مفاخرا مرائیا لقی اللہ وھو علیہ غضبان رواہ البیھقی و ابو نعیم فی الحلیۃ یعنے جسنے حاصل کی دنیا حلال طور پر اسلئے کہ بہت سا مال جمع کرے فخر و ریا کرے تو وہ ملیگا اللہ سے اور اللہ اوسپر غضبناک ہوگا اب قیاس کرنا چاہیئے کہ جب حلال مال مین یہ نکال و وبال ہے تو جمع مال حرام مین کیا کچھہ عذاب و عقاب نہوگا حلالہا حساب و حرامہا عذاب شبہتہا عتاب فضیلت فقر و مذمت غنا مین جتنی حدیثین آئی ہین وہ سب طرف زہد فی الدنیا کے بلاتے ہین دنیا ایک بے وفا چیز ہے ایسی چیز مین دلبستگی کرنا کیا حاصل ہے

باکہ وفا کرد کہ با ما کند	دولت دنیا کہ تمنا کند

عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہین حضرت نے ایکدن خطبہ پڑہا فرمایا دنیا ایک عرض حاضر ہے بر و فاجر اوس سے کہاتے ہین آخرت ایک اجل صادق ہے اوسدن بادشاہ قادر حکم کرے گا سن رکھو ساری خیر جنت مین ہے اور سارا شر دوزخ مین تم عمل کرو اللہ سے بچکر اور جانلو کہ تم عرض کئے جاؤگے اپنے عملون پر فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ و من یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہ رواہ الشافعی شداد کا لفظ یہ ہے اے لوگو دنیا ایک عرض حاضر ہے اوس سے ہر نیک و بد کہاتا ہے آخرت ایک وعدہ راست ہے ملک عادل اوسدن حکم کرے گا حق کو ثابت باطل کو باطل کرے گا تم ابناء آخرت ہو جاؤ ابناء دنیا مین سے نہو ہر بچہ اپنی ہی مان کے پیچھے جاتا ہے رواہ ابو نعیم فی الحلیۃ حدیث عبداللہ بن جعفر مین فرمایا ہے اذا رایتم من یزھد فی الدنیا فادنوا منہ فانہ

يلقى الحكمة رواه ابو يعلى يعنے جب دیکھو تم کیسکو کہ وہ بے رغبت ہے دنیا مین تو اوسکے پاس بیٹھو کہ اوسکو حکمت سکہائی جاتی ہے ابن عمر کا لفظ رفعًا یہ ہے لا یصیب عبد من الدنیا شیئا الا نقص من درجاتہ عند اللہ وان کان علیہ کریما رواہ ابن ابی الدنیا واسنادہ جید یعنے بقدر دنیا کے درجہ بندہ کا نزدیک اسکے گھٹ جاتا ہے گو اللہ کے یہان وہ عزت دار ہو ثوبان نے حضرت سے پوچھا تہا مجھکو کسقدر دنیا کفایت کرتی ہے فرمایا جو بھوک کو بند کرے ستر کو چھپائے اور اگر تیرے پاس گھر ہو جو سایہ کرے تو خیر اور اگر سواری بھی ہے تو پھر کیا پوچھنا رواہ الطبرانی حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے ما فوق الازار وظل الحائط وجر الماء فضل یحاسب بہ العبد یوم القیامۃ او یسال عنہ رواہ البزار ورواتہ ثقات یعنے ایک تہمد و سایہ دیوار و آب گرم سے جو زیادہ ہوگا اوسکا حساب بندہ سے دن قیامت کے لیا جائیگا غزالی نے بیان مین حقیقت زہد و فضیلت زہد و ضرورت زہد کے بسط تمام کیا ہے اور کچھہ بیان اسکا ہمارے رسائل مختلفہ مین بھی آیا ہے احیاء العلوم و کیمیاے سعادت کا مطالعہ کرنا واسطے درستی علم معاملہ کے بہت ضرور ہے اسجگہہ فقط اشارہ کرنا مقصود تہا وہ حاصل ہو گیا۔

فصل نہم بیان مین اخلاص فی العمل کے

قال تعالی وما امروا الا لیعبدوا اللہ مخلصین لہ الدین اخلاص عبادت عبارت ہے توحید خالص سے جسکا بیان رسالہ رعایۃ الایمان مین کیا گیا ہے اور دین خالص اس باب مین ایک کتاب جامع ہے وقال تعالی الا للہ الدین الخالص اور حدیث عمر مین فرمایا ہے انما الاعمال بالنیات یعنے اعتبار اعمال کا نیت پر

ہے ایکمرد قبیلہ اسلم نے حضرت سے کہا تھا ایمان کیا چیز ہے فرمایا اخلاص رواہ البیہقی بطولہ معاذ بن جبل کو جب طرف یمن کے بھیجا فرمایا اخلاص دینک یکفیک العمل القلیل رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد حدیث ضحاک بن قیس مین فرمایا ہے ایہا الناس اخلصوا اعمالکم فان اللہ تبارک وتعالی لا یقبل من الاعمال الا ماخلص لہ رواہ البزار والبیہقی ابوامامہ کا لفظ رفعاً یہ ہے ان اللہ عزوجل لا یقبل من العمل الا ماکان لہ خالصًا وابتغی بہ وجہہ رواہ ابوداود والنسائی باسناد جید یعنے اللہ تعالی اوسی عمل کو قبول کرتا ہے جو خالص اوسکے لئے ہوتا ہے اور مطلب اوس سے اللہ کی رضا ہوتی ہے پس جس عمل مین کچھہ بھی لگاؤ غیر کا ہوا وہ عمل مردود ہے قرآن مین فرمایا ہے فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدًا یعنے جسکو اللہ سے ملنے کی امید ہو وہ عمل نیک یعنے خالص کرے اور اپنے رب کی عبادت مین کسیکو شریک نکرے احادیث اخلاص وصدق نیت صالحہ کے ترغیب ترہیب مین مذکور ہین اور تفصیل اس عمل کی کتاب مکارم الاخلاق مین لکھی گئی ہے اصل اصول نجات مین یہی فعل اخلاص ہے لکن وجود اسکا ہر زمانہ مین کمیاب بلکہ نایاب ہی ضرور ہے اغوار نفس وشیطان سے شرکت ریا وسمعہ کی اعمال ونیت مین ہوجاتی ہے دقائق ریا کا بیان جیسا احیاء العلوم مین ہے دوسری کتاب مین کم ہوگا یہ بلا اہل علم وعبادت مین بنسبت عوام مسلمین کے زیادہ ہوتی ہے ہمنے بیان ریا کا رسالہ لسان العرفان وغیرہا مین قدرے بسط کے ساتھہ لکہا ہے وہ چیز جسکا اہتمام سب سی زیادہ ہر عمل مین چاہیئے یہی اخلاص ہے اونے ریا شرک ہوتی ہے اور شرک ظلم عظیم ہے مومن کے سب گناہ بخشے جاسکتے ہین مگر شرک کہ اوسکی جزا خلود فی النار ہے اخلاص کی ضد یہی شرک ہے جسطرح کہ اتباع کی ضد بدعت ہی شرک وبدعت دونون خلاف خلوص وتوحید ہین جب اخلاص

نہوا تو سارے عمل بنا بر فاسد علی الفاسد ہو جاتے ہین انسان مصداق عاملۃ ناصبۃ کا ہو جاتا ہے اسی جگہہ سے توحید کو راس طاعات افضل حسنات کہا گیا ہے۔

فصل ہشتم بیان مین حسن خلق کے

اللہ تعالے نے فرمایا ہے انک لعلی خلق عظیم اور حدیث انس مین آیا ہے کان رسول اللہ صلعم احسن الناس خلقا متفق علیہ ابن عمر و رفعًا کہتے ہین ان من خیارکم احسنکم اخلاقا متفق علیہ یعنے حضرت بڑے خوش اخلاق تھے اور بہتر شخص وہ ہے جو خوش اخلاق ہو حدیث نواس بن سمعان مین حسن خلق کو بر فرمایا ہے رواہ مسلم والترمذی ابو الدرداء کا لفظ یہ ہے کہ حضرت نے فرمایا ماشی اثقل فے میزان المومن یوم القیامۃ من خلق حسن رواہ الترمذی وصححہ وابن حبان یعنے ترازو مین دن قیامت کے کوئی شے حسن خلق سے زیادہ بھاری نہو گی دوسرا لفظ ترمذی کا یہ ہے ان صاحب حسن الخلق لیبلغ بہ درجۃ صاحب الصوم والصلوۃ ورواہ البزار باسناد جید یعنے صاحب حسن خلق درجۂ صاحب صوم وصلوۃ کو بسبب حسن خلق کے پہنچ جاتا ہے اگرچہ اوسنے بہت سا روزہ نماز نہین کیا ہے حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہے کہ جو چیز اکثر بہشت مین لیجاتی ہے وہ تقوے وحسن خلق ہے اور اکثر دخول نار کا بسبب فم وفرج کے ہوتا ہے رواہ الترمذی وصححہ وابن حبان عائشہ کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ بڑا کامل ایمان مین وہ شخص ہے جسکا خلق بہت اچھا ہو اور اپنی اہل پر نہایت مہربان ہے رواہ الترمذی وحسنہ وقال الحاکم صحیح علی شرطہما دوسرا لفظ یہ ہے کہ مومن بسبب حسن خلق کے درجہ صائم قائم کو پہنچ جاتا ہے رواہ ابو داود وابن حبان تیسرا لفظ یہ ہے کہ درجات قائم اللیل صائم النہار کو پالیتا ہے

رواه الطبرانی انس کا لفظ رفعاً یون ہے کہ بندہ اپنے حسن خلق سے عظیم درجات آخرت و شرف منازل کو پہنچتا ہے حالانکہ وہ ضعیف العبادۃ ہے اور سوء خلق سے اسفل درجۂ جہنم کو پہنچتا ہے رواہ الطبرانی ورواتہ ثقات حدیث صفوان بن سلیم مین فرمایا ہے الا اخبرکم بایسر العبادۃ واہونہا علے البدن الصمت وحسن الخلق رواہ ابن ابی الدنیا مرسلا یعنے بہت سہل و آسان وکم عبادت خاموش رہنا اور خوش خلق ہونا ہے علا ربن شخیر کہتے ہین ایک آدمی سامنے حضرت کے آیا اور کہا کہ کون عمل افضل ہے فرمایا حسن خلق پہر داہنی طرف سے آیا اور یہی سوال کیا فرمایا حسن خلق پہر بائین طرف سے آیا اور یہی پوچہا فرمایا حسن خلق پہر پس پشت سے آکر کہا کہ کون عمل افضل ہے حضرت نے التفات کرکے فرمایا مالک لا تفقہ حسن الخلق وہو ان لا تغضب ان استطعت رواہ محمد بن نصر المروزی مرسلا یعنے تجھکو کیا ہوا ہے کہ تو بات نہین سمجہتا افضل عمل خوبی عادت ہے تجہسے اگر بن سکے تو غصہ نکیا کر یہ ایک خلق ہے منجملہ اخلاق مہلکات کے اسیطرح جتنے مہلکات ہین اونسے بچنا داخل حسن خلق ہے حدیث ابی امامہ مین واسطے صاحب حسن خلق کے ضمانت گہر کی اعلی جنت مین دی ہے رواہ اہل السنن وحسنہ الترمذی سو جس چیز کے حضرت ضامن ہوئے ہین وہ چیز ضرور ہونے والی ہے ہمکو چاہیئے کہ ہم ساتھہ اوس چیز کے جہانتک بن سکے متصف ہون تاکہ یہ ضمانت ہمارے حق مین ثابت ہو جائے حدیث جابر مین کہا ہے کہ بہت دوست مجھکو تم مین اور بہت قریب مجھسے نشست مین دن قیامت کے وہ شخص ہوگا جسکے اخلاق بہت اچھے ہین رواہ الترمذی وحسنہ عمار بن یاسر کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ حسن خلق ایک خلق اعظم الٰہی ہے رواہ الطبرانی ہمکو چاہیئے کہ ہم متخلق باخلاق خدا بنین تاکہ عمدہ نتیجہ اوسکا ہمکو حاصل ہو یہ نتیجہ ابو ہریرہ سے مرفوعاً یون مروی ہے کہ اللہ نے

ابراہیم علیہ السلام کو وحی بھیجی تھی کہ اے میرے خلیل تو اپنے خلق کو درست کر گو ساتھ کافرون کے ہو تو مدخل ابرار مین داخل ہوگا واسطے شخص نیک خلق کے میری بات ہو چکی ہے کہ مین اوسکو نیچے اپنے عرش کے سایہ دونگا اور اپنے حظیرۂ قدس سے پلاونگا اور اپنی ہمسایگی سے نزدیک رکھون گا رواہ الطبرانی دوسرا لفظ اوسکا یہ ہے کہ جس شخص کے خُلق و خَلق کو اللہ نے اچھا کیا ہی اوسکو آگ کبھی نکھائے گی رواہ الطبرانی فی الاوسط ع ہمچو روئے خویش نیکو ساز خوی خویش را + ابوذر سے فرمایا تھا تو لازم پکڑ حسن خلق و طول صمت کو واللہ عمل نکیا خلائق نے مثل انکے رواہ ابن ابی الدنیا والطبرانی والبزار وابو یعلی باسناد جید و رواتہ ثقات دوسرا لفظ یہ ہے اے ابوذر کیا نہ بتاؤن مین تجکو افضل عبادت جو بدن پر بہت سبک اور میزان مین بہت گران اور زبان پر بہت آسان ہے کہا ہان فرمایا علیک بطول الصمت و حسن الخلق فانک لست بعامل بمثلھما اسامہ بن شریک کہتے ہین کچھ لوگون نے حضرت سے پوچھا تھا من احب عباد اللہ الی اللہ فرمایا احسنھم خلقا رواہ الطبرانی ورواتہ محتج بھم معاذ کہتے ہین اخیر وصیت حضرت کی مجھکو یہ تھی کہ یا معاذ احسن خلقک للناس رواہ مالک عایشہ کہتی ہین حضرت یہ دعا کرتے تھے اللھم احسنت خلقی فاحسن خلقی رواہ احمد ورواتہ ثقات حدیث ابو ہریرہ مین رفعاً آیا ہے کہ آدمی مومن ہوتا ہے اوسکے خلق مین کچھ خلل ہوتا ہے اس سبب سے اوسکا ایمان گھٹ جاتا ہے رواہ ابوداؤد والترمذی دوسرا لفظ یہ ہے کہ تم سب لوگون کو مال نہین دیسکتے لکن بسط وجہ و حسن خلق سے اونکی گنجایش کرو رواہ ابو یعلی والبزار بسند حسن جید حدیث رافع مین حسن خلق کو نما اور سوء خلق کو شوم فرمایا ہے رواہ احمد ابو ہریرہ رفعاً کہتے ہین کہ حضرت یہ دعا کرتے تھے اللھم انی اعوذ بک من الشقاق والنفاق وسوء الاخلاق رواہ ابوداود والنسائی مین کہتا ہون جتنے اخلاق حسنہ و مکارم

حمیدہ سنن صحیحہ مین آئے ہین جیسے رفق و اناءت و حلم و علم و تواضع و خشوع و طلاقت وجہ و طیب کلام و افشاء سلام و اطعام طعام و البا س لباس مصافحہ و معانقہ ونحوہا یہ سب حسن اخلاق مین داخل ہین اور جتنے اخلاق ذمیمہ احادیث مرفوعہ مین آئے ہین جیسے غضب و حسد و بخل و تہاجر و تشاجر و تدابر و تحریش و اغرار و قذف و ترویع مسلم و تخویف مومن بسلاح وغیرہ وہ سب اخلاق سیئہ مین داخل ہین ہمنے بیان حسن خلق کا کتاب مکارم الاخلاق مین بہت بسط سے کیا ہے طرف اوسکے مراجعت کرنا توفیق خیر ہے۔

فصل پنجم بیان مین حب حق عزوجل کے

اللہ نے فرمایا ہے والذین آمنوا اشد حبا للہ یعنے ایماندار لوگ اللہ کی محبت مین بڑے پکے سچے سخت و مضبوط ہوتے ہین **قال تعالی** قل ان کان اباءکم وابناءکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموھا ومساکن ترضونہا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجہاد فی سبیلہ فتربصوا حتی یاتی اللہ بامرہ یہ دلیل ہے اسبات پر کہ محبت اللہ و رسول کی ان سب اشیاء سے زیادہ تر ہونا چاہیئے حدیث انس مین رفعاً آیا ہے لا یومن احدکم حتی یکون اللہ و رسولہ احب الیہ مما سواھما رواہ الشیخان دوسرا لفظ انکا یہ ہے لا یومن العبد حتی اکون احب الیہ من اھلہ ومالہ والناس اجمعین رواہ مسلم تیسرے حدیث انس مین یون فرمایا ہے ثلاث من کن فیہ وجد بھن حلاوۃ الایمان من کان اللہ ورسولہ احب الیہ مما سواھما ومن احب عبدا لا یحبہ الا للہ ومن یکرہ ان یعود فی الکفر بعد ان انقذہ اللہ منہ کما یکرہ ان یقذف فی النار رواہ

الشیخان والترمذی والنسائی یعنے تین چیزین ہین جس شخص مین وہ ہونگی اوسکو
ایمان کا مزہ ملیگا ایک یہ کہ اللہ ورسول اوسکو ماسوا ہماسے زیادہ تر دوست ہون
دوسرے یہ کہ جسکو دوست رکھے اوسکو اللہ ہی کے لیئے دوست رکھے نہ کسی اور وجہ
سے تیسرے یہ کہ بعد رہائی کے کفر سے پہر کافر ہونے کو برا جانے جسطرح کہ آگ مین
گرنے کو برا جانتا ہے ہمنے اس حدیث کی شرح مستقل لکھی ہے جسکا نام تقویۃ الایقان
فی شرح حدیث حلاوۃ الایمان ہے حدیث ابوہریرہ مین رفعًا منجملہ اون سات
شخصون کے جنکو قیامت مین اللہ اپنے سایہ مین جگہہ دیگا ذکر اون دو شخصون کا
بہی آیا ہے جو آپسمین اللہ کے لئے محبت رکہتے ہین رواہ الشیخان حدیث ابوامامہ مین
فرمایا ہے من احب للہ وابغض للہ واعطی للہ ومنع للہ فقد استکمل الایمان
رواہ ابوداود یعنے کمال ایمان یہ ہے کہ حب وبغض وعطا ومنع جو کچھہ ہو وہ اللہ
ہی کے لئے ہو نہ کسی اور علاقہ کے سبب سے وہٰکذا حدیث ابی ذر مین حب للہ وبغض للہ کو
افضل اعمال فرمایا ہے رواہ ابوداود بندہ کا اللہ کو دوست رکہنا اسیطرح ہوتا ہے کہ
اللہ کے ماموارت بجالاے منہیات سے بازرہے مقدورات پر صبر کرے انعامات پر شاکر
ہو مخالفات ونامرضیات سے بہاگے پہر جو لوگ اللہ کے دوست ہین یا جو اعمال کہ محبوب
خدا ہین اونکو دوست رکھے اور جو لوگ اور جو اعمال کہ ناپسند خدا وتذو الجلال
ہین اون کو دشمن رکھے جب یہ صفت کسی مومن مین حاصل ہو جاتی ہے تو پہر اللہ
بہی اوسکو دوست رکہنے لگتا ہے یحبھم ویحبونہ اور آسمان وزمین مین اوس کی
دوستی کی پکار ہو جاتی ہے کریمۂ ان الذین امنوا وعملوا الصالحات سیجعل لھم
الرحمٰن ودا کی تفسیر مین یہی مضمون حدیث مین آیا ہے ابوہریرہ کہتے ہین حضرت
نے فرمایا ہے ان اللہ اذا احب عبدا دعا جبریل فقال انی احب فلانا فاحبہ
قال فیحبہ جبریل ثم ینادی فی السماء فیقول ان اللہ یحب فلانا فاحبوہ

فیحبه اهل السماء ثم یوضع له القبول فی الارض الحدیث رواه مسلم یهی مضمون
اسی حدیث مین بحق مبغوض خدا بھی آیا ہے عیاذا باللہ دوسرا لفظ ابوہریرہ کا یہ ہے
لو ان عبدین تحابا فی اللہ عزوجل واحد فی المشرق وأخر فی المغرب یجمع اللہ
بینهما یوم القیامة یقول هذا الذی کنت تحبه فیّ رواه البیهقی فی
شعب الایمان الحمد للہ تعالی کہ مین اللہ ورسول اور صحابہ واہل بیت ومجتہدین وسلف
صالحین اور محدثین وخلف تبعین کو دوست رکھتا ہون اور اللہ سے امید ہے کہ
مجھکو دن قیامت کے اونسے ملائے اور ہمسایگی اپنے دوستون کی نصیب کرے وما
ذالک علی اللہ بعزیز مینے کتاب مکارم الاخلاق مین بیان فضل حب فی اللہ اور حث
علی حب اللہ اور علامات حب اللہ للعبد وحث علی التخلق بحب اللہ وسعی فی تحصیل
حب اللہ کا بسط سے لکھا ہے اوسکی طرف رجوع کرنا دلیل سعادت ہے والتوفیق بید اللہ تعالی
بلکہ اگر کوئی عمل مین قاصر بھی ہوتا ہے لکن دل اوسکا محبت خدا ورسول مین مستغرق
ہے تو بھی اوسکے لئے حدیث انس مین ایک بڑی بشارت ہے جسکے مقابلہ مین ساری
دنیا بما فیہا ہیچ وپوچ ہے وہ کہتے ہین ایک مرد نے حضرت سے پوچھا تھا کہ قیامت کب ہوگی
فرمایا تو نے اوسکے لئے کیا طیاری کی ہے کہا کچھ بھی نہین اتنی بات ہے کہ مین اللہ
ورسول کو دوست رکھتا ہون فرمایا انت مع من احببت یعنے تو اوسدن اوسیکے
ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکھتا ہے انس کہتے ہین فما فرحنا بشیء فرحنا بقول النبی
صلعم انت مع من احببت فانا احب النبی صلعم وابابکر وعمر وارجوا ان
اکون معہم بحبی ایاہم ایک روایت بخاری مین یہ آیا ہے کہ وہ مرد سائل ایک جنگلی
آدمی تھا یعنے بادیہ نشین جب حضرت نے اوسکو یہ جواب دیا تو ہم بھی اوسی کیطرح
ہین ہمکو بھی اس ارشاد سے ایک بہت ہی بڑی خوشی حاصل ہوئی ترمذی کا لفظ یہ ہے
کہ رایت اصحاب النبی صلعم فرحوا بشیء اشد منہ ایک مرد نے کہا الرجل

یحب الرجل علی العمل من الخیر یعمل به ولا یعمل بمثله فرمایا المرء مع من احب
رواه الترمذی ابن مسعود کا لفظ یہ ہے ایک شخص نے کہا اے رسول خدا کیف
تری فی رجل احب قوما ولم یلحق بھم فرمایا المرء مع من احب رواه الشیخان
ورواه احمد باسناد حسن من حدیث جابر یہ دلیل ہے اسبات پر کہ مجرد محبت
دوستان خدا کی موجب مغفرت کے ہوتی ہے گو برابر اونکے عمل مین نہو ابو ذر کہتے
ہین کہ مینے کہا اے رسول خدا الرجل یحب القوم ولا یستطیع ان یعمل بعملہم
فرمایا انت یا ابا ذر مع من احببت مینے کہا انی احب اللہ ورسولہ فرمایا فانک مع
من احببت ابو ذر نے اسکا اعادہ کیا حضرت نے بھی اسی جواب کا اعادہ فرمایا رواه ابوداؤد
معلوم ہوا کہ ابو ذر رضی اللہ عنہ نے واسطے مزید اطمینان کے خوب ہی ٹھونک بجاکر
اس بشارت کو دریافت کرلیا اور حضرت نے بھی یہ حکم مقرر رکہا اور مکرر فرمایا کہ ہان تو
اوسیکے ساتھ ہوگا جسکو تو دوست رکھتا ہے حدیث علی مرتضیٰ مین فرمایا ہے لا یحب
رجل قوما الا حشر معھم رواه الطبرانی باسناد جید اور حدیث عائشہ مین
فرمایا ہے لا یحب رجل قوما الا جعلہ اللہ معھم الحدیث رواه احمد باسناد
جید یعنے حشر ہر شخص کا اوسی قوم کے ساتھ ہوگا جسکو وہ دوست رکھتا ہے یہ حدیث
بعموم خود شامل ہر نیک و بد ہے قرآن مین فرمایا ہے ومن یتولھم منکم فانہ منھم
غرضکہ صالح کا حشر ساتھ صالح کے اور فاسق کا حشر ساتھ فاسق کے ہوگا پھر صلحاء
وطلحاء جو ایک قسم کے عمل والے ہونگے الگ الگ کیے جاینگے مثلا اہل نماز جدا اہل صوم
جدا اہل خیرات و صدقات جدا اہل زہد و قناعت جدا اسیطرح زانی الگ اور شرابی الگ
اور عشاق الگ اور حرام خوار الگ سود خوار الگ اہل کبر و حسد الگ لکن فاسق برابر
صالح کے نہونگے اللہ نے فرمایا ہے ام حسب الذین اجترحوا السیئات ان نجعلہم
کالذین امنوا وعملوا الصالحات سواء محیاھم ومماتھم ساء ما یحکمون

یعنے کیا فاسقون کو یہ گمان ہے کہ ہم برابر صالحین کے ہونگے انکا جینا مرنا برابر ہے برا حکم کرتے
ہین یہ لوگ کہ ان دونون نوع کو برابر سمجھتے ہین بہر صلحا رہین جو دوستدار ہین اللہ ورسول کے
اونکے برابر کسی کا مرتبہ اوسدن نہوگا وہ نور کے منبرون پر ہونگے اور خلائق حساب
کتاب مین گرفتار ہوگی عایشہ نے رفعًا کہا ہے الشرك اخفی من دبیب الذر علی
الصفا فی اللیلة الظلماء وادناہ ان تحب علی شیٔ من الجور وتبغض علی شیٔ
من العدل وہل الدین الا الحب والبغض قال اللہ تعالی قل ان کنتم تحبون
اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد۔

فصل دہم بیان مین خشوع تعالی کے

خشوع محبت سے ہوتا ہے محبت بدون معرفت وادراک کے نہین ہوتی کیونکہ انسان
اوسی چیز سے محبت کرتا ہے جسکو جانتا پہچانتا ہے ولہذا جمادات متصف ساتھہ
اس صفت کی نہین ہوتی سو جتنے اسباب واسطے محبت کے خیال کئے جاتے ہین وہ سب
اوصاف جلال وجمال بروجہ کمال ذات ذوالجلال مین موجود فی الحال ہین جب
اونکی شناخت کسی مومن کو ہوجاتی ہے تو وہ سامنے محبوب کے خاشع وخاضع رہتا ہی
اور جو کچھہ اوس سے قلبًا وقالبًا صادر ہوتا ہے وہ اوسمین پابندی رضاء محبوب
کی رکھتا ہے بلکہ اوسکو کوئی شے سوا رضاے محبوب کے مقصود نہین ہوتی ہر سو
وجود خشوع کا محبت الٰہی مین یہ ہے کہ فرائض کو مطابق شرائط شرع کے بجالائے پہر
نوافل عبادات پر جھکے اور ہر نعمت کو طرف سے اللہ کے جانے اور اپنے نفس
کو اداے شکر مین قاصر معلوم کرے جب یہ حالت دلکی ہوگی تو خواہی نخواہی
سامنے رب معبود کے خاشع ہوگا اور کمال تقصیر کی وجہ سے نادم رہیگا صدق

اس خشوع کا یہ ہوتا ہے کہ ہر دم اللہ کا ذکر کرے جسکو اللہ کا دوست جانے اوسکا محب ہو مثلاً محبت رسول خدا صلعم اسی وجہ سے عمدہ ہے کہ وہ عین محبت خدا ہے اسیطرح محبت اہل علم وتقوے کی اور محبت اعمال حسنہ کی کہ یہ سب راجع ہے طرف محبت خدا کے اہل بصیرت کے نزدیک سواے خدا کے اور کوئی محبوب نہین اور نہ کوئی مستحق محبت وخشوع ہے ٥

جز خضوع وبندگی واضطرار		اندرآنحضرت ندارد اعتبار

حدیث قدسی مین آیا ہے لایزال العبد یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ کنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ولسانہ الذی ینطق بہ اسکو بخاری نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اس حدیث کی شرح بسیط ہمنے حظیرۃ القدس مین لکھی ہے اس جگہہ بعض نافہم تشبیہ ظاہر کی طرف جھک پڑے ہین اور بعض حلول واتحاد کے قائل ہو گئے حالانکہ یہی حدیث نافی وحدت وجود کی ہے الغرض جو شخص عارف صفات واسماء وافعال الٰہی ہوتا ہے اوسکو کمال درجہ کا خشوع اللہ کی عبادت ومعرفت وطاعت مین حاصل ہو جاتا ہے اور بندہ سے یہی امر مطلوب ہے اور جو کوئی اس مقام مین قاصر ہے اوسکو محبت غیر خدا دامنگیر حال ہوتی ہے اوسکا خشوع ساتھہ اللہ کے نہین ہوتا وہ جسکو چاہتا ہے اوسکے سامنے خاشع ہوتا ہے انواع شرک اسی جگہہ سے پیدا ہو گئے ہین کوئی پیر پرست ہو گیا کوئی قبر پرست کوئی امام پرست کوئی رای پرست کوئی معشوق پرست کوئی غلام پرست شیطان نے جہان تک بنا ہر کسیکو اپنی دام الفت مین گرفتار کر کے غیر کا خاشع وساجد وعابد بنا دیا اور اللہ ورسول کی محبت سے روک دیا لوگ زبانی دعوے اللہ کی محبت کا کہتے ہین اور رسول خدا کی محب بنے ہین لکن خشوع نہین رکھتے اگر خشوع رکھتے تو پھر سوا اللہ ورسول کے کسیکے سامنے خاضع

نہوتے اور جان لیتے کہ مجمع جملہ کمالات ذات الٰہی ہے وہ کون مطلب ہے جو اللہ سی نہین نکلتا کہ ہم اوسکو چھوڑکر اور سنت رسول سے منہہ موڑکر دوسرے کے در پر بہیک مانگنے کو جائین بلکہ یہ کمال درجے کی کمحراہی ہے کہ بندہ تو ہم اللہ کے ہون اور امت رسول اللہ کی ہیر محتاج غیر کے رہین اور غیر کے روبرو خشوع وخضوع کرین بلکہ ہمپر تو یہی فرض ہے کہ ہم ہر حالت عسر ویسر ونشاط وکرہ مین اوسی سے التجا کرین اور سب کو چھوڑکر اوسیکی ذکر وفکر مین رہین ؎

خوش آندل کہ دارد تمنائے دوست	خوش آنکس کہ دربند سودائے دوست
خوش آندل کہ شیداست برروی دوست	خوش آندل کہ شد منزلش کوئے دوست

جسکسیکو اللہ کی محبت دل مین سماجاتی ہے اوسکو کوئی رنج یا خوشی دنیا کی اثر نہین کرتی وہ مقابلہ مین اس نعمت لازوال کے سارے جہان کو ایک سفال سمجھتا ہے پادشاہی کو گدائی اور گدائی در دوست کو پادشاہی خیال کرتا ہے ایکدم اگر ذکر محبوب حقیقی سے غفلت لاحق ہوتی ہے تو یہ اوسکی موت ہے اور جو دم کہ اوسکی یاد مین گزرتا ہے وہ اوسکے لئے ایک نعیم مقیم ہے لکن یہ بات فقط دعوے سے حاصل نہین ہوتی ہے اسکا حصول دو طرح پر ہے بعض کو یہ حالت ریاضات ومجاہدات سی بیسر آتی ہے جبکہ اخلاص وصدق ہمت ہمراہ ہوتا ہے اور بعض کو محض الطاف الٰہی سے بسابقۂ ازل جذبۃ من جذبات الحق خیر من عبادۃ الثقلین سعدی رح نے بیان مین احبار خدا کے کیا خوب فرمایا ہے ؎

خوشا وقت شوریدگان غمش	اگر ریشں بینند وگر مرہمش
گدایانے از پادشاہے نفور	بامیدش اندر گدائی صبور
دمادم شراب الم درکشند	وگر تلخ بینند دم درکشند
بلائے خمارست درعیش مل	سلحدار خارست باشاخ گل

نہ تلخ ست صبرے کہ بر یاد اوست	کہ تلخی شکر باشد از دست دوست
اسیرش نخواہد رہائے زبند	شکارش بجوید خلاص از کمند
سلاطین عزت گدایان حے	منازل شناسان گم کردہ پی
ملامت کشانند مستان یار	سبکتر بر داشتر مست بار
بر وقت شان خلق کے رہ برند	کہ چون آبحیوان بظلمت درآند
چو بیت المقدس درون پر زتاب	رہا کردہ دیوار بیرون خراب
چو پروانہ آتش بخود در زنند	نہ چون کرم پیلہ بخود در تنند
دلارام در بر دلارام جوے	لب از تشنگی خشک بر طرف جوی
نگویم کہ بر آب قادر نیند	کہ بر ساحل نیل مستسقی اند

قرآن وحدیث مین ذکر اولیاء اللہ کا آیا ہے اور اللہ نے ولایت کو تقوی مین منحصر فرمایا ہے اور حدیث مین علامت محب خدا کی مفلسی وبے نوائی ارشاد کی ہے رب اشعث اغبر مدفوع من الابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ یہ سب اثر اونکے خشوع وخضوع کا ہے اللہ کی محبت مین اگر خشوع نہوتا تو وہ بہی مثل ابناء دنیا کے خوشدل فارغ البال ہوتے لکن اون کو تو یہ بات معلوم ہو کہ بلوغ الامال فی رکوب الاہوال اسلئے اونپر سارے مصائب دنیا کے آسان ہوگئے ہین بلکہ وہ مصائب سے ایسے خوش رہتے ہین جسطرح کہ دنیا کے لوگ حصول لذات وشہوات سے محظوظ ہین کیونکہ انکو خشوع نہین ہے اگر خشوع ہوتا تو کبہی یہ اس عرض فانی کو عوض جوہر باقی کے اختیار نکرتے ولکن یہ تو ظلوم جہول نکلے اسلئے اقرار تحمل امانت کا کرلیا مگر ایفاء وعدہ کا نہو سکا ۵

این سعادت بزور بازو نیست	تا نبخشد خدائے بخشندہ

اوسدن لوگ چار طرح پر ہونگے ہالکین معذبین ناجین فائزین انکا بیان یہی

رسالہ توزیع العباد مین کیا ہے یہ وہ وقت ہے کہ اگر کوئی ہلاک و عذاب سے بچکر اہل نجات
مین معدود ہو جاے تو سمجھو کہ وہ بڑا نجات اور ہے فائزین کے رتبہ تک پہنچنا ایک عقبہ کود نظر
آتا ہے کہین اسیقدر بن پڑے کہ ان مہلکات سے خفظ ہو اور منجیات کے ساتھہ انصاف
حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ھلک
ثم یاتی زمان من عمل منھم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی ہم اللہ سے
بہیک مانگتے ہین کہ ہمارا خاتمہ ایمان پر کرے

درین مجلس آنکس بکامے رسید		کہ وردور آخر بجامے رسید

مراد اس جام سے اسجگہہ حسن انجام اور کلمہ طیبہ پر اختتام کا ہونا ہے رزقنا اللہ
السعادۃ وختم لنا بالحسنی وزیادۃ۔

خاتمہ

حدیث ابن عباس مین فرمایا ہے تم لوگ اوسدن برہنہ پا برہنہ بدن بے ختنہ اُٹھو گے
جسطرح کہ ہمنے پہلی بار پیدا کیا تہا اوسی طرح پہر پیدا کرینگے یہ وعدہ ہے ہمپر
ہمکو اس وعدہ کا کرنا ہے متفق علیہ مقداد کا لفظ رفعًا یہ ہے سورج دن قیامت کے خلق
سے نزدیک ہو جائیگا ایک میل کے اندازے پر لوگ پسینے مین بقدر اپنے اعمال کے ہونگے
کوئی ایڑی تک کوئی کمر تک کوئی زانو تک کسیکو لگام سی لگ جائیگی رواہ مسلم حدیث
ابوسعید مین فرمایا ہے یقول اللہ یا ادم فیقول لبیک وسعدیک والخیر کلہ فی یدیک
قال اخرج بعث النار قال وما بعث النار قال من کل الف تسعمایۃ
وتسعۃ وتسعین فعندہ یشیب الصغیر وتضع کل ذات حمل حملھا
وتری الناس سکاری وما ھم بسکاری ولکن عذاب اللہ شدید الحدیث

یعنے آدم کو حکم ہوگا کہ آگ کا لشکر نکالو ہر ہزار مین سے نو سو ننا نوے اوسوقت بچا بوڑہا ہوجائیگا حمل والیون کا حمل کرجائیگا لوگ مارے خوف کے مثل مست کے بیہوش وحیوس ہوجائینگے متفق علیہ پہر فرمایا کہ تم مین کا ایک اور یاجوج ماجوج مین سے ہزار ہونگے ابوہریرہ مرفوعا کہتے ہین ایک بڑے موٹے آدمی کو دن قیامت کے لائین گے وہ نزدیک اللہ کے برابر ایک پر پشہ کے بھی نہوگا تم چاہو یہ آیت پڑہو فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا متفق علیہ مراد اہل کفر ہین کیونکہ مومن کے لئے میزان قائم کیجائیگی حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی جو کوئی یہ چاہی کہ قیامت کے دن کو آنکہہ سی دیکہی وہ سورہ اذالشمس کورت واذالسماء انفطرت واذالسماء انشقت پڑہے رواہ احمد والترمذی عائشہ رفعا کہتی ہین لیس احد یحاسب یوم القیامۃ الا ہلک متفق علیہ یعنی جہگڑنا واسطے حساب فہمی کے مہلک ہوگا اور مراد حساب یسیر سی فقط عرض ہی حدیث ابن عمر مین فرمایا ہی اللہ مومن سی قریب ہوکر اپنا ہاتہہ اوسکے دوش پر رکہکر اوسکو چہپائیگا پہر اوس سی اقرار اوس کے گناہون کا کرائے گا وہ اقرار کرکے اپنے جی مین کہیگا کہ اب مین ہلاک ہوا اللہ فرمائے گا سترتہا علیک فی الدنیا وانا اغفرلھا لک الیوم پہر اوس کو کتاب اوسکے حسنات کی دیگا متفق علیہ

پس پردہ بیند عملہاے بد		ہمون پردہ پوشد بآلاے خود	

ابوامامہ نے رفعا کہا ہے وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لاحساب علیھم ولا عذاب مع کل الف سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ شیخ ابن عربی نے ایک جگہہ گنتی کل اہل جنت کی لکہی ہے پہر کہا ہے کہ اہل نار کی گنتی معلوم نہین ہوسکتی ہے اللھم انی اسالک الجنۃ واعوذبک من النار ابوسعید نے آکر کہا اے رسول خدا مجہے بتاؤ کہ قیامت کے دن جبکہ لوگ سامنے رب العالمین کر کہڑے ہون گے کسکو طاقت قیام کی ہوگی فرمایا یخفف المومن حتی یکون علیہ کالصلوۃ

المکتوبۃ رواہ البیھقی وہ پچاس ہزار برس کا دن ایماندار پر برابر وقت ایک نماز
فرض کے ہوگا جسکو وہ دنیا مین پڑہتا تھا احادیث صحیحہ مرفوعہ مین ذکر حوض و
شفاعت و دیدار حشر و صفت جنت و نار و اہل جنت و نار و خلق جنت و نار و خلود فی الجنۃ
والنار کا آیا ہے ان سب پر ایمان لانا فرض ہے منکر احوال برزخ و حشر و نشر و مافیہا
کا جاحد و کافر ہے بیان مین جنت و نعیم جنت کے ہمارا رسالہ مثیر ساکن الغرام
بے مثل و بے مثال ہے اسیطرح بیان مین نار کے رسالہ یقظۃ اولی الاعتبار بغایت
سادہ و پرکار ہے توقع مغفرت کے لئے سب سے بڑہ کر حدیث طویل بطاقہ ہی جسکو
ترمذی و ابن ماجہ نے ابن عمرو سے رفعاً روایت کیا ہے اس زمان آخر مین جب احوال
خلق مین نظر کیجاتی ہے تو اسباب نجات کے اہل اسلام مین کمیاب بلکہ نایاب معلوم
ہوتے ہین ہم کسی اور کو کیا کہین سب سے بدتر عمل مین خود ہم ہین ہماری توبہ
کو اگر دیکہو تو کذابین کی سی ہی ہمارے نماز روزہ کو دیکہو تو ریاکارون کا سا بہی
نہین ہمارے معاملات مین غور کرو تو اون لوگون کے سے ہین جو کہ یوم الحساب
پر یقین نہین رکھتے ہین ہمارے اخلاق کو دیکہو تو شیاطین و بہائم کے اخلاق سی کچھ
زیادہ ہی نکلین گے حقوق خدا کے بجا آوری مین ہمسے زیادہ کوئی قاصر و سارق
نہوگا حقوق عباد کے لئے ہمسے بڑہ کر کوئی مضیع نملیگا اسپر ہمکو تمنا ہے کہ ہم بخشے
جائینگے کیونکہ مسلمان ایماندار ہین فسبحان اللہ وبحمدہ خوف خدا کا ہمارے
پاس ذکر نہین ہے ہمکو کبہی احوال آخرت یاد نہین آتی آخرت در کنار موت رات دن
سلام پیام رکھتی ہے صد ہا ہم عمر بلکہ ہمسے کم عمر مر گئے لکن ہمکو اپنا مرنا کبہی یاد نہین
آتا ہے سوائے شہوات شکم و فرج کے کوئی شغل ہمکو نہین ہے جتنی عادات سیئات
و معاصی قلب و قالب کے ہین وہ سب ہم مین جمع ہین جتنے حسنات و خیرات ہین
ہمنے اونکو منکرات سمجھہ کر چھوڑ رکھا ہے دنیا بھر کے عیب ہم اپنے غیر مین بتاتی

ہین اپنا عیب کبھی ہمکو نہین سوجھتا ذرا سی بات پر ہم دوسرے کو بد دین کافر گمراہ کہدیتے ہین ہمکو کوئی دیکھے تو اوس سے زیادہ بدتر ہین غیر کے اعمال کا حساب لینا ہمکو خوب آتا ہے ہم خود ہر حساب کتاب سے پاک ہین معذلک دعوے اسلام کا رکھتے ہین غیر کی نصیحت کرنے مین چست و چالاک ہین اپنی جان کو بالکل بھول گئے ہین اگر کسی غیر مسلمان کے گھر مین پیدا ہوتے تو اوسی کے مشرب پر ہوتے اب جو مسلمان ماں باپ سے پیدا ہوگئے ہین تو ذرا بھی شرم و حیا اسلام کی ہم مین نہین ہے اتنی توفیق بھی تو نہین ہوتی کہ کسی ایک ہی کتاب حدیث پر مثل مشکوٰۃ شریف وغیرہ کے اپنا حال و قال عرض کرین پھر خدا سے ڈر کر انصاف کی راہ سے کہین کہ ہم مسلمان ہین یا شیطان پھر جبکہ یہ حالت پر ملالت دامنگیر وقت ہے تو کیا صورت نجات کی ہوگی مہلکات منجیات جو کتاب و سنت سے ثابت ہین اور صغائر و کبائر جنکو اہل علم نے کتب دین سے تتبع کرکے لکھا ہے وہ صد ہا عدد سے متجاوز ہین اون سب پر اگر توفیق عمل کی کسیطرح ہاتھ نہین آتی ہے تو انہین دس منجیات و دس مہلکات کو بخوبی سمجھکر فاعل و تارک ہونا چاہیئے کیا تعجب ہے اگر رحمت الٰہی جو اوس کے غضب پر سابق ہے دستگیری فرمائے اور اس ورطہ ہلاک سے ساحل نجات پر لگادے ہم اللہ سے اسلام پر جینا مرنا مانگتے ہین ہم اگر بشامت اعمال بساط قرب سے دور ہین تو وہ تو اپنی رحمت سے ضرور ہی نزدیک ہے اور اوس سے یاس کفر ہے اللہم غفرًا الغرض ساری خوبی و بزرگی و بہبودی و رستگاری طاعت و عبادت خدا و عمل بالمنجیات مین ہے اور تمام تباہی و بدانجامی و ہلاکی و بربادی طاعت شیطان و عمل بالمہلکات مین ہے سعدی رحمہ نے صفت طاعت و عبادت خدا مین کیا خوب فرمایا ہے ؎

کسے را کہ اقبال باشد غلام ‌ ‌ ‌ بود میل خاطر بطاعت مدام
نشاید سر از بندگی تافتن ‌ ‌ ‌ کہ دولت بطاعت توان یافتن
سعادت ز طاعت میسر شود ‌ ‌ ‌ دل از نور طاعت منور شود

اگر بندی از بهر طاعت میان
کشاید در دولت جاودان

ز طاعت نه پیچد خردمند سر
که بالاے طاعت نباشد ہنر

بآب عبادت وضو تازه دار
که فردا ز آتش شوے رستگار

نماز از سر صدق بر پایدار
که حاصل کنے دولت پائدار

ز طاعت بود روشنائے جان
که روشن ز خورشید باشد جهان

پرستندهٔ آفرینندہ باش
در ایوان طاعت نشیننده باش

اگر حق پرستی کنے اختیار
در اقلیم دولت شوی شهریار

سر از جیب پرہیزگاری برآر
که جنت بود جاے پرہیزگار

ز تقوے چراغ روان بر فروز
که چون نیکبختان شوی نیکروز

کسی را که از شرع باشد شعار
نترسد ز آسیب روز شمار

ان ابیات نصیحت سمات مین گویا اشارہ ہے طرف صفات منجیات کے کیونکہ لفظ طاعت شامل جملہ حسنات وخصال خیرات ہی اسکے بعد شیطان کی مذمت کی ہے اسلئے کہ ابتلاء مہلکات مین اوسی رجیم لعین کے اغواء سے ہوتا ہے اسلئے اوسکی طاعت سے منع کیا ہے اور کہا ہے س

دلا ہر که محکوم شیطان بود
شب و روز در بند عصیان بود

کسے را که شیطان بود پیشوا
کجا باز گردد براہ خدا

دلا عزم عصیان مکن زینهار
که رحمت کند بر تو پروردگار

ز عصیان کند ہوشمند احتراز
که از آب باشد شکر را گداز

کند نیکبخت از گنه اجتناب
که پنهان شود نور مهر از سحاب

مکن نفس امّاره را پیروی
که ناگه گرفتار دوزخ شوی

اگر بر نتابد ز عصیان دلت
بود اسفل السافلین منزلت

بسیلاب فعل بد و نا صواب	لکن خانۂ زندگانی خراب
نباشی زگلزار فردوس دور	اگر دور باشے زفسق و فجور

مین کہتا ہون کہ حدیث ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ پہلا گروہ جو جنت مین جائیگا اونکی صورت مثل ماہ نیم ماہ کے ہوگی اور جو اونسے نزدیک ہونگے وہ مثل بڑے درخشان کوکب کی آسمان مین ہون گے وہ نہ گوہ نہ موت کرینگے نہ ناک سنکین گے اور نہ تہونکین گے اونکی کنگہیان سونے کی ہونگی اونکا پسینا مشک ہوگا اونکی انگیٹھیان عود ہونگی اونکی بی بیان حورعین ہونگی اونکے اخلاق ایک شخص کے خلق پر ہون گے وہ اپنے باپ آدم علیہ السلام کی صورت پر ساٹھہ گز لمبے دراز قد ہون گے رواہ الشیخان معاذ بن جبل کا لفظ رفعًا یہ ہے کہ داخل ہون گے اہل جنت اندر جنت کے جرد مرد سرمہ گین چشم ۳۳ سالہ رواہ الترمذی وحسنہ ابوہریرہ کا لفظ رفعًا یون ہے کہ جنت والے جرد مرد کحلا رہون گے نہ اونکی جوانی جائے نہ اونکے کپڑے پرانے ہون رواہ الترمذی دوسرا لفظ یہ ہے کہ ساٹھہ گز طول مین اور ساٹھہ گز عرض مین ہونگے رواہ احمد حدیث مغیرہ بن شعبہ مین فرمایا ہے کہ ادنے اہل جنت کو دس گنا دنیا سے دینگے اور جو اعلی رتبے کے ہین اون کو وہ ملیگا جو نکسی آنکہہ نے دیکہا ہے نہ کان نے سنا نہ دل پر گزرا رواہ مسلم حدیث ابن عمر مین رفعًا آیا ہے کہ ادنے جنتی وہ ہوگا جو اپنی باغات ونعیم وخدم وسرر کی طرف یکہزار سالہ راہ تک دیکہیگا اور اکرم علی اللہ وہ شخص ہوگا جو صبح وشام طرف اللہ کے نظر کریگا پہر یہ آیت پڑہی وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ رواہ الترمذی وابویعلی والطبرانی والبیہقی دوسرا لفظ انکا یہ ہے ان افضلہم منزلۃ لمن ینظر اللہ عزوجل فی وجہہ فی کل یوم مرتین رواہ البیہقی بہشت کی سب نعمتون سے بڑہ کر یہی اللہ کا دیدار صبح وشام ہے اللہم ارزقنا ابوسعید خدری کہتے ہین حضرت نے فرمایا ہے ادنے

اہل جنت کے لئے اسی ہزار خادم اور ۷۲ بی بیان ہونگی لولو و زبرجد و یاقوت
کا قبہ کھڑا کیا جائیگا اتنے فاصلہ تک جتنا کہ جابیہ سے صنعا تک ہے رواہ الترمذی وقال
حدیث غریب دوسرا لفظ انکا یہ ہے کہ جنت والے اپنے اوپر غرفے والون کو دیکھین
گے جسطرح کہ کنارہ شرقی وغربی آسمان مین کوکب دری غابر کو دیکھتے ہین اسلئے کہ درمیان
اونکے تفاضل ہوگا کہا اے رسول خدا تلک منازل الانبیاء لا یبلغہا غیرہم یعنے
وہ گھر پیغمبرون کے ہونگے اونکے رتبہ کو غیر کاہی کو پہنچیگا فرمایا بلی والذی نفسی بیدہ
رجال امنوا باللہ وصدقوا المرسلین رواہ الشیخان یعنے قسم ہے اللہ کی کہ یہ وہ لوگ ہونگے
جو ایمان لائے ہین اللہ پر اور سچا جانا ہے اونہون نے رسولون کو یہی مضمون حدیث
ابوہریرہ مین بھی رفعاً آیا ہے رواہ احمد ورواتہ محتج بہم فی الصحیح ف حدیث
ابوہریرہ مین فرمایا ہے کہ جنت مین ایک اینٹ سونے کی ہے اور ایک چاندی کی گارا اوسکا
مشک ہے کنکریان اوسکی جواہر و یاقوت ہین مٹی اوسکی زعفران ہے جو کوئی اوس مین
گیا وہ آرام پائیگا رنج نہ دیکھیگا ہمیشہ رہیگا کبھی نہ مریگا الحدیث رواہ احمد ابوسعید
رفعاً کہتے ہین جب اللہ نے جنت کو بنایا تو فرمایا کلام کر اوسنے کہا قد افلح المومنون
ملائکہ نے کہا طوبی لک منزل الملوک رواہ الطبرانی والبزار اسامہ بن زید کا لفظ
رفعاً یہ ہے الا ہل مشمر للجنۃ فان الجنۃ لا خطر لہا ھی ورب الکعبۃ نور
یتلألأ و ریحانۃ تہتز وقصر مشید ونہر مطرد وثمرۃ نضیجۃ وزوجۃ
حسناء جمیلۃ وحلل کثیرۃ ومقام فی ابد فی دار سلیمۃ وفاکہۃ وخضرۃ وحبرۃ
ونعمۃ فی محلۃ عالیۃ بہیۃ قالوا نعم یا رسول اللہ نحن المشمرون لہا قال
قولوا انشاء اللہ فقال القوم ان شاء اللہ رواہ ابن ماجۃ وابن ابی الدنیا
وابن حبان والبیہقی اسکی سند لاباس بہ ہے یعنے ہے کوئی کمر باندھنے والا واسطے
جنت کے جنت کو کچھ خطر نہین ہے جنت واللہ ایک چمکتا نور اور ایک لہراتا پھول

اور ایک محل عمدہ اور ایک نہر روان اور میوۂ پختہ اور زن حسین جمیل اور لباس فاخرہ کبثیر اور جا ہی ہمیشگی ایک خانہ دائمی مین اور بہت سا میوہ اور سبزہ اور آرایش اور نعمت محل عالی خوشنما مین ہے کہا ہان اے رسول خدا ہم اوسکے لیے کمر باندہین گے فرمایا انشاء اللہ کہو الغرض جنت وما فیہا فوق الوصف ہی مگر اوسیکو ملیگی جسنے اوسکے لیے تحصیل منجیات وترک مہلکات طیاری کی ہی نہ ہر بوالہوس متمنی کاذب راجی دروغگو کو جو سری آرزو رکہتا ہے اور کسی طرحکی طیاری واسطے اوسکے نہین کرتا افسوس ہے ایمان والون پر کہ ایسی آرام گاہ بالفعل موجود ہے اور بمجرد آنکہہ بند ہونے کی جسکا وقفہ اس جگہہ کچہہ زیادہ نہین ہے مل سکتی ہے یعنے کہ حدیث مین آیا ہے القبر روضة من ریاض الجنة وحفرة من حفر النیران پہر جب قبر سے اوٹہنا ہوگا تو بہشت نقد وقت ہی فمن زحزح عن النار وادخل الجنة فقد فاز وما الحیاة الدنیا الا متاع الغرور اب ہر مسلمان کو لایق ہی کہ اس دار غرور کی متاع پر مائل نہو یہ متاع وہی مہلکات ہین جنکا ذکر مختصراً کیا گیا ہی اور مفصلاً احیاء العلوم وکیمیاء سعادت ولسان العرفان وغیرہا مین مذکور ہے اور تہ دل سے کمر منجیات پر باندہ کر دار نعیم کے حاصل کرنے مین کوشش کرے والاخرة خیر لمن اتقی ؎

فحي على جنات عدن فانها ... منازلك الاولى وفيها المخيم
ولكننا سبي العدو فهل ترى ... نعود الى اوطاننا ونسلم

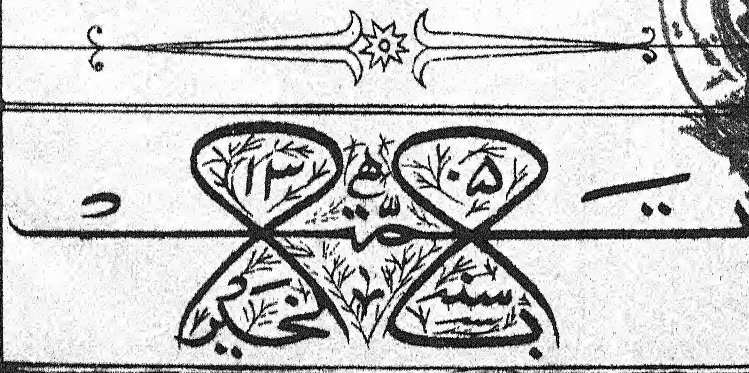
زید بن ارقم کہتے ہین ایک مرد اہل کتاب نے آنکر کہا اے رسول خدا تمکو یہ زعم ہی کہ اہل جنت کہائین پئین گے فرمایا ہان والذی نفس محمد بیدہ ان احدهم لیعطی قوة مایة رجل فی الاکل والشرب والجماع الحدیث رواہ احمد والنسائی ورواته محتج بهم فی الصحیح والطبرانی باسناد صحیح یعنے ہر ایک آدمی کو سو مرد کی قوت اکل وشرب وجماع مین دیجائیگی دوسر لفظ یون ہی ان احدهم لیعطی قوة مایة رجل فی المطعم والمشرب والشهوة والجماع رواہ ابن حبان فی النسائی نحو هذا حدیث ابو ہریرہ مین فرمایا ہی کہ ان اول زمرة یدخلون الجنة علی صورة القمر لیلة البدر والتی

تلیہا علے اضوء کوکب دری فی السماء ولکل امرء منہم زوجتان اثنتان یری مخ سوقہما من
وراء اللحم ومافی الجنۃ اعزب رواہ الشیخان یعنے زمرۂ اول اہل جنت کے لئے ہر ایک کو دو
زوجہ ملینگی جنکی ساق کا گودہ پس گوشت سے نظر آئیگا اور جنت مین کوئی مرد بے زوج کے نہوگا ابن مسعود کا لفظ
مرفوع یہ ہے کہ سفیدی ساق زن اہل جنت کی ستر حلوں کے نیچے سے نظر آئیگی یہانتک کہ ہڈی کا گودا بھی دکہائی
دیگا رواہ الترمذی وابن حبان وابن ابی الدنیا سعید بن عامر رفعاً کہتے ہین اگر ایک عورت
بہشت کی جہان کے تو ساری زمین بوئے مشک سے بہر جائے سورج کی چمک جاتی رہے
رواہ الطبرانی والبزار واسنادہ حسن فی المتابعات **ف** حدیث ابن عمر مین فرمایا ہے
کہ ازواج اہل جنت اپنے خاوندون کو خوش آوازی سے گانا سنائین گے منجملہ اوس غنا کے یہ
کہین گے نحن الخیرات الحسان ازواج قوم کرام پہر ٹہنڈی آنکہہ سے اونکو دیکہین گے
اور یہ گانا گائین گے نحن الخالدات فلا نمتنہ نحن الآمنات فلا نخفنہ نحن المقیمات
فلا نظعنہ رواہ الطبرانی ورواتہ رواۃ الصحیح ابن ابی اوفی سے رفعاً مروی ہے کہ
ہر مرد جنتے سے چار ہزار بکر اور آٹہہ ہزار ایم اور سو حور کا بیاہ کیا جائیگا وہ سب عورتین
ہر ایک ہفتہ مین جمع ہوکر باواز خوش گائین گے خلائق نے ویسی آواز کبھی نسنی ہوگی
نحن الخالدات فلا نبید ونحن الناعمات فلا نبئس ونحن الراضیات فلا نسخط
ونحن المقیمات فلا نظعن طوبی لمن کان لنا وکنا لہ رواہ ابو نعیم **ف** معاذ بن جبل
نے کہا تہا ایہا الناس انی رسول رسول اللہ الیکم نخبرکم ان المرد الی اللہ الی جنۃ
او نار خلود بلا موت واقامۃ بلا ظعن رواہ الطبرانی باسناد جید الا ان فیہ
انقطاعاً یعنے بازگشت طرف اللہ کے ہونے والی ہے پہر جنت ہے یا نار ہمیشہ رہنا ہے بلا موت
کے اور اقامت ہے بلا رحلت کے ابو سعید خدری کا لفظ رفعاً یہ ہے کہ جب اہل جنت جنت
مین جا چکین گے تو ایک منادی ندا کرے گا اب تم تندرست رہو کبھی بیمار نہو گے جیو کبھی
نہ مروگے جوان بنے رہو کبھی بوڑہے نہوگے چین اوڑاؤ کبھی رنج نہ دیکہوگے یہ ہے اللہ کا فرمانا

ونودوا ان تلکم الجنة اور ثتموها بما کنتم تعملون رواه مسلم والترمذی یعنے
تم وارث ہوئے اس جنت کی عوض اپنے عمل کی اسی جگہہ سے ابن القیم رح نے کہا ہے کہ نسبت
اجتناب عن المعاصی کے امتثال حسنات کا مقدم تر ہے یعنے منہیات والے اوسدن اہل جنت
ہونگے دوسری روایت مین ذکر ذبح کرنے موت کا بصورت بز سیاہ آیا ہے اوسکے بعد یہ ندا
کیجائیگی کہ یا اہل الجنة خلود فلا موت ویا اہل النار خلود فلا موت رواہ الشیخان والنسائی و
الترمذی بطولہ ف اب ہم اس رسالہ کو اوس حدیث پر ختم کرتے ہین جسپر بخاری نے
اپنی صحیح کو اور منذری نے کتاب ترغیب ترہیب کو اور حافظ ابن حجر نے بلوغ المرام
کو اور ہمنے مسک الختام شرح بلوغ المرام کو ختم کیا ہے وہ حدیث شریف بروایت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ ہے کہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم یعنے یہ دو کلمے ہین زبان پر ہلکے ترازو مین بھاری
رحمن کو پیارے پاک ہے اللہ اور اوسیکو حمد ہے وہ پاک ذات سب سے بڑا ہی فقط

آج روز پنجشنبہ
... رجب سنہ ۱۳۰۵ ہجری کو یہ رسالہ ۶ دن مین ختم ہوا ختم اللہ لنا بالحسنی وزیادة
ورزقنا منه وکرمه السیادة والسعادة +





صحت نامہ رسالہ منجیات و مہلکات

صفحہ	سطر	خطا	صواب	صفحہ	سطر	خطا	صواب
۲	۱۱	صحابہ کو قرآن و حدیث ایمان لانے سے	صحابہ کو ایمان قرآن کے نزول	۳۴	۵	الرحلیم	الرجیم
″	″	پہلے ملا تھا	سے پہلے ملا تھا	۳۵	۹	حسن بنے بھی	حسن بھی
۳	۱	بعد بیان حدیث و نزول	بعد نزول	۳۶	۱۴	اور بھی	اور لئے بھی
۷	۲	مقت	مقت	″	۱۸	التخم	التنعم
۸	۱	اسی	اسی بنی	۳۸	۸	اُصُد قُوا	اُصُدُ قُوا
۹	۱۶	سہاتھہ	ساتھہ	″	″	اتمتمنم	ائتمنتم
۱۲	۱	سہوا	ہوا	″	۱۰	ہون	ہوتا ہون
″	۹	یومی	یوم	۴۰	۱۷	ما	کاظمین ما
۱۵	۱۸	افرع	اقرع	″	۱۸	اما	وما
۱۶	۱۲	اضی	راضی	۴۱	۱۹	وھم	فیھا وھم
″	۱۶	جھوت	جھوٹ	۴۲	۹	ہوجاؤ	ہوجاؤ گے
۱۷	۱۰	کیونکر	کیونکر ہے	″	۱۹	الھدی ھم	الدرھم
۱۹	۹	قال تعالی	ف	۴۳	۷	الخیر واسلاء	الخبز والماء
″	۱۰	ہے	ہے وقال تعالی	″	۱۴	خیرت	حیزت
۲۵	۹	ثعلیہ	ثعلبہ	″	″	بخذافیر	بحذافیر
۳۰	۱۲	سر	سرہی	″	۱۹	پچھے	پیچھے
۳۱	۱	خیریت	توخیریت	۴۴	۴	اسبات	اسباب
۳۲	″	لپٹ	لیٹ	۴۸	۱۱	جمیعاً	×
″	۸	اعتدنہ	اعتدنہا	″	″	تم سب	×
″	۹	عل نزہ	عزلہ	″	۲۱	اسماء	السماء

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۴۹	۲۱	تتلم	تیتم
۵۰	۳	تویہ	قویہ
"	۱۵	تائسین	تائبین
"	۱۲	المنذم	الندم
۵۱	"	بتقابہ	بتوبۃ
"	۲۰	ای	الی
۵۲	۳	حتیما	حیثما
"	۱۷	متقطع	منقطع
۵۵	۱۶	طبیت	طبیعت
"	"	متقصای	متقضای
۵۶	۳	لایعملون	لایعلمون
"	۱۱	لی	کی
۶۰	۱۳	مچھلے	پچھلے
۶۱	۲۱	ظائر	ظاہر
"	۱۳	ثنتاق	ثنتابی
۶۶	۴	فائل	فاعل
"	۲۱	تانی	تاکتی
۶۸	۷	المجنت	المجنۃ
"	۱۶	وفعت	وقعت
۶۹	۱۵	لله	الله
"	۱۷	ذرہ	ذرۃ
"	۲۱	اذ	اذا

صفحہ	سطر	خطا	صواب
۷۰	۱۰	آب گرم	پانی کی سنکی
۷۴	۴	پلاونگا	پلاؤ لنگا
"	۶	نخویش	نخوش
۷۵	۱۱	ومساکن	وتجارۃ تخشون کسادھا ومساکن
×	×	×	
۷۷	۱	اسما	السماء
۷۸	۲۰	احترجوا	اجترحوا
۷۹	۶	المغض	البغض
۸۱	۷	دوست	اوست
۸۳	۳	النصاف	التصاف
"	۱۹	فتری	وتری
۸۴	۸	الشقت	انشقت
"	۲۱	الموسن	علی المومن
۸۵	۵	العزام	الخرام
۸۸	۱۲	کہ ساتہہ	کہ ساتھہ
"	"	اورساتہہ	اورسات
۸۹	۵	تفاصل	تفاضل
۹۰	"	سری	تری
"	۸	وحفرۃ	اوحفرۃ
"	۹	تو	توپھر
۹۱	۱۵	نطن	نظعن

تمت